وما ینطق عن الہوی ان ہو الا وحی یوحی

الجواب المتین

۱۳۵۶ھ

باحادیث سید المرسلین

یعنی

احادیث نبویہ اور مسائل فقہیہ کا وہ بیش بہا اور متبرک خزینہ جسمیں
صحیح اور معتبر احادیث کے مضمون سے مسائل کو ثابت کیا گیا
ہی عام اہل اسلام کے نفع اور احادیث نبویہ کی اشاعت کیلئے تالیف کیا

از تصانیف مقبولہ
عالم ربانی فقیہ لاثانی حضرت مولانا سید اصغر حسین صاحب حسنی حنفی دیوبندی
محدث دار العلوم دیوبند

باہتمام احقر الخدام محمد شفیع عفا اللہ عنہ مدرس دار العلوم دیوبند
دار الاشاعت دیوبند ضلع سہارنپور سے شائع ہوا
باہتمام محمد جمیل خان مہتمم مصطفائی الیکٹرک پریس میں چھپی

مصنف رسالہ ہٰذا کی دیگر مفید و مقبول عام تصانیف

طہور المسلمین
یعنی تیمم کے بیان میں عام فہم رسالہ ہے جسمیں جراب اور زخموں کے مسح کا بھی ذکر ہے۔ ۳ر

رحمتِ رضوان
حضرت امام ابو حنیفہ کے حالات اور فضائل مع نصائح کم استعداد مسلمانوں کیلئے مع جواب اعتراضات - قابل دید رسالہ ہے۔ قیمت ۱ر

فرحۃ الصائمین
رمضان المبارک کے متعلق تمام ضروری مسائل مکروہ، فاسد، قضا، کفارہ، شب قدر، اعتکاف، سحر، افطار، تراویح، مکروہ، حرام و نفل روزے صدقۃ الفطر نماز عید وغیرہ مفصل درج ہیں ۱ر

تعبیرِ صادق
خواب کے حالات و حکایات بیان کئے گئے ہیں دینداروں کیلئے قابل دید ہے۔ قیمت ۱ر

چہل حدیث
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص چالیس حدیثیں میری اُمت کو سنائے گا اور یاد کرائے گا وہ قیامت کو علماء اور شہداء کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔ لہٰذا جدید طرز پر مولانا نے ایک رسالہ چہل حدیث تالیف فرمایا ہے جس میں ہر حدیث عربی خط سے مع بامحاورہ ترجمہ صاف مطلب اور شرح۔ اسکے بعد ہر حدیث کے متعلق ضروری اور کارآمد مسائل معتبر کتابوں سے لکھے گئے ہیں جن کی مع ترتیب ہے فی ۳ر

مسافرِ آخرت
تجہیز و تکفین کے بیان میں چار ورق کا نہایت مفید رسالہ ہے جا بجا علماء کی تصدیق و دستخط ہیں

تعبیر نامہ ہر دو حصہ
اُردو خواں مسلمانوں کیلئے حضرت محمد بن سیرین کے تعبیر نامہ کا خلاصہ مع فوائد زوائد ۲ر

فتاویٰ محمدی مع شرح دیوبندی

صحابہ رضی اللہ عنہم کے استفتاء کے جوابات خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عطا فرما کر ان کی تسلی و تشفی فرما دیا کرتے تھے۔ اور وہ حضرات نہایت خوشی سے ان پر عمل کر کے فلاح دارین حاصل کرتے تھے۔ اس قسم کے ایک سو بیس فتاویٰ کو نہایت معتبر و مستند کتب اسلامیہ سے انتخاب کر کے حضرت مولانا شیخ الہند کے امر و ارشاد سے اُردو میں جمع کر دیا ہے اور ہر استفتاء کے جواب کے بعد ان معتبر کتب کا نام بھی لکھ دیا ہے جن سے نہ فتوے نقل کئے ہیں۔
حصہ دوم میں وہ بیس استفتاء ہیں جن کے جوابات صحابہ و تابعین سے منقول ہیں۔ ہر دو حصہ کے ہر ایک استفتاء و جواب کی نہایت مفصل شرح سلیس اور عام فہم اُردو میں کی ہے۔ اس شرح میں عمدہ مضامین اور علمی فوائد اور ساڑھے نو سو مسائل ضروری و کارآمد معتبر و مستند کتب شریعت سے درج کئے گئے ہیں اچھے کاغذ پر نہایت عمدہ طبع کی گئی۔ قیمت ہر دو حصہ دس آنہ (۱۰ر)

الصالحات
(یعنی نیک بیبیاں) اس مجموعہ میں چار رسالے ہیں ایک۔ مرضعۃ الرسول جس میں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی دایہ حلیمہ سعدیہؓ کے حالات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طفولیت کے حالات کیساتھ آپکی وفات اور حسن خلق کا بھی بخوبی بیان ہے۔ دوم زوجۂ طاہرہ اسمیں سب سے پہلی بی بی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے حالات نہایت تحقیق کے لکھے گئے ہیں۔ اور آپکی اولاد کا بھی بالتفصیل ذکر کیا گیا ہے۔ سوم صدیقہ یعنی عائشہؓ کے حالاتِ زندگی اور آپکا علم و فضل اور حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہنے کے دلچسپ واقعات۔ چہارم بضعۃ الرسول جسمیں جگر گوشۂ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے حالات آپکی شادی کا حال اولاد کی تفصیل وفات کا حال یہ سب حالات نہایت صحیح اور معتبر روایات سے جمع کئے گئے ہیں ۶ر

مولوی معنوی
حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ کی سوانحعمری آپکے حالات اُردو میں نہایت صاف اور سلیس طرز پر اور عمدہ ترتیب سے لکھے گئے ہیں آپکا نام نسب ولادت آپکے والد کا حال آپکا ترک وطن ظاہری و باطنی تعلیم شادی نکاح اولاد آپکے صاحبزادے علاؤالدین و بہاؤالدین کا حال مولانا کا مفصل و کمال آپکے مرشد حضرت شمس الدین تبریزی اور سید برہان الدین ترمذی کا حال۔ مثنوی کس طرح لکھی گئی اور اسکی اکثر شرح کا حال کلمات نصائح کشف و کرامات عبادات، زہد و وفات آپکے خلیفہ حضرت حسام الدین و مولانا صلاح الدین کا حال وغیرہ تمام امور واضح طور پر بیان کئے گئے ہیں۔ آخر میں شیخ منصور حلاج فریدالدین عطار، حکیم سنائی، شیخ صدرالدین قونوی شیخ مویدالدین بابا کمال خجندی حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانی شیخ فریدالدین عراقی رحمۃ اللہ علیہم کا مستقل تذکرہ مفصل و مجمل بیان کیا گیا ہے۔ قیمت پانچ آنہ (۵ر)

دستِ غیب
مسلمانوں کو حلال طور پر کسب معاش کی طرف متوجہ کرنے والا رسالہ ہے۔ جس میں اکل حلال کے فضائل، دست غیب اور کیمیا کے مصائب و نقصانات اور دینی و دنیاوی خرابیاں اور نہایت دلچسپ حکایات بیان کی گئی ہیں۔ قیمت دو آنہ ۲ر

گلزار سنت
اس رسالہ میں کھانے پینے سونے جاگنے چلنے پھرنے نکاح وغیرہ کے متعلق طریقہ سنت بتلایا ہے۔ قیمت ار۔ اور مفت تقسیم کرنیوالوں کیلئے سو عدد دس ۔ر

ارشاد النبی
مختصر احادیث نبویہ کا عام فہم ترجمہ نافع دینی و دنیا اس قابل ہے کہ بچیوں اور عورتوں کو پڑھایا جائے۔ قیمت ۔ر

ملنے کا پتہ دارالاشاعت دیوبند ضلع سہارنپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔ **اَمَّا بَعْدُ** ضروری دیباچہ اور قابل لحاظ تمہید تو پہلے حصہ کے شروع میں لکھدی گئی ہے یہاں صرف **عام ناظرین کو یہ ملحوظ رہے** کہ اس مجموعہ میں سوال کا جواب معتبر کتب فقہ حنفی کے موافق نہایت تشریح سے دیکر وہ حدیث لکھی گئی ہے جس سے وہ مسئلہ نکالا گیا ہو آپ جب حدیث پر نظر ڈالیں گے تو بدون کسی کے سمجھائے سمجھ جائینگے کہ جواب میں جو مسئلہ بتلایا گیا ہے وہ اسی حدیث سے نکلا ہی بعض جگہ دو تین سوال قائم کرکے اُنکے بعد تین چار حدیثیں یا صرف ایک حدیث ایسی لکھدی ہے جس سے اُن سب کا جواب نکلتا ہے۔ بعض جگہ تقویت اور اعتبار کے لئے یا اور وجہ سے مناسب سمجھکر ایک ہی سوال کے جواب میں کئی کئی حدیثیں نقل کردی گئی ہیں۔ حدیث کا صرف ترجمہ کردیا گیا ہے اور حتی الوسع واضح طور سے مطلب سمجھا دیا گیا ہے کیونکہ اصل عربی عبارت لکھنے سے اردو خواں حضرات کو کوئی نفع نہ ہوتا اور کتاب زیادہ طویل ہوجاتی۔ ہر حدیث کے آخر میں اُن کتابوں کا نام لکھدیا گیا ہے جنمیں وہ حدیث موجود ہے کسی جگہ ایک ہی دو کتاب کے نام پر اکتفا کیا ہے اور بعض جگہ کسی مصلحت سے اُن تمام کتابوں کا نام لکھدیا گیا ہے جنمیں وہ حدیث مذکور ہوئی ہے یہ وہ مسائل ہیں جن پر نہ کسی کی مہر کی ضرورت نہ دستخط کی حاجت کیونکہ خود خاتم الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد تصدیق کیلئے کافی ہے اور اُن مستند و معتبر مؤلفین کتب کا نام اعتبار کے لئے وافی۔ ایسی صاف اور سچی حدیث کو سُن لینے اور اُسکے نیچے اسقدر معتبر کتابوں کا حوالہ موجود ہونے کے بعد کسی دیندار کو جرأت نہیں ہوسکتی کہ اس مسئلہ کی صحت میں شک لائے **اور اہل علم کی خدمت میں عرض ہے** کہ اگر کبھی اس رسالہ کے ملاحظہ کی نوبت آئے تو یہ خیال فرمائیں کہ صرف عوام کے نفع کی نیت سے مرتب کیا گیا ہے جا بجا الفاظ میں ترتیب میں تحریر و ترجمہ میں اُنہیں کی رعایت مدنظر رہی ہے تاہم کسی ایسی بات کا ارتکاب حتی الوسع نہیں کیا گیا جو بقاعدہ ابجدیں کا بل گرفت ہو۔ ترجمہ بالکل لفظی ہے۔ مگر بامحاورہ

توضیح تشریح تقیید جو کچھ کی گئی ہے وہ روایات مختلفہ کے لحاظ سے یا شروح احادیث (عینی۔ فتح الباری۔ نووی۔ مرقات۔ لمعات وغیرہ کے اعتبار پر کی گئی ہے جواب مسائل اکثر انہیں کتب پر ماخوذ ہیں یا فقہ کی کتب معتبرہ متداولہ (ھدایہ۔ درمختار شامی وغیرہ) سے زیادہ اعتبار اور برکت کے لئے مناسب سمجھکر ہر روایت کو صحابی راوی حدیث کے نام سے شروع کیا گیا ہو اور آخر میں مخرج حدیث یا کتاب کا نام لکھدیا ہے حدیثیں اگر بعض جگہ صحاح ستہ کے سوا کسی دوسری کتاب کی بھی ہیں تو وہی ہیں جن پر علمائے اعتبار فرمایا ہے اور کذب ووضع سے انکو بری سمجھا ہے صرف احادیث مرفوعہ[۱] ہی لیگئی ہیں کیونکہ آثار صحابہ[۲] رض تو مستقل رسالہ کی صورت میں مختصر طور پر اسی کتاب کے حصہ سوم مسمی بہ ھدایۃ المقتبسین میں مذکور ہیں بعض مسائل کے جواب میں کئی کئی احادیث کو فضول نہ سمجھے بلکہ غور وتامل فرمایئے تاکہ غریب مؤلف نے جس مصلحت اور فائدہ کے لئے چند احادیث کو جمع کیا ہے خیال میں آکر طبیعت محظوظ ہوجائے تمام مسائل اور عام احادیث کو نہیں لیا۔ اس کی گنجایش توصدہا کتابوں میں بھی نہ ہوگی بلکہ وہی احادیث اور مسائل جمع کئے گئے ہیں جن میں تھوڑی بہت دلچسپی اور جدت ہے تاکہ مطالعہ کرنے والوں کا دل بھی نہ گھبرائے اور عام ترجمہ احادیث دیکھنے سے جو غلط فہمی کا بڑا اندیشہ لگا رہتا ہے حدیث کے ساتھ مسائل فقہ ہونے سے وہ بھی پاس نہ آئے مفید عام بنانے میں احقر نے کوتاہی نہیں کی آیندہ نفع دینا اور قبول فرمانا خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ اِنْ اُرِیْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ

وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْہِ اُنِیْبُ

بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَاِلَی اللّٰہِ الْمَصِیْرُ وَھُوَ

عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

خادم الطلبہ فقیر سید اصغر حسین عفی عنہ

---

[۱] یعنی خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول یا فعل ۱۲

[۲] یعنی صحابہ رض کے قول وفعل ۱۲

ایمان کی باتیں

سوال خدا تعالیٰ پر صرف اگر کوئی شخص ایمان لاکر توحید کا قائل ہو جائے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہ لائے اور آپ کو نہ مانے تو وہ بھی مسلمان سمجھا جائیگا یا نہیں۔

جواب جب تک جناب سرور کائنات محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہ لائے اور آپ کی تمام باتوں کی تصدیق اور آپ کی محبت دل میں نہ آجائے ہرگز مسلمان نہیں ہو سکتا۔

حدیث علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کوئی شخص مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک کہ چار چیزوں پر ایمان نہ لائے (دل اور زبان سے) اقرار کرے کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ میں (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) خدا کا رسول ہوں مجھکو برحق نبی کرکے بھیجا ہے اور موت (یعنی دنیا کے فنا ہونے) پر اور موت کے بعد اٹھنے پر ایمان لاوے اور تقدیر پر ایمان لاوے (ترمذی ابن ماجہ)

حدیث دوم انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اسکے آپ بیٹے اور تمام لوگوں سے اسکے نزدیک زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں (بخاری ومسلم)

سوال بندوں کے ذمہ پر خدا تعالیٰ کا کوئی حق ہے یا نہیں اور اگر ہے تو وہ کیا ہے۔

جواب خدا تعالیٰ کے بہت سے حقوق بندوں پر واجب ہیں (مثلاً یہ کہ کسی امر میں اس کی نافرمانی نکریں) لیکن سب سے بڑا حق یہ ہے کہ اسی کی عبادت کریں اور اسکے ساتھ کسی کو شریک نہ سمجھیں۔

حدیث معاذؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بندوں پر خدا تعالیٰ کا یہ حق ہے کہ اسکی عبادت کریں اور اسکے ساتھ کسی کو ساجھی نہ ٹھہراویں (بخاری ومسلم)

سوال بڑا گناہ کرنے سے آدمی کا ایمان جاتا رہتا ہے یا نہیں اور اسکو کافر اور بے ایمان کہنا جائز ہے یا نہیں

جواب اگرچہ خدا تعالیٰ کی نافرمانی اور معصیت خواہ چھوٹی ہو یا بڑی نہایت ہی معیوب اور مذموم ہے لیکن بڑے بڑے گناہ سے بھی کوئی مسلمان ایمان سے باہر اور کافر نہیں ہوتا پس اُس کو کافر یا بے ایمان کہنا ہرگز جائز نہیں بلکہ گناہ کبیرہ ہے یوں سمجھو کہ جب کوئی شخص کسی مسلمان کو کافر کہتا ہے تو اس کا وبال اور گناہ کہنے والے پر آپڑتا ہے۔

حدیث انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تین چیزیں اصول ایمان

میں داخل ہیں (اگر یہ نہوں تو ایمان میں خلل آجائے) ایک یہ ہے کہ) لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنے والے سے اپنی زبان کو روکے (یعنی اُسکی نسبت بُرے قول اور فعل سے باز رہے) کسی گناہ کی وجہ سے اُسکو کافر نہ کہو اور کسی کام کی وجہ سے اسلام سے نہ نکالو (ابوداؤد)

سوال جو مسلمان گناہ اور معصیت کرتے کرتے بلا توبہ مرجاتے ہیں کیا ہمیشہ دوزخ میں پڑے رہینگے۔

جواب جو شخص دنیا سے ایماندار مرگیا اور خاتمہ ایمان پر ہوگیا وہ اگرچہ کیسا ہی گنہگار ہو آخر کار جنت میں جائیگا لیکن اپنے اعمال کی وہ سخت اور شدید سزا جسکا تحمل ایک لمحہ کے لئے بھی دشوار ہے ہزاروں لاکھوں برس بھگتنے کے بعد دوزخ سے نکالا جائیگا۔

حدیث اوّل عبادہ بن صامت رض فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ جو شخص ایسی حالت میں مرجائیگا کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پر کامل یقین رکھتا ہے وہ جنت میں (کبھی نہ کبھی ضرور) داخل ہوگا (مسلم)

حدیث دوم ابو سعید خدری رض فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس وقت اہلِ جنت جنت میں اور اہلِ دوزخ دوزخ میں چلے جائیں گے خدا تعالیٰ (فرشتوں سے) ارشاد فرمائیگا کہ جن لوگوں کے دل میں رائی کے دانہ کی برابر بھی ایمان ہو اُس کو بھی دوزخ سے نکال لو پس وہ لوگ ایسی حالت میں نکالے جائیں گے کہ جلکر سیاہ کوئلہ ہوگئے ہونگے اور پھر نہر حیوۃ میں ڈالدیئے جائیں گے وہاں سے (صحیح وسالم پاک صاف ہوکر) ایسے نکلیں گے جیسے رَو کے کوڑے میں دانہ اُگتا ہے (اور پھر جنت میں داخل کردیئے جائیں گے)۔ (مسلم شریف)

سوال بعض دفعہ دل میں ایسے بیہودہ اور بُرے خیال آجاتے ہیں کہ اگر وہ دل میں جم جائیں تو ایمان بالکل جاتا رہے اُن کو زبان پر لانا بھی شاق معلوم ہوتا ہے اور دل ڈرتا ہے اس قسم کے خیالات دل میں آکر گذر جانے سے ایمان میں کچھ خلل آتا ہے یا نہیں۔

جواب اس قسم کے خدشات اور وسوسوں سے جو صرف دل میں آکر گذر جاتے ہیں ایمان میں کچھ نقصان نہیں آتا بلکہ اس سے تو ایمان کا پتہ لگتا ہے کہ شیطان نے اسکو مومن سمجھکر اسکے دل میں وسوسہ ڈالا اور اس نے اُسکو نہایت مکروہ اور یہانتک بُرا سمجھا کہ زبان پر لانے سے بھی حیا اور خوف کرتا ہے۔

سلہ باقی دو امور جو یہاں مذکور نہیں وہ یہ ہیں کہ جہاد کا حکم قیامت تک جاری سمجھے اور تقدیر پر ایمان لاوے ۱۲

حدیث اول ابوہریرہ رض فرماتے ہیں کہ جناب رسالتمآب کے چند اصحاب نے آپ سے سوال کیا کہ ہم لوگ بعض دفعہ اپنے دل میں ایسے خیالات پاتے ہیں کہ جنکو بیان کرنا بھی بہت ناگوار معلوم ہوتا ہے (یعنی کہنے کے قابل ہی نہیں) آپ نے فرمایا کہ کیا واقعی تم لوگ ایسے خیالات پاتے ہو؟ عرض کیا کہ بیشک پاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ توصریح اوصاف ایمان کی علامت ہے (مسلم و ابو داؤد)

حدیث دوم ابوہریرہ رض فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری اُمت کے لئے وہ خطرات (اور وسوسے) جو دل میں گذر جاتے ہیں معاف فرما دیئے ہیں جب تک کہ اُن پر کاربند نہ ہوں اور زبان سے نہ کہیں (مسلم و بخاری)۔

سوال بعض دفعہ عمل اور عبادت کیا تو جاتا ہے خاص اللہ تعالیٰ کے لئے لیکن اگر کوئی اس حالت میں اتفاقیہ دیکھ پاتا ہے یا کسی طرح لوگوں پر ظاہر ہو جاتا ہے تو آدمی کا دل اندر سے خوش ہوتا ہے اس کو بھی ریا شرک اصغر (یعنی پوشیدہ اور چھوٹا شرک) سمجھا جائیگا یا کچھ دوسرا حکم ہے۔

جواب یہ ریا نہیں اور نہ اس میں کچھ گناہ ہے بلکہ دو چند اجر ملتا ہے بشرطیکہ نیت خالص ہو اگر عمداً کسی ایسے موقعہ پر عبادت کی کہ کوئی دیکھ لے یا ایسی تدبیر نکالی کہ وہ عمل خیر لوگوں میں شہرت پا جائے تو یہ صاف ریا ہوگا جس کو حدیث میں شرک اصغر فرمایا گیا ہے۔

حدیث ابوہریرہ رض فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں بعض دفعہ عمل (خالص نیت سے) کرتا ہوں اور کسی طرح لوگوں کو اطلاع ہو جاتی ہے تو میرے دل کو یہ بات بہت بھلی معلوم ہوتی ہے آپ نے فرمایا کہ تم کو دو اجر ملیں گے ایک ظاہر کا ثواب ایک پوشیدہ عمل کا (ابن حماد و ترمذی)

سوال سب سے بڑا گناہ کونسا ہے۔

جواب بلا استحقاق کسی کو قتل کرنا۔ جھوٹی گواہی دینا۔ ماں باپ کو ستانا۔ جہاد میں سے بھاگ جانا سود کھانا۔ یتیم کا مال کھانا۔ کسی کو جھوٹی تہمت لگانا۔ زنا کرنا بہت بڑے گناہ ہیں اور سب سے بڑا گناہ خدا تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا ہے۔

حدیث انس رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے بڑا گناہ خدا کے ساتھ شرک کرنا ہے (اسکے بعد) کسی کو قتل کرنا (اسکے بعد) ماں باپ کو ستانا (اسکے بعد) جھوٹی گواہی دینا (بخاری شریف)

سوال سُنا ہے کہ آخر زمانہ میں علم اُٹھا لیا جائیگا یہ صحیح ہے یا نہیں اور علم کس طرح اُٹھیگا۔

جواب یہ صحیح ہے کہ قرب قیامت میں علم اُٹھ جائیگا اور اسکی یہی صورت ہے کہ رفتہ رفتہ علماء مرتے چلے جائیں گے نہ علم رہیگا نہ کوئی علم والا چنانچہ علماء حقانی کا اُٹھنا عرصہ سے شروع ہو گیا ہے۔

حدیث عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ علم کو اسطرح نہیں اُٹھائیگا کہ اُس کو (لوگوں کے دلوں سے) نکال لے بلکہ علماء کو موت دیکر علم کو اُٹھائیگا (رفتہ رفتہ) جب کوئی عالم نہ رہیگا تو لوگ جاہلوں کو سردار بنالیں کے اِن سے مسئلے پوچھے جائیں گے وہ بتلاکر خود بھی گمراہ ہونگے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔ (ترمذی شریف)

وضو اور غسل طہارت و نجاست

سوال اگر کسی وقت پانی کی قلت کی وجہ سے یا کسی ضرورت سے وضو کے تمام اعضا کو صرف ایک ایک مرتبہ دھوئے تو وضو ہو جائیگا یا نہیں۔

جواب صرف ایک ایک مرتبہ دھونے سے بھی وضو پورا ہو جائیگا کیونکہ فرض صرف اسی قدر ہے۔ تین مرتبہ دھونا مسنون ہے البتہ اگر بلا ضرورت خلاف سنت کریگا تو بُرائی اور کراہت ضرور رہیگی۔

حدیث اوّل ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک مرتبہ وضو فرمایا ہے یعنی ہر عضو کو صرف ایک مرتبہ دھوکر بھی وضو کیا ہے (بخاری و ابوداؤد و نسائی)۔

حدیث دوم جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک مرتبہ (اعضا کو دھوکر) بھی وضو فرمایا ہے اور دو دو مرتبہ بھی اور تین تین مرتبہ بھی (غرض ہر ایک طور سے حسب موقعہ و مصلحت آپ نے ہر طرح سے وضو فرمایا ہے (ترمذی طبرانی از معاذ رضی اللہ عنہ)

سوال وضو کے بعد کپڑے سے اعضا کو خشک کر لینا جائز ہے یا مکروہ اور وضو کے بعد اپنے دامن سے اعضا کو خشک کر لینا کیسا ہے۔

جواب وضو اور غسل کے بعد رومال وغیرہ سے بدن خشک کر لینا بموجب قول صحیح و قوی جائز ہے لیکن مستحب یہ ہے کہ خشک کرنے میں زیادہ مبالغہ نہ کرے بلکہ ایسی طرح خشک کرے کہ کچھ اثر باقی بھی رہجائے اگر اتفاقیہ کبھی دامن سے خشک کر ڈالے تو جائز ہے لیکن ہمیشہ اُسکی عادت کر لینے کو بزرگوں نے منحوس فرمایا ہے

حدیث اوّل عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک کپڑا تھا جس سے

آپ وضو کے بعد اعضا خشک فرما لیتے تھے۔ (ترمذی شریف)

حدیث دوم سلمان فارسیؓ سے روایت ہے کہ (ایک دفعہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا اور اون کا جبہ جو آپ پہنے ہوئے تھے (اسکا دامن) اُلٹ کر چہرۂ مبارک کو خشک فرمایا (ابن ماجہ)

سوال اگر کوئی چیز کھانے کے بعد منہ بالکل صاف ہو گیا کوئی ذرہ اور دانہ باقی نہیں رہا ایسی حالت میں اگر کلی نہ کرے اور نماز پڑھے تو مکروہ ہے یا نہیں۔

جواب جب لعاب دہن سے منہ صاف ہو گیا تو بلا کلی کے نماز پڑھ لینا بلا کراہتہ صحیح و درست ہے البتہ کھانے کے ذرے اور دانے منہ میں لئے ہوئے جن سے کھانے کا ذائقہ زبان پر آتا ہے نماز پڑھنے میں کراہتہ ہے اور فرشتوں کو اُس کی یہ حالت نہایت ناپسند آتی ہے۔

حدیث اوّل انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ نوش فرمایا اور کلی اور وضو نہیں کیا (ویسے ہی نماز پڑھ لی (ابوداؤد)۔

حدیث دوم ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کپڑے پہنکر (یعنی چادر اور عمامہ وغیرہ سے مزین ہو کر نماز کے لئے تشریف لائے تھے کہ روٹی اور گوشت کا ہدیہ لایا گیا (یعنی کوئی صحابی لے آئے) آپ نے تین لقمے تناول فرمائے اور پھر لوگوں کو نماز پڑھا دی پانی کو ہاتھ نہیں لگایا (یعنی کلی اور وضو نہیں فرمایا (مسلم شریف)

سوال اگر کسی وقت پیٹ میں قراقر ہو کر شبہ ہو جائے کہ ریح نکل کر وضو ٹوٹا ہے یا نہیں تو ایسی حالت میں کہ جب دل کو خلجان ہو رہا ہے کسی طرف یقین نہیں نماز پڑھنا جائز اور صحیح ہوگا یا نہیں۔

جواب اس قسم کے شک سے وضو ہرگز نہیں جاتا جبتک کہ ریح نکلنے کا یقین نہ ہو جائے آواز سن لے یا بدبو آجائے غرض کسی طرح یقین ہو جائے جبتک شک رہتا ہے وضو نہیں جاتا نماز درست و صحیح ہو جاتی ہے۔

حدیث ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم میں سے اگر کوئی شخص اپنے پیٹ میں (گڑبڑ اور قراقر) پاوے تو جبتک آواز نہ سُنلے یا ریح نکلنا معلوم نہ ہو جائے (وضو کیلئے) مسجد سے نہ نکلے) یعنی وضو باقی ہے ٹوٹا نہیں (بخاری و مسلم و ترمذی و ابن ماجہ و ابوداود)

سوال بعض نئی روشنی کے لوگ کہتے ہیں کہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا چاہئے کیونکہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم اسی طرح کرتے تھے کیا یہ صحیح ہے۔

جواب یہ بات بالکل غلط ہے کہ آپ ایسا ہی کیا کرتے تھے عادت شریفہ ہمیشہ بیٹھکر پیشاب کرنیکی تھی اور اسی طرح ہم لوگوں کو چاہیے اسلئے کہ کھڑے ہوکر پیشاب کرنیکی آپ نے ممانعت فرمائی ہے اور کھڑے ہونے میں کپڑے ناپاک ہونیکا اندیشہ ہے حالانکہ اس سے بچنے کی خاص تاکید و تہدید حدیث شریف میں وارد ہے اور فرمایا ہے کہ قبر کا عذاب اکثر پیشاب کی پروا نہ کرنے اور اُس سے نہ بچنے کی وجہ سے ہوتا ہے اسکے علاوہ کھڑے ہوکر پیشاب کرنا خلاف طریقہ و عادت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے اس سے بچنا چاہیے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ایک دفعہ بوجہ عذر کے ایسا کیا ہے آپ تشریف لئے جاتے تھے ایک اونچی جگہ تھی جس پر لوگ مکانوں کا کوڑا وغیرہ لاکر ڈالدیا کرتے تھے وہاں بیٹھنے میں گرجانیکا اندیشہ تھا نیز وہ جگہ ناپاک اور گیلی تھی کپڑے آلودہ ہونیکا بھی خوف تھا اور آپ کی کمر میں درد تھا جس کے لئے کھڑے ہوکر پیشاب کرنا عرب میں سریع الاثر علاج سمجھا جاتا تھا اِن وجوہ سے آپ کھڑے ہو گئے تھے ورنہ عادت و طریقہ یہ نہ تھا۔ اب بھی اگر کسی کو کوئی واقعی عذر ہو تو کھڑے ہوکر پیشاب کرنا جائز ہوگا۔

حدیث اوّل عائشہ رض فرماتی ہیں کہ جو شخص تم سے کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوکر پیشاب کرتے تھے اسکی تصدیق نکرنا (یعنی کبھی اعتبار نکرنا) آپ ہمیشہ بیٹھکر پیشاب کیا کرتے تھے (نسائی و ترمذی و احمد و ابن ماجہ)

حدیث دوم عمر رض فرماتے ہیں کہ مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہوکر پیشاب کرتے ہوئے دیکھ لیا تو فرمایا کہ اے عمر رض کھڑے ہوکر پیشاب نہ کیا کرو (عمر رض کہتے ہیں کہ) اُس کے بعد میں نے کبھی کھڑے ہوکر پیشاب نہیں کیا (ترمذی و ابن ماجہ)۔

سوال جو جانور مرگیا ہو اُس کا چمڑا پاک ہوگا یا ناپاک اور اس کو استعمال کرنا چاہیں تو کس طرح کریں۔

جواب سوائے خنزیر کے ہر ایک جانور کا چمڑا دباغت دینے (یعنی پکا کر رنگ لینے) سے بالکل پاک ہوجاتا ہے اب اس میں پانی پینا اس کو پہن کر یا اُس کے اوپر نماز پڑھنا اور ہر طرح سے استعمال کرنا جائز ہے خواہ وہ جانور ذبح کیا گیا ہو یا ویسے ہی مرگیا ہو۔

حدیث اوّل عائشہ رض فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مُردار کے چمڑے کے پاک ہونے کو دریافت کیا گیا آپ نے فرمایا کہ اس کی دباغت اُس کی پاکی ہے (یعنی دباغت دینے سے بالکل پاک ہوجاتا ہے (بخاری و مسلم و نسائی و ابو داؤد)

حدیث دوم ابن عباس رضؓ فرماتے ہیں کہ میمونہ رضؓ کی لونڈی کو ایک بکری صدقہ میں ملگئی تھی وہ مرگئی اور راستہ میں پھینک دی گئی وہاں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گذرے تو فرمایا کہ تم نے اسکا چمڑا بعد دباغت دیکر کام میں کیوں نہ لگالیا۔ عرض کیا کہ یا حضرت یہ تو مُردار تھی (یعنی مرگئی تھی ذبح نہیں ہوئی تھی) آپ نے فرمایا کہ اس کا صرف کھانا حرام کیا گیا ہے چمڑے سے نفع اُٹھانا حرام نہیں جائز ہے (بخاری ومسلم وابوداؤد وابن ماجہ وترمذی مختصرًا)۔

حدیث سوم انس رضؓ فرماتے ہیں کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کے لئے پانی طلب فرمایا (تو پانی حاضر کرکے) عرض کیا گیا کہ یہ پانی مردار جانور کے چمڑے میں رکھا ہوا ہے آپ نے دریافت فرمایا کہ اس چمڑے کو تم لوگوں نے دباغت دیا تھا یا نہیں۔ عرض کیا گیا کہ بیشک دباغت دیا تھا آپ نے فرمایا کہ بس اب لاؤ کیونکہ یہ پانی پاک ہے (طبرانی فی الاوسط)

سوال سُنا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں سب لوگ مکان سے وضو کرکے آتے تھے پس آجکل جو مسجد کے متعلق وضو وغیرہ کا سامان اور غسلخانہ بناتے ہیں یہ جائز ہوا یا بدعت

جواب بیشک اُس وقت میں مسجد کے متعلق ان چیزوں کا سامان نہ تھا اس لئے سب کو وضو کر آنا پڑتا تھا اور آجکل بھی جو شخص باوضو ہوکر مکان سے چلے اُس کو زیادہ ثواب حاصل ہوتا ہے لیکن مسجد کے لئے وضو اور غسل وغیرہ کا سامان بنادینا بھی نہایت موجب ثواب اور مسنون ومستحب ہے۔

حدیث واثلہ ابن الاسقع فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بچوں اور مجنون لوگوں سے اور خرید وفروخت اور شور مچانے سے اور حد[۱] جاری کرنے اور باہم قتل مقاتلہ کرنے سے مسجدوں کو بچاؤ اور اُنکے دروازوں پر غسلخانہ (اور وضو کی جگہیں بناؤ اور خوشبو جلاکر جمعوں میں مسجدوں کو دھونی دو (ابن ماجہ)

سوال اگر شب کو کسی وجہ سے غسل کی حاجت ہوئی اور اسی وقت غسل کرنے میں دقت ہے یا دل نہیں چاہتا پس بلا غسل سو رہنا جائز ہے یا نہیں

جواب بہتر تو یہ ہے کہ غسل کرلو لیکن اگر غسل نہ کرے تو استنجی اور وضو کرکے سو رہو یہ طریقہ مسنون اور پسندیدہ

حدیث ابن عمر رضؓ فرماتے ہیں کہ میرے والد عمر رضؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھ کو درمیان شب میں غسل کی ضرورت ہوجاتی ہے (اور اُس وقت غسل کرنا مشکل ہے) آپ نے فرمایا

---

۱ یعنی شرعی سزائیں دینا مثلاً ہاتھ کاٹنا چوری پر یا زنا اور شراب نوشی میں کوڑے وغیرہ مارنا۔۱۲

اور وضو کرلیا کرو پھر سو رہا کرو (بخاری۔ ابوداؤد مسلم۔ ابن ماجہ۔ ترمذی)۔

سوال غسل سے فراغت کرلینے کے بعد بعض لوگ وضو کرتے ہیں یہ ضروری ہے یا نہیں۔

جواب بالکل ضروری نہیں بلکہ ایسا نہ کرنا چاہئے غسل کے شروع میں وضو کرلینا مسنون ہے وہی کافی ہے اور اگر کسی نے غلطی سے غسل کی ابتدا میں وضو نہ کیا بلکہ بلا وضو ہی تمام بدن پر پانی ڈال کر غسل کرلیا تب بھی غسل کے بعد وضو کرنے کی ضرورت نہیں جب تمام بدن پانی ڈالنے سے تر ہوگیا اسی میں وضو بھی ہوگیا۔ اگرچہ خلاف سنت ہوا۔ (ابوداؤد)

حدیث عائشہ رضہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کے بعد وضو نہیں فرماتے تھے۔ (ترمذی وابن ماجہ وابوداؤد)

نماز اور اُسکے متعلقات

سوال اذان کے بعد کتنی دیر میں جماعت کرنی چاہئے اسکی کوئی مقدار مسنون یا مستحب ہے یا نہیں۔

جواب مغرب کی نماز کے سوا چار وقت کی نمازوں میں اذان و تکبیر (یعنی اقامۃ) میں اتنا فاصلہ مسنون ومستحب ہے کہ کھانا کھانیوالا کھا پیکر فراغت کرے اور قضاء حاجت کرنیوالا اپنی ضرورت رفع کرچلے۔

حدیث حضرت جابر رضہ فرماتے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضہ کو فرمایا کہ اذان ٹھہر ٹھہر کر کہا کرو اور اقامت (یعنی تکبیر) جلد جلد کہا کرو اور اذان و اقامۃ میں اتنا فاصلہ کرو کہ کھانیوالا اپنے کھانے سے اور پینے والا اپنے پینے سے اور قضاء حاجت والا اپنی ضرورت سے فراغت پاجائے اور جب تک مجھکو نہ دیکھ لو کھڑے[لہ] نہ ہوا کرو (ترمذی شریف)

سوال جس سورت کو اول رکعت میں پڑھا ہے اگر اُسی کو دوسری رکعت میں پڑھے تو نماز میں کچھ نقصان آتا ہے یا صحیح و درست ہوجاتی ہے۔

جواب فرض نماز میں عمداً ایسا کرنے سے کسی قدر کراہتہ آجاتی ہے۔ اگر بھول کر ایسا ہوگیا یا ایک سورت کے سوا دوسری یاد ہی نہیں تو مکروہی سورت پڑھنا مکروہ نہیں نفل نماز میں عمداً ایسا کرنا بھی مکروہ نہیں۔

لہ نماز جماعت کے لئے آپ کے انتظار میں پہلے سے کھڑے ہوجاتے تھے آپ نے فرمادیا کہ جب تک مجھ کو حجرے سے نکلتا ہوا نہ دیکھ لو نماز کے لئے کھڑے نہ ہوا کرو ۱۲ منہ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

حدیث معاذؓ بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ قبیلہ جہینہ کے ایک شخص نے مجھے بیان کیا کہ میں نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو صبح کی نماز میں دونوں رکعتوں میں سورۂ اِذَا زُلْزِلَتْ پڑھتے ہوئے سنا ہے معلوم نہیں آپ بھول گئے تھے یا عمداً ایسا کیا تھا[1] (ابوداؤد شریف)

سوال سجدہ میں جانے کیوقت اوّل ہاتھ زمین پر رکھے یا زانو اور اُٹھنے کے وقت کسکو پہلے اُٹھائے۔

جواب پہلے زانو رکھے اس کے بعد ہاتھ اور اُٹھنے کے وقت اوّل ہاتھ اُٹھائے پھر زانو۔

حدیث وائل بن حجرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو ہاتھوں سے پہلے زانو زمین پر رکھتے اور جب اُٹھتے تو ہاتھوں کو زانو سے پہلے اُٹھاتے (ترمذی ونسائی وابوداؤد)

سوال جیسے مرد کو فرض نماز باجماعت پڑھنے سے پچیس یا ستائیس نماز کا ثواب حاصل ہوتا ہے عورتوں کے لئے بھی یہی ہے یا کچھ کم۔

جواب عورتوں کے لئے بالکل اس کے برعکس معاملہ ہے ان کو جماعت سے نماز پڑھنے میں جسقدر ثواب ملتا ہے علیحدہ اور تنہا پڑھنے میں اُس کا پچیس گونہ ثواب دیا جاتا ہے وہ جہانتک تنہائی اور مکان کے گوشہ میں نماز پڑھیں زیادہ اجر ہوگا یہانتک کہ مکان کے صحن میں نماز ادا کرنے سے اتنا ثواب اور فضیلت نہ ہوگی جس قدر مکان کے دالان اور کوٹھے میں حاصل ہوتی ہے اور اگر دالان کے بھی کونے اور گوشہ میں گھس کر پڑھیں تو اور بھی زیادہ اجر اور فضیلت پائیں۔

حدیث اوّل عورت جس نماز کو تنہا پڑھے بہ نسبت جماعت میں پڑھنے کے اُس (با جماعت پڑھی ہوئی) نماز کی فضیلت پچیس درجہ زیادہ ہے (مسند الفردوس للدیلمی)۔

حدیث دوم ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عورت کی نماز مکان کے اندر (یعنی دالان وغیرہ میں) بہتر ہے بہ نسبت صحن میں پڑھنے کے اور اُسکی نماز مکان کے گوشہ میں بہتر ہے بہ نسبت مکان (یعنی دالان وغیرہ) کے (مطلب یہ ہے کہ جسقدر اندر اور پردہ میں ہوتی جائے ثواب بڑھتا جائیگا (ابوداؤد)

سوال فقہ کی کتابوں میں نابینا کی امامت کو مکروہ لکھا ہے یہ کراہتہ ہر ایک نابینا کی امامت میں ہوگی یا بعض میں

جواب کراہتہ کی وجہ یہ ہے کہ اکثر نابینا لوگوں سے پاکی ناپاکی میں پوری تمیز اور احتیاط نہیں ہوسکتی

[1] ظاہر ہے کہ آپ نے عمداً ایسا کیا تاکہ معلوم ہوجائے کہ نماز اس طرح بھی صحیح ہوتی ہے ۱۲

پس جو نابینا پورا احتیاط رکھنے والا اور پاک صاف ہو اُس کی امامت مکروہ نہ ہوگی اور اگر عالم اور پرہیزگار بھی ہو تو اُس کی امامت اولیٰ اور افضل ہوگی اگرچہ نابینا ہو۔

حدیث اول عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (غزوہ تبوک[1] میں تشریف لیجانیکے وقت) عبداللہ بن ام مکتوم (نابینا) کو مدینہ میں نماز پڑھانے کے لئے اپنا قائم مقام بنا دیا تھا (طبرانی فی الکبیر و ابو یعلی و ابوداؤد از انس رض)

حدیث دوم عبداللہ بن عمیرؓ جو بنی حطمہ کے امام تھے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ ہی میں بنی حطمہ کا امام تھا حالانکہ میں نابینا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد میں بھی گیا تھا حالانکہ نابینا تھا (طبرانی فی الکبیر)

سوال امام نے اس ارادہ سے نماز شروع کی کہ بہت بڑی سورت پڑھ کر نہایت اطمینان سے نماز ادا کرونگا نماز کی حالت میں کوئی سخت ضرورت پیش آگئی مثلاً بڑے زور سے بارش آگئی یا جس گاڑی میں مسافروں کو سوار ہونا ہے اُس کے آنے کی آواز آگئی تو نماز کو مختصر کردینا یا شروع کی ہوئی سورت کو درمیان میں چھوڑ دینا جائز ہے یا نہیں۔

جواب اس قسم کی ضرورتوں میں جائز بلکہ مسنون یہی ہے کہ قرأت کو کم کریں اور نماز کو جلد ختم کردے ورنہ خود اسکا اور مقتدیوں کا دل نماز میں نہ رہیگا نماز پڑھنا گراں ہوجائیگا بلکہ بعض کو نماز چھوڑ کر بھاگنے کی نوبت آئیگی۔

حدیث ابو قتادہ رض فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نماز کو دراز پڑھنے کے ارادہ سے شروع کرتا ہوں (اور نماز کے درمیان میں) بچہ کے رونے کی آواز سُن لیتا ہوں تو چونکہ مجھکو اس کی ماں کے دل کی پریشانی کا خیال ہوتا ہے لہذا نماز کو مختصر کردیتا ہوں (کہ کبھی ایسا نہو کہ فتنہ میں پڑجائے یعنی صبر نکر سکے اور نماز کو چھوڑ دے)۔ (بخاری و ترمذی و ابن ماجہ و ابوداؤد)

سوال اگر نماز پڑھاتے ہوئے امام کی آواز رُک جائے یا کھانسی وغیرہ کوئی عذر پیش آجائے یا قرآن شریف بھول جائے اور یاد نہ آوے تو شروع کی ہوئی سورت کو درمیان میں چھوڑ کر رکوع کردینا جائز ہے یا نہیں

جواب اگر بقدر تین آیۃ الحمد کے بعد پڑھ چکا ہے تو اس قسم کے عُذر میں مناسب یہی ہے کہ درمیان

[1] تبوک ایک مقام کا نام ہے ملک شام میں مدینہ منورہ سے چودہ منزل پر رجب ۹ھ میں آپ وہاں تشریف لیگئے تھے چونکہ نہایت گرمی اور سفر بعید تھا اور سامان کچھ نہ تھا اس سئے اسکو غزوۂ عُسرۃ اور جیش العسرۃ بھی کہتے ہیں ۱۲

میں چھوڑ کر رکوع کردے۔

حدیث عبداللہ بن سائبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز میں سورۂ مومنون پڑھنی شروع فرمائی پڑھتے پڑھتے جب موسیٰ اور ہارون علیہما السلام (یا عیسیٰ) علیہ السلام کے ذکر پر پہنچے تو آپ کو کھانسی آگئی آپ نے (وہیں) رکوع کردیا (بخاری شریف)

سوال فجر کے وقت جب جماعت کی نماز شروع ہوگئی ہو سنتیں پڑھنا جائز ہے یا نہیں اور اگر جماعت جاتی رہنے کے خوف سے ان سنتوں کو چھوڑ دیا تو کس وقت ادا کرے۔

جواب چار وقت میں تو نماز فرض جماعت سے شروع ہوجانے کے بعد کسی نفل یا سنت کو شروع کرنا نہ چاہئے بلکہ جماعت میں شریک ہوجانا لازم ہے صرف صبح کی سنتوں میں اسقدر اجازت ہے کہ اگر امام بڑی بڑی سورتیں پڑھتا ہے اور اس شخص کو امید ہے کہ سنت پڑھنے کے بعد بھی بالکل جماعت نہ چھوٹیگی بلکہ دوسری رکعت ملجائیگی تو مسجد کے کسی گوشہ میں امام سے دور یا مسجد کے آس پاس (جیسے وضو کی جگہ یا حجرہ وغیرہ) سنت پڑھ سکتا ہے لیکن امام کے متصل جماعت کے برابر پڑھنا سخت مکروہ ہے اور اسی طرح جماعت کے پیچھے قریب کھڑے ہوکر بھی نہ پڑھنا چاہئے اور اگر جماعت بالکل چھوٹ جانیکا خوف ہو تو سنت نہ پڑھے جماعت میں شریک ہوجائے اور آفتاب نکلنے کے بعد سنت کو قضا پڑھے اگر کسی کام یا ضرورت کیوجہ سے آفتاب نکلنے تک انتظار نہیں کرسکتا تو اپنے کام میں لگ جائے جب آفتاب بلند ہوجائے دو رکعت پڑھلے اور اگر موقعہ ہی نہ ملا یا بھول گیا تب بھی گنہگار نہ ہوگا لیکن سرے بارانکے کیلئے فرض کے بعد فوراً ہی انکو پڑھ لینا اور طلوع آفتاب کا انتظار نہ کرنا سخت مکروہ ہے اس سے تو نہ پڑھنا بہتر ہے۔

حدیث اوّل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب جماعت شروع ہوجائے تو فرض نماز کے سوا کسی نماز کو نہ پڑھنا چاہئے لیکن فجر کی سنتیں پڑھ سکتا ہے۔

حدیث دوم ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے صبح کی سنتیں نہ پڑھی ہوں اس کو چاہئے کہ آفتاب طلوع ہونیکے بعد پڑھے (ترمذی و ابن ماجہ)

سوال بعض مولویوں سے سنا ہے کہ فجر کے سنت اور فرض نماز کے درمیان کلام کرنا بالکل جائز نہیں یہانتک کہ جو لوگ سنت پڑھکر فرض کے انتظار میں بیٹھے ہوئے ہوں آنیوالے کو اُن سے سلام کرنا بھی نہ چاہئے

جواب اتنی بات درست ہے کہ فرض و سنت کے درمیان بیہودہ کلام اور ادھر اُدھر کے جھگڑے چھیڑنا

بہت بُرا اور ممنوع ہے خصوصاً صبح کے وقت جو ایک نہایت متبرک اور ذکر اللہ کے قابل وقت ہے لیکن ضروری گفتگو اور کلام خیر اور دین کی باتیں فجر کی سنتیں پڑھنے کے بعد بھی جائز ہیں اور ایسے وقت میں سلام علیکم کو منع کرنا تو بالکل جہالت ہے سلام بھی تو خدا کا ذکر ہے اُسکو ہرگز نہ چھوڑنا چاہیے۔

حدیث اوّل عائشہ رضہ فرماتی تھیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی سنتیں پڑھ لیتے تو اگر میں جاگتی ہوتی تو مجھ سے باتیں کرنے لگتے ورنہ (خاموش) لیٹ جاتے یہانتک کہ آپ کو نماز فرض کے لیے اطلاع کیجاتی (بلال رضہ کی عادت تھی کہ جب جماعت و تکبیر کا وقت ہو جاتا تو آکر آپ کو اطلاع کردیتے تھے (بخاری و مسلم و ترمذی و ابوداؤد و موطا مالک)

حدیث دوم سہل بن حنظلہ رضہ فرماتے ہیں کہ جب صبح ہوئی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی جگہ تشریف لائے اور دو رکعت (سنت فجر) پڑھکر دریافت فرمایا کہ کیا تم نے اپنے سوار کا کچھ پتہ نشان پایا (یعنی مسلمانوں کا محافظ سوار جو گھاٹی پر حفاظت کرنے رات بھر کے لیئے گیا تھا واپس آیا کہ نہیں) سب نے عرض کیا کہ کچھ پتہ نشان نہیں دیکھا اُس کے بعد نماز (فرض) کے لیٔے تکبیر کہی گئی (یہ ایک بہت طویل حدیث کا ٹکڑا ہے جس میں حالت سفر کے ایک واقعہ کو بیان کیا ہے (ابوداؤد)

سوال نماز ظہر سے پہلے چار سنتیں اگر جماعت کی عجلت میں چھوٹ جائیں تو فرض کے بعد اوّل انکو قضا کرے یا ظہر کے بعد کی معمولی دو رکعتوں کو مقدم کرے۔

جواب جائز تو دونوں صورتیں ہیں خواہ انکو اوّل پڑھے یا اُنکو لیکن اس امر میں علماء میں اختلاف ہے کہ بہتر کونسی بات ہے زیادہ راجح اور قوی قول یہ ہے کہ معمولی دو رکعت کو مقدم کرے اور چار کو اُسکے بعد قضا کرے۔

حدیث عائشہ رضہ فرماتی ہیں کہ اگر کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چار رکعتیں ظہر سے پہلے چھوٹ جاتی تھیں تو آپ اُن کو ظہر کے بعد کی دو سنتوں سے پیچھے ادا فرمالیتے تھے (ابن ماجہ)

سوال فرض پڑھنے کے بعد اکثر لوگ اپنی جگہ سے ہٹ کر سنت و نفل پڑھتے ہیں یہ کوئی شرعی حکم ہے؟ یا لوگوں کا ایجاد ہے۔

جواب یہ حکم سرور کائنات علیہ السلام کا ہے کہ جس جگہ فرض پڑھا ہے وہاں سے کسی قدر ادھر اُدھر ہو کر سنت و نفل پڑھے اسی جگہ نہ پڑھے البتہ اگر فرض کے بعد کچھ کلام کرلیا ہے تب جگہ بدلنے کی ضرورت نہیں

کیونکہ سنت و فرض میں جو فصل و فرق جگہ بدل کر کرانا مقصود تھا وہی فصل کلام و گفتگو سے بھی حاصل ہو گیا۔

حدیث اوّل ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم سے یہ نہیں ہو سکتا کہ جب (فرض کے بعد سنت و نفل) نماز پڑھنے لگو تو ذرا آگے پیچھے یا دائیں بائیں کو ہٹ جاؤ (ابوداؤد وابن ماجہ)

حدیث دوم علی رضؓ نے فرمایا ہے کہ مسنون یہ ہے کہ امام نفل و سنت نہ پڑھے جب تک کہ اپنی جگہ سے ہٹ نہ جائے (ابن ابی شیبۃ وابوداؤد از مغیرۃ منقطعاً)

سوال نماز پڑھنے والے کے سامنے اگر کوئی شخص چارپائی یا زمین پر لیٹا رہے تو لیٹنے والے کو کچھ گناہ ہوگا یا نہیں اور نمازی کی نماز میں خلل آئیگا یا نہیں۔

جواب نہ تو لیٹنے والے کو کچھ معصیت ہوتی ہے اور نہ نماز میں کچھ نقصان آتا ہے اسطرح لیٹنا بلا مضائقہ جائز ہے۔

حدیث اوّل عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو (تہجد کی نماز پڑھتے تھے اور میں آپ کے اور دیوار قبلہ کے درمیان میں اسی طرح سامنے لیٹی رہتی تھی جیسے جنازہ سامنے رکھا جاتا ہے پس جب آپ وتر پڑھنے[1] کا ارادہ فرماتے تو مجھ کو بھی جگا دیتے اور میں بھی وتر پڑھ لیتی۔

(بخاری ومسلم وابوداؤد وموطا ونسائی)

حدیث دوم عائشہ رضؓ فرماتی ہیں کہ میں نے دیکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (رات کو تہجد کی) نماز پڑھتے رہتے تھے اور میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان میں چارپائی پر لیٹی رہتی تھی (بخاری ومسلم)

سوال نمازی کے سامنے کو اگر کوئی شخص نکل جائے تو نمازی کی نماز ٹوٹ جائیگی یا نہیں اور اگر نماز پڑھنے والا گذرنیوالے کو اشارہ وغیرہ سے خود ہی روک دے تو نماز میں اس اشارہ سے کچھ نقصان آئیگا یا نہیں۔

جواب کسی کے سامنے کو گذر جانے سے نماز نہیں فاسد ہوتی صرف گذرنیوالے کو بہت سخت گناہ ہوتا ہے اگر عمداً گذرا ہو۔ نماز پڑھنے والے کیلئے اجازت ہے کہ وہ صرف اشارے سے یا صرف تسبیح سے (یعنی سبحان اللہ کہکر) گذرنیوالے کو روکدے لیکن یہ روکنا کوئی ضروری اور لازمی نہیں بلکہ اگر روکنا چاہے تو اجازت و رخصت ہے

حدیث ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ (سامنے کو گذر جانے سے) کوئی چیز نماز کو نہیں کھوتی البتہ حسب مقدور گذرنے والے کو روکدینا چاہئے (یعنی سبحان اللہ کہکر

---

[1] حضور صلی اللہ علیہ وسلم آخر شب میں وتر پڑھا کرتے تھے اور یہی مسنون ہے لیکن جسکو جاگنے پر بھروسہ نہ ہو اس کو اول شب میں پڑھ لینا بہتر ہے ۱۲

یا اشارہ ہے) کیونکہ گندر نیوالا شیطان ہے (یعنی شیطان کی طرح نمازی کے خیال کو منتشر کرنا اور خیال اور توجہ الی اللہ کو ہٹانا چاہتا ہے) - (بخاری و مسلم و موطا امام مالک ونسائی و ابوداؤد و ابن ماجہ)

سوال مصلّے اور جانماز پر نماز پڑھنا بلا کراہت جائز ہے یا کسی قسم کی بُرائی ہے۔

جواب اگرچہ بہت زیادہ تواضع زمین پر نماز پڑھنے میں ہے لیکن جانماز وغیرہ پر بھی بلا کراہت و مذمت صحیح و درست ہے خواہ وہ جانماز کپڑے کی قسم سے ہو یا کسی گھاس سے بنی ہو۔

حدیث اوّل انس رضؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خُمرہ (یعنی چھوٹے مصلے) پر نماز پڑھا کرتے تھے (طبرانی فی الکبیر والاوسط)

حدیث دوم میمونہ رضؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے رہتے تھے اور میں آپ کے برابر لیٹی رہتی تھی حالانکہ میں حائضہ ہوتی تھی اور اکثر آپ کا کپڑا (یعنی دامن یا پلہ اسی نماز کی حالت میں) مجھ پر گر جاتا تھا اور آپ خمرہ[لہ] (یعنی چھوٹے مصلے) پر نماز پڑھا کرتے تھے (ابوداؤد و بخاری و طبرانی بروایت انسؓ)

حدیث سوم مغیرہ بن شعبہ رضؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوریئے اور دباغت دیئے ہوئے پوستین پر نماز پڑھ لیتے تھے (ابوداؤد)

سوال اگر کسی شخص کی کوئی معمولی عبادت اور وظیفہ اتفاقیہ رات کو قضا ہو جائے تو اس کی کوئی ایسی تدبیر ہو سکتی ہے کہ عند اللہ قضا نہ شمار ہو بلکہ ادا ہو جائے۔

جواب اس کی نہایت عمدہ تدبیر یہ ہے کہ اگلے روز دوپہر سے پہلے پہلے اس عبادت اور وظیفہ کو پورا کرے وہ بالکل ایسا ہی اثر اور ثواب رکھیگا جیسا کہ وقت پر ادا ہونے میں ہوتا ہے۔

حدیث حضرت عمر رضؓ فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ رات کو اپنا پورا وظیفہ یا کسی قدر پڑھنے سے پہلے جس شخص کی آنکھ لگ جائے اگر وہ اس کو (اگلے روز) فجر اور ظہر کی نماز کے وقت کے درمیان میں پڑھے تو اُس کا ویسا ہی ثواب لکھا جاتا ہے کہ گویا اُس نے رات ہی کو پڑھا ہے (موطا و ترمذی ونسائی و ابوداؤد و مسلم)

سوال زوجہ اپنے خاوند سے پوچھے کہ آج دیر کرکے کیوں باہر سے آئے ہو تو جائز ہے یا نہیں۔

جواب جائز ہے بشرطیکہ تہذیب سے سیدھی طرح پوچھے۔ یہ نہیں کہ اُس کے پیچھے پڑ جائے

[لہ] گھاس یا درخت کی پتلی شاخوں سے بوریا بُن کر اُسکو دھاگے سے باندھ دیتے ہیں اُسکو خمرہ کہتے ہیں ۱۲

آج کہاں مرگیا تھا کیا ہوگیا تھا۔

سوال عشا کی نماز کے بعد قرآن شریف سُننا جائز ہے یا نہیں۔

جواب قرآن مجید ذکر الٰہی وعظ ودرس وغیرہ نیک باتیں عشاء کے بعد جائز ہیں لیکن دنیا کی جھگڑے کی باتیں اور قصّہ کہانی عشاء کے بعد جائز نہیں بہت مکروہ ہے۔

سوال عورت کو نامحرم مرد سے قرآن شریف سُننا جائز ہے یا نہیں۔

جواب پڑھنے اور سُننے والے دونوں نیک ہوں اور فتنہ فساد کا اندیشہ نہ ہو تو جائز ہے۔

حدیث عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ ایک روز عشا کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مکان پر آنے میں دیر ہوئی میں انتظار کرتی رہی جب آپ تشریف لائے تو میں نے عرض کیا کہ یا حضرت آج کہاں دیر لگی آپ نے فرمایا کہ ایک ایسے خوش آواز شخص کا قرآن شریف سُننے لگا تھا جسکی مانند خوش آواز اور عمدگی سے پڑھنے والا نہیں سُنا (عائشہ رضہ فرماتی ہیں کہ) پھر ہم دونوں اُٹھ کر ایسی جگہ جا کھڑے ہوئے جہاں پر اُنکی آواز سُنائی دیتی تھی تھوڑی دیر میں آپ نے فرمایا کہ یہ شخص سالم ہے ابو حذیفہ رضہ کا مولیٰ (یعنی غلام آزاد کردہ) خدا کا شکر ہے کہ اُسنے میری اُمت میں ایسے ایسے اچھے بندے پیدا فرمائے (ابن ماجہ)

سوال قرآن مجید کو بلا وضو کے پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔

جواب پڑھنا جائز ہے لیکن ہاتھ سے چھونا جائز نہیں غلاف میں ہو تو مضائقہ نہیں غسل کی حاجت میں حفظ پڑھنا بھی جائز نہیں۔

حدیث اوّل ابو سلام رضہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے بعض صحابہ نے بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پیشاب کیا اور پھر وضو اور استنجا کرنے سے پہلے ہی قرآن مجید کی چند آیتیں پڑھیں (احمد)

حدیث دوم علی رضہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء سے نکلنے کے بعد ہی قرآن پڑھ لیتے اور گوشت کھا لیتے تھے اور جنابت کے سوا کوئی چیز آپکو قرآن سے نہیں روکتی تھی (نسائی وابن ماجہ)

سوال قرآن شریف پڑھنے والے کو کسی ضرورت سے خاموش کر دینا اور کہدینا کہ بس کرو جائز ہے یا اس سے گنہگار ہوتا ہے کہ اُس نے نیک کام سے روکدیا۔

جواب اس صورت میں کچھ گناہ نہیں ہوتا۔ گناہ جب ہے کہ بلا ضرورت روکے یا کچھ بُرائی

١؎ اس حدیث سے تینوں سوالوں کا جواب ملتا ہے غور کرو ۱۲

اور نفرت دل میں لاوے (نعوذ باللہ)

حدیث عبداللہ بن مسعود رضؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ قرآن پڑھکر مجھکو سناؤ میں نے عرض کیا کہ یا حضرت آپ کو کیا سناؤں آپ پر تو قرآن ہی نازل ہوا ہے (یعنی آپ کو دوسروں سے سننے کی کیا ضرورت ہے) آپ نے فرمایا کہ مجھکو یہ پسند ہے کہ دوسروں سے قرآن سنوں پس میں نے سورہ نساء پڑھنی شروع کی یہانتک کہ جب اس آیت پر پہنچا فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِن كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ شَهِيدًا ۞ آپ نے فرمایا کہ اب بس کرو میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو آپ کی آنکھوں سے آنسو بہ رہے تھے (بخاری و مسلم و ترمذی)

جمعہ اور خطبہ

سوال جمعہ کے روز خط بنوانا ناخن وغیرہ ترشوانا کچھ ثواب ہے یا اسکے لئے سب دن برابر ہیں۔

جواب جمعہ کے روز ان امور کو کرنا مسنون ہے لہذا جمعہ کے دن کرنے میں نہایت ثواب اور فضیلت حاصل ہوگی جو دوسرے ایام میں نہیں مل سکتی۔

حدیث ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جمعہ کے روز نماز کو جانے سے پہلے ناخن ترشواتے اور داڑھی میں سے (چھوٹے بڑے برابر کرنے کیلئے چند بال) کتواتے تھے (بزار و طبرانی فی الاوسط)

سوال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعظ و نصیحت کبھی ممبر پر بیٹھکر بھی فرماتے تھے یا ہمیشہ خطبہ کی طرح کھڑے ہو کر وعظ و تلقین کرتے تھے

جواب بعض دفعہ آپ بیٹھ کر بھی نصیحت فرماتے تھے۔

حدیث ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ممبر پر بیٹھے اور ہم آپ کے گرد بیٹھ گئے (بخاری)

سوال خطبہ پڑھتے ہوئے ہاتھ میں عصا اور چھڑی لینی جائز ہے یا نہیں۔

ف پس کیا حال ہوگا جس وقت کہ ہم ہر قوم سے گواہی دینے والے لاینگے اور (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) تم کو ان سب پر گواہ بنا کر لاوینگے سورہ نساء رکوع ۶۔ قیامت کے روز ہر امت کا حال اسکے نبی اور معتبر صالحین سے دریافت کیا جائیگا اور ان سب کی تصدیق کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلائے جائیں گے ۱۲

جواب یہ امر مسنون ہے جو ملک صلح سے قبضہ میں آتا وہاں صحابہ عصا یا کمان ہاتھ میں لیکر خطبہ پڑھتے تھے اور جو شہر جنگ کے بعد فتح ہوتے تھے وہاں تلوار (برہنہ نہیں کاٹھی اور غلاف میں) ہاتھ میں لیکر خطبہ سُناتے تھے۔

حدیث براءؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک میں کمان یا عصا لیکر خطبہ سُنایا (ابن ابی شیبۃ وابو داؤد بروایت حکم بن حزن)۔

زکوٰۃ کا حُکم

سوال اگر کوئی شخص سال ختم ہونے سے پہلے ہی زکوٰۃ دیدے یا چند سال آئندہ کی زکوٰۃ اُسی وقت دینا جائز ہے تو دے سکتا ہے یا نہیں۔

جواب جس شخص کے پاس مال بقدر نصاب زکوٰۃ یعنی ۲۰۰[1] بالفعل موجود ہے وہ سال تمام ہونے سے پہلے اُس کی زکوٰۃ بلکہ آئندہ کئی سال کی زکوٰۃ بھی دے سکتا ہے اور موجودہ روپیہ سے زیادہ کی زکوٰۃ بھی ادا کر سکتا ہے مثلاً شوال کے مہینے میں سال بھر پورا ہو کر زکوٰۃ واجب ہوگی یہ نیک بندہ محرم ہی کے مہینہ میں یا رجب میں ادا کرنا چاہے تو ادا کر سکتا ہے اسی طرح آئندہ چند سال کی زکوٰۃ بھی اسی وقت ادا کر سکتا ہے اور جس کے پاس مثلاً دوسو ۲۰۰ روپیہ موجود ہے اور کہیں سے اور مال ملنے کی امید بھی ہے تو اگر یہ شخص ابھی سے پانسو روپیہ یا ہزار روپیہ کی پیشگی زکوٰۃ ادا کردے تو جائز و درست ہے۔

حدیث حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ عباسؓ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سال گذرنے سے پہلے ہی زکوٰۃ ادا کرنے کی اجازت چاہی اس خیال سے کہ نیک کام میں جہانتک عجلت ہو بہتر ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اجازت دیدی (ابوداؤد و ترمذی وابن ماجہ)۔

سوال زکوٰۃ صرف نقد روپیہ اور سونے اور چاندی پر آتی ہے یا کسی اور جنس کے مال میں بھی آتی ہے

جواب نقد روپیہ اور سونے چاندی پر ہر طرح زکوٰۃ واجب ہے خواہ کسی نیت سے رکھا ہو مکان بنانے کو یا شادی کرنے کو یہانتک کہ اگر مسجد بنانے یا حج کرنے کی نیت سے بھی رکھا ہو تو سال گذر جانے

[1] مروجہ روپیہ سے اگر کچھ کم مانا جائے تو ترپن روپیہ بارہ آنہ پر ہوگی ۱۲

پر زکوٰۃ واجب ہوگی اور دوسری قسم کے مال میں صرف اُس صورت میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے کہ اُسکو تجارت کی غرض سے رکھا ہو مثلاً ہزار روپیہ کی لکڑی یا کپڑا تجارت کے لئے بھر رکھا ہے تو ہزار روپیہ کی زکوٰۃ دینی ہوگی اور اگر لکڑی مکان بنانے یا جلانے کے واسطے اور کپڑا پہننے یا شادی وغیرہ کے سامان کا ہے تو زکوٰۃ نہ آویگی۔

حدیث سمرۃ بن جندبؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم کو اُس مال سے زکوٰۃ نکالنے کا حکم فرمایا کرتے تھے جس کو ہم تجارت کے لئے رکھتے تھے (ابوداؤد)

روزے کے مسائل

سوال روزے میں شدت تشنگی اور گرمی وغیرہ کی وجہ سے بدن پر تر کپڑا لپیٹ لینا یا سر پر بار بار پانی ڈالنا مکروہ ہے یا نہیں۔

جواب صحیح قول علمائے حنفیہ کا بھی یہی ہے کہ امام ابوحنیفہ رحہ کے نزدیک بھی روزے میں یہ امور جائز و درست ہیں کسی قسم کی کراہت نہیں۔

حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہؓ سے روایت ہے کہ ہمنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عرج میں دیکھا کہ شدت تشنگی (یا گرمی) کی وجہ سے آپکے سر پر پانی ڈالا جاتا تھا (ابوداود۔ موطا)۔

سوال روزہ دار سرمہ لگانا مکروہ ہے یا نہیں یا روزہ بالکل ہی جاتا رہتا ہے۔

جواب روزے کی حالت میں سرمہ لگانے سے روزہ میں کچھ بھی خلل نہیں آتا نہ روزہ جاتا ہے نہ مکروہ ہوتا ہے۔ اگر سرمہ لگانے کے بعد سو جائے یا سرمہ کی سیاہی کا اثر تھوکنے میں حلق میں سے ظاہر ہو تب بھی کچھ کراہت وغیرہ نہیں ہے۔

حدیث اوّل عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے روزہ کی حالت میں سرمہ لگایا ہے (ابن ماجہ)

حدیث دوم ابورافع سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم روزے میں اثمد کا سرمہ لگا لیتے تھے (طبرانی و بیہقی و ابوداؤد از انس)۔

حدیث سوم انسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

آکر عرض کیا کہ یا حضرت میری آنکھ میں تکلیف ہے کیا سُرمہ لگالوں حالانکہ روزہ دار ہوں۔
آپ نے فرمایا کہ ہاں لگالو (ترمذی)
سوال اگر کسی روزہ دار شخص کو جنابت کی حالت میں (یعنی غُسل کی ضرورت میں صبح صادق ہوجائے اور اُس کے بعد غُسل کرے تو اُس دن کا روزہ صحیح ہوگا یا نہیں یا کسیقدر نقصان آجائیگا۔
جواب حالت جنابت میں صبح صادق ہو جانے سے روزہ میں کسی قسم کا خلل اور نقصان نہیں آتا خواہ احتلام کی وجہ سے غسل کی ضرورت ہو یا صحبت و جماع سے۔ یہ مسئلہ قرآن مجید کے اشارہ سے بھی ثابت ہے اور حدیث شریف میں بھی اس کا صاف بیان ہے۔
حدیث اوّل عائشہ رضہ فرماتی ہیں کہ ایک شخص نے دروازہ پر کھڑے ہوکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھ کو حالت جنابت میں صبح ہو جاتی ہے اور روزہ کا ارادہ ہوتا ہے (کیا روزہ صحیح ہوسکتا ہے یا نہیں) آپ نے فرمایا کہ مجھ کو بھی حالت جنابت میں صبح ہوجاتی ہے اور روزہ کا ارادہ ہوتا ہے غسل کرلیتا ہوں اور روزہ بھی رکھ لیتا ہوں۔ اُس شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ ہمارے مثل نہیں ہیں خدا تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے گناہ معاف فرما دیئے ہیں (یعنی آپ اگر ایسا کریں تو کیا مضائقہ ہے ہمارے لئے حکم فرمائیے) آپ خفا ہوئے اور فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ میں تم لوگوں سے زیادہ خُدا سے ڈرنیوالا ہوں اور قابل اتباع امور کا زیادہ عالم ہوں (یعنی تم اس قدر ڈرنیوالے اور عالم نہیں۔ پس میں کوئی ایسا امر نہیں کرسکتا جو عنداللہ ناپسندیدہ اور دوسروں کے لئے ناجائز ہو بلکہ سب کا یہی حکم ہے کہ روزہ میں کچھ نقصان نہیں آتا (ابوداؤد)
حدیث دوم ام سلمہ رضہ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ) نے فرمایا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل کی ضرورت میں (رمضان میں) صبح ہوجاتی تھی اور ضرورت بھی صحبت کی وجہ سے ہوتی تھی احتلام سے نہیں پھر آپ غسل فرماتے اور روزہ بھی رکھتے (بخاری و مسلم و ابوداؤد و نسائی و ترمذی و ابن ماجہ)
سوال اگر روزے میں بھولکر کچھ کھالے یا پی لے تو روزہ رہتا ہے یا نہیں۔
جواب بھول کر کھانے پینے سے روزے میں کسی قسم کا خلل نہیں ہوتا البتہ یاد آنے کے ساتھ فوراً ہی چھوڑ دے جو کچھ منہ میں ہو اُس کو بھی گرادے اور روزہ تمام کرے۔
حدیث ابو ہریرہ رضہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص روزہ دار

ہو اور بھول کر کھائے یا پی لے وہ اپنے اسی روزے کو تمام کرے (کیونکہ روزہ فاسد نہیں ہوا بلکہ) خدا تعالے نے اُس کو کھلا پلا دیا (مسلم ابن ماجہ ترمذی ابو داؤد)

سوال اگر کسی نے پان وغیرہ یا کھانے کی تواضع کی یا دعوت کرنے لگا تو ایسے موقعہ میں اپنے روزہ کو ظاہر کر دینے سے ریا ہوگا یا نہیں اور ثواب کچھ کم تو نہ ہوگا۔

جواب اس قسم کی ضرورت میں اظہار سے ثواب کم نہیں ہوتا نہ یہ ریا میں داخل ہے اگر نفل روزہ ہو تو اس کو دعوت و تواضع کے عذر سے افطار کر لینا بھی جائز ہے البتہ قضا اُس کی لازم ہوگی۔

حدیث اوّل ابوہریرہ رضہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی تم میں سے کھانے کی طرف بلایا جائے اور روزہ دار ہو تو کہدے کہ میں روزہ سے ہوں (مسلم ابوداؤد ترمذی)

حدیث دوم عائشہ رضہ فرماتی ہیں کہ ایک روز میں اور حفصہ رضہ (عمر رضہ کی صاحبزادی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجہ) روزے سے تھیں ہمارے لئے کھانا آیا (یعنی کسی نے بھیجدیا) جس کی ہم کو رغبت ہوئی ہم نے اُس میں سے کھالیا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو حفصہ رضہ نے جو اپنے باپ کی بیٹی تھیں (یعنی جیسے اُن کے باپ تیز اور جری تھے ایسی ہی یہ تھیں) مجھ سے آگے بڑھ کر (یعنی میرے بولنے سے پہلے ہی) عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم دونوں روزہ دار ہیں اور ہم کو ایک ایسا کھانا مل گیا جس کی ہم کو رغبت ہوئی (پس اب کیا کرنا چاہیے) آپ نے فرمایا کہ اُس کے عوض میں ایک دن روزہ رکھ لینا (ترمذی)۔

حج بیت اللہ

سوال اگر چھوٹی عمر کے ناسمجھ بچے حج میں ساتھ جائیں تو اُن کا حج بھی ادا ہو جاتا ہے یا نہیں اور بعض افعال حج جو اُن سے نہ ہو سکیں وہ کیسے ادا کئے جائیں۔

جواب بچوں کا بھی حج ادا[1] ہو جاتا ہے اور ماں باپ کو بھی اجر ملتا ہے جو افعال وہ خود نہ کر سکیں اُنکے ماں باپ کر دیں مثلاً لبیک ان کی طرف سے پکار دیں جس جگہ پتھر مارے جاتے ہیں وہاں ان کی طرف سے پتھر پھینک دیں انکو گود میں لیکر طواف وغیرہ کرا دیں احرام باندھ دیں (اگر بہت چھوٹا

[1] لیکن اگر بالغ ہونے کے بعد اُنکو مقدور ہو کر حج واجب ہو جائے تو یہ حج کافی نہ ہوگا دوبارہ کرنا پڑیگا ۱۲

بچہ ہو تو اُس کو بالکل برہنہ کر دینا بھی کافی ہے۔

حدیث اوّل ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ روحاؔ میں سواروں کی ایک جماعت سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ملاقات ہوئی اُن میں سے ایک عورت نے ایک بچہ کو اُٹھا کر کہا کہ یا حضرت اس کا بھی حج ہو سکتا ہے آپ نے فرمایا کہ ہاں ہو سکتا ہے اور تجھکو اجر ملیگا (مسلم ابوداؤد و نسائی و ترمذی)

حدیث دوم حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کیا اور عورتیں اور بچے بھی ہمارے ساتھ تھے تو ہم نے بچوں کی طرف سے تلبیہ (لبّیک) بھی پڑھ دیا اور رمی بھی کردی (ابن ماجہ ترمذی)

حدیث سوم سائب بن یزیدؓ فرماتے ہیں کہ میرے والد رضی اللہ عنہ نے حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مجھکو بھی حج کرایا جبکہ میری عمر سات سال کی تھی (بخاری و ترمذی)

سوال ایک شخص کے ذمہ پر حج بھی فرض ہو چکا ہے اور بالفعل قرض بھی ذمہ پر ہے روپیہ اس قدر ہے کہ صرف ایک کام ہو سکتا ہے قرض ہی ادا کردے یا حج ہی شرعاً کس کو مقدم کرنا چاہئے۔

جواب اوّل قرض ادا کرنا چاہئے اور پھر جب مقدور ہو جائے تو حج بھی ضرور ادا کرے۔

حدیث ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ اے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مجھ پر حج بھی فرض ہے اور میرے ذمہ پر قرض بھی ہے (اور مال اتنا ہے نہیں کہ دونوں ادا ہو جائیں اب فرمایئے کس کو پہلے ادا کروں) آپ نے ارشاد فرمایا کہ قرض ادا کرو (رزین)

سوال ایک شخص اپنے ماں باپ کی زندگی میں اُن کی نافرمانی کرکے ان کو ایذا دیتا رہا اب مرگئے تو پشیمان ہوتا ہے کیا کوئی ایسی تدبیر ہے کہ اب وہ اس سے راضی ہو جائیں اور یہ نافرمان شمار نہ ہو۔

جواب اس کی تدبیر یہ ہے کہ اُن کی طرف سے صدقہ اور خیرات کرکے ثواب پہنچائے اور اُن کی مغفرت کی دعا کرے اور اگر قرض چھوڑ گئے ہوں تو اُس کو ادا کرے اور سب سے عمدہ تدبیر یہ ہے کہ اُن کی طرف سے حج ادا کرے جب ان باتوں کی بشارت اور نفع اُن کو اس عالم میں پہنچیگا تو وہ خود ہی خوش ہو جائیں گے اور خدا تعالےٰ کے دفتر میں فرمانبردار بیٹوں میں لکھا جائیگا۔

ﻋﮧ آخر عمر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہزارہا مسلمانوں کو ہمراہ لیکر حج ادا فرمایا بہت سے لوگ خبر سنکر مدینہ میں آکر آپ کے ہمراہ روانہ ہوئے اور بعض لوگ وطن سے چلکر مکہ کے راستہ میں آپ کے ساتھ ہوتے جاتے تھے چنانچہ یہ لوگ روحاؔ میں آپ سے ملے ہیں جو مدینہ سے ۳۶ کوس ہے ۱۲

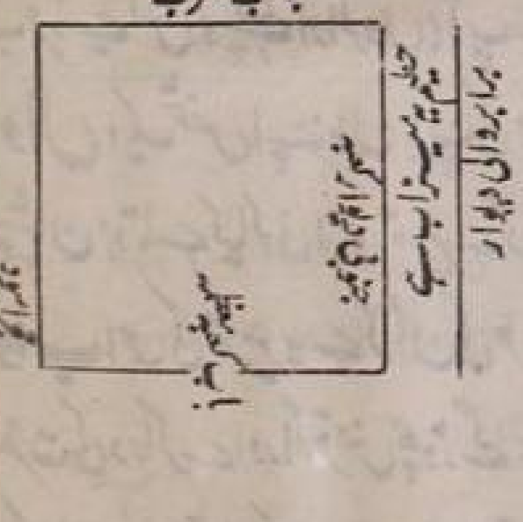
حدیث زید بن ارقم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اپنے ماں باپ میں سے کسی کی طرف سے حج کرے تو اس کی طرف سے کافی ہو جائیگا (اور اُس بیٹے کو بھی ثواب ملیگا) اور جس کی طرف سے حج کیا ہے اُس کی روح کو آسمان پر بشارت دی جائیگی اور عند اللہ فرمانبردار بیٹوں میں لکھا جائیگا اگرچہ پہلے نافرمان تھا (رزین)

سوال خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہوئے کسی خاص وظیفہ اور دعا کا پڑھنا ضروری ہے یا نہیں۔

جواب کوئی ذکر اور دعا ضروری نہیں اگر بالکل خاموش بھی طواف کرتا رہے تو ادا ہو جائیگا اور نہ کوئی خاص دعا لازم و ضروری ہے البتہ مستحب و مسنون یہ ہے کہ اس متبرک حالت میں کچھ نہ کچھ ذکر خداوندی اور دعا وغیرہ زبان پر جاری رکھے رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ کا پڑھنا طواف میں مسنون ہے۔

حدیث عبد اللہ بن سائب رض فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو میں نے طواف کی حالت دو رکنوں کے درمیان میں رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ پڑھتے ہوئے سُنا ہے (ابوداؤد)

سوال ایک شخص کا دل خانہ کعبہ کے اندر داخل ہونے اور نماز پڑھنے کو چاہتا ہے مگر لوگ داخل نہیں ہونے دیتے یا موقع نہیں ملتا تو کیا کرے۔



جواب خانہ کعبہ کی شمال کی دیوار کے برابر ایک دوسری دیوار ہے۔ ان ہر دو دیواروں کے درمیان میں خانہ کعبہ کا پرنالہ گرتا ہے جس کو میزاب رحمت کہتے ہیں ان دو دیواروں کے درمیان میں داخل ہونے اور نماز پڑھنے کا بالکل وہی ثواب ہے جو خانہ کعبہ کے اندر عبادت کرنے اور داخل ہونے کا ہے اسی کو حطیم اور حجر بھی کہتے ہیں۔

حدیث اوّل عائشہ رض فرماتی تھیں کہ میرا دل خانہ کعبہ میں داخل ہونے اور اسی میں نماز پڑھنے کو چاہتا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ کو حجر میں (یعنی حطیم میں جس جگہ دو دیواروں کے درمیان کعبہ شریف کا پرنالہ گرتا ہے) داخل کر دیا اور فرمایا کہ اگر خانہ کعبہ میں داخل ہونگی

آرزو ہو تو اسی جگہ نماز پڑھ لو کیونکہ یہ بھی کعبہ ہی کا ایک ٹکڑا ہے اور تمہاری قوم (یعنی قریش) کو جب کعبہ بناتے ہوئے خرچ کی کمی ہوگئی تو اسکو بیت اللہ سے علیحدہ کردیا (بخاری مسلم۔ ترمذی ابوداؤد)

نکاح شادی اور اُسکے متعلقات

سوال کیا نکاح کرنے میں بھی کچھ ثواب ہے یا یہ دنیا کے اُن کاموں میں داخل ہے جن میں نہ ثواب ہے نہ عذاب۔

جواب نکاح نہایت محبوب ومسنون ہے اور باعث ثواب ہے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے آپ نے اس کی ترغیب دی ہے اس سے بہت سے معاصی کا اندیشہ رفع ہو جاتا ہے البتہ نکاح صرف حظ نفس کے خیال سے نہ ہو بلکہ ادا سنت اور عفت و پرہیزگاری کا خیال ہونا چاہیے نکاح تو ایک مرغوب ومسنون امر ہے جو امور دنیاوی محض مباح ہیں ان کو بھی اگر نیک نیتی اور ثواب کے خیال سے کریگا تو باعث اجر ہوگا (تفصیل کیلئے چہل حدیث ص۱ ملاحظہ ہو)

ع۵ خانہ کعبہ حضرت آدم سے پہلے فرشتوں نے بنایا پھر اُسکا نشان مٹ گیا تو خداوند تعالیٰ کے بتلانے سے آدم علیہ السلام نے بنایا پھر انکی اولاد مرمت کرتی رہی نوحؑ کے طوفان میں غرق ہوگیا اور نشان نہ رہا۔ ابراہیمؑ کے زمانہ میں خداتعالیٰ نے انکو حکم دیا اُنھوں نے اپنے بیٹے اسمٰعیلؑ کو ساتھ لیکر بنایا۔ پھر ہمیشہ لوگ مرمت کرتے رہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے پہلے جب آپکی عمر ۳۵ سال کی تھی لوگ خوشبو جلا رہے تھے پردوں میں آگ لگ کر کعبہ جلکر اسقدر بودا ہوگیا کہ کبوتر بھی بیٹھتا تو پتھر گرنے لگتے تھے جناب رسول اللہ ﷺ کی قوم یعنی قریش نے حلال مال کا چندہ جمع کیا اور کعبہ کو بنانا شروع کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس تعمیر میں شریک تھے چنانچہ یہ مشہور اور صحیح روایت ہے کہ دوش مبارک پر پتھر اُٹھانے سے آپکے نرم اور نازک کاندھے کو تکلیف ہوتے ہوئے دیکھکر آپ کے چچا عباسؓ نے فرمایا کہ اپنا تہمد نکالکر کاندھے پر رکھ لیجئے (اسلام سے پہلے برہنہ ہو جانیکو اہل عرب کچھ برا نہیں سمجھتے تھے) آپ نے ایسا ہی کیا تو فوراً بیہوش ہوکر گر پڑے اور آنکھیں آسمان کیطرف کھلی رہ گئیں ہوش آیا تو فرماتے تھے کہ میرا تہمد لاؤ تہمد لاؤ۔ اس واقعہ کے بعد آپ نے کبھی تہمد کو علیحدہ نہیں کیا۔ اسی واقعہ پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذہانت خداداد کا یہ بھی واقعہ مشہور ہے کہ حجر اسود کو اپنے موقع پر اٹھا کر رکھنے کے لئے جب رؤسا قریش میں جھگڑا ہوا اور اس متبرک خدمت کی فضیلت کا ہر ایک خواہاں ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف رجوع کیا جو قبل النبوت بھی صادق اور امین وذہین مشہور تھے آپ نے فرمایا کہ ایک بڑے کمبل میں رکھکر سب لوگ اُٹھا کر لے چلیں جب دیوار کعبہ کے پاس پہنچے تو فرمایا کہ سب لوگ مجھ کو اپنا نائب اور وکیل بنادیں میرا رکھنا سب کا رکھنا سمجھا جائیگا چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور خدا تعالےٰ نے حجر اسود کو اپنے موقع پر اپنے حبیب کے ہاتھ سے رکھوا دیا تعمیر کرتے کرتے مال حلال کا چندہ ختم ہوگیا تعمیر کا سب سامان تو موجود تھا مگر چھت پاٹنے کے پتھر وغیرہ کم رہ گئے تو قریش نے مشورہ کرکے کسیقدر جگہ کعبہ کی چھوڑ کر کعبہ کو چھوٹا کردیا اور ایک دوسری دیوار بناکر وہاں تک پاٹ کر پورا کردیا خانہ کعبہ کی چھوٹی ہوئی اصل دیوار اور کعبہ میں جو فاصلہ ہے جس جگہ کعبہ معظمہ کا پرنالہ گرتا ہے اسی کو حطیم وحجر کہتے ہیں اور بعض احکام میں یہ بھی کعبہ سمجھا جاتا ہے چنانچہ طواف کرنے کے وقت اُس سے باہر کو طواف کرتے ہیں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد عائشہ رضہ کے بھانجے عبداللہ بن زبیرؓ نے

(بقیہ بر ص۲۹)

حدیث اوّل عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ ہم سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے جوان لوگو جو شخص تم میں سے نکاح کا مقدور رکھتا ہو اس کو چاہئے کہ نکاح کرے اس لئے کہ وہ نظر کو نیچی کرانیوالا اور شرمگاہ کو (گناہ وحرام سے) بچانیوالا ہے اور جس شخص کو مقدور نہ ہو (یعنی مہر وغیرہ کی طاقت نہ ہو) اسکو لازم ہے کہ روزے رکھے کیونکہ روزہ اُسکے لئے خصی ہونا ہے (بخاری مسلم ترمذی۔ ابوداؤد)

حدیث دوم ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ تین شخص ایسے ہیں کہ اُن کی مدد کرنا خداتعالی نے اپنے ذمہ پر لیا ہے (اوّل) خدا کی راہ میں جہاد کرنیوالا (دوم) وہ مکاتب عے جو ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو (سوم) وہ نکاح کرنیوالا جو پرہیزگاری (اور گناہ سے بچنے) کی نیت رکھتا ہو (بخاری۔ مسلم۔ ابن ماجہ)

حدیث سوم ابوایوب رضہ فرماتے ہیں کہ چار باتیں انبیا کی سنت ہیں۔ ۱ حیا کرنا۔ ۲ عطر لگانا۔ ۳ مسواک کرنا۔ ۴ نکاح کرنا (ترمذی)۔

سوال عقد نکاح کے وقت اکثر جگہ کسی قدر خرما لٹادینے کا دستور ہے یہ لٹانا اور ایسے خرما کا لینا درست ہے یا نہیں۔

جواب یہ فعل جائز ومسنون ہے اور ایسے خرما کو لوٹ لینے میں کچھ حرج اور بُرائی نہیں البتہ اگر آدمیوں کی تکلیف اور گرنے پڑنے کا اندیشہ ہو تو نہ کرنا چاہئے۔

حدیث عائشہ رضہ فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کسی کا نکاح کرتے یا خود اپنا نکاح کرتے تو خرما بکھیر دیتے تھے (یعنی پھینک کر لٹادیتے تھے)۔ (بیہقی)

سوال نکاح اور دوسری خوشی یا عید وغیرہ میں مبارکباد دینا جائز ہے یا نہیں۔

جواب اس قسم کے مواقع اور خوشی میں مبارکباد دینا مستحب ومسنون ہے۔

سوال خوشی کی خبر لانے والے کو کچھ انعام دینا جائز ہے یا ممنوع۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۵) اپنی خلافت کے زمانہ میں کعبہ کو درست کرکے پورا بنادیا تھا اور اس باقیماندہ جگہ کو بھی اندلے لیا تھا اور بالکل ایسا ہی بنادیا تھا جیسا کہ ابراہیم علیہ السّلام کے وقت میں تھا۔ حجاج بن یوسف ظالم نے انکو سنہ ۷۳ھ میں شہید کردیا تو انکی مخالفت اور ضد کی وجہ سے خانہ کعبہ کو بھی از سر نو پہلے طریق پر بنایا اور جتنی جگہ پہلے چھوٹی ہوئی تھی سب کو چھوڑدیا اسکے بعد زمانہ ہارون رشید میں یہ مسئلہ پیش ہوا اور امام مالک رحہ سے دریافت کیا گیا کہ آیا خانہ کعبہ اسی حالت پر رہے یا بناء خلیل کے موافق کردیا جائے تو امام مالک رحہ نے فرمایا کہ اگر ایسا کیا گیا تو ہر بادشاہ اپنے طرز پر بنواتا رہیگا ۱۲

(حاشیہ صفحہ ھذا) عے یعنی نامحرموں پر بُری نظر نہیں پڑتی اور زنا سے بچتا رہتا ہے ۱۲

عے مکاتب وہ غلام ہے جس سے مالک نے معاہدہ کرلیا ہو کہ اس قدر مال دیدو تو تم آزاد ہو ۱۲

جواب جائز ہے بلکہ مسنون رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے صاحبزادہ ابراہیم کے تولد کی خوشخبری سُنانے کے صلہ میں ابورافع کو ایک غلام اور کچھ کپڑا انعام دیا تھا۔

حدیث اوّل عقیل بن ابی طالب (علی رض کے بھائی) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص نکاح کرے تو اُسکو یہ دعا دیا کرو بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ (یعنی خدا تعالےٰ تمہارے واسطے برکت کرے اور دونوں میں بہبودی اور اتفاق رکھے (ترمذی وابوداؤد وطبرانی)

حدیث دوم کعب بن مالک رض (اپنی توبہ قبولؑ ہونے کے طویل قصہ میں) فرماتے ہیں کہ میں نے ایک چلانے والے کی آواز سنی کہ اے کعبؓ تم کو بشارت ہو جس کی میں نے آواز سنی تھی جب وہ میرے پاس آیا تو میں نے اپنے کپڑے اُتار کر اس کو (بطور انعام) دیدیے اور قسم خدا کی اس روز میرے پاس اُنکے سوا کپڑے نہیں تھے پس میں نے کپڑے مستعار (مانگے ہوئے) لیکر پہنے اور جاکر مسجد میں داخل ہوا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (اور بہت سے صحابہ بیٹھے ہوئے تھے (مجھ کو دیکھ کر) طلحہ بن عبد اللہ رض دوڑ کر اُٹھے اور مصافحہ کیا اور مبارکبادی (بخاری ومسلم وابوداؤد)

سوال شادی اور نکاح وغیرہ کی تقریب پر مکان اور کپڑے وغیرہ درست کرنا اور کچھ جہیز بیٹی کو دینا جائز ہے یا نہیں۔

جواب یہ امور مسنون ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی زینب کو ایک کنٹھا (ہار) اور فاطمہ رض کو چادر تکیہ مشکیزہ اور چکی وغیرہ جہیز میں دی تھی البتہ واہیات رسوم کی پابندی یا فضولخرچی کرنا اور فخر و ناموری کے لئے ایسے امور کرنا ممنوع و معیوب ہیں۔

حدیث ام سلمہ رض فرماتی ہیں کہ ہم کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ فاطمہ رض کو علی رض کے پاس رخصت کرنے کے لئے جہیز (سامان) کر دو پس ہم نے مکان کو اطراف بطحاؑ کی نرم مٹی سے لیپ دیا پھر دو تکیوں میں اپنے ہاتھ سے دُھن کر چھال بھر دی پھر خرما اور کشمش کھلائے اور میٹھا پانی پیا۔

عــہ غزوہ تبوک میں شریک ہونے سے کعب بن مالک رض اتفاقیہ رہ گئے خدا تعالےٰ کو ناپسند ہوا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں واپس آئے تو بحکم خداوندی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو اُنسے بولنے کی قطعاً ممانعت کردی پچاس روز کے بعد قرآن شریف میں انکی صفائی نازل ہوئی جسکی خوشخبری میں اُنہوں نے کپڑے دیدائے ۱۲ سید اصغر حسین عفی عنہ

عــہ بطحا ایک بڑے نالہ کا نام ہے اُس کے کناروں پر سے مٹی نکال کر گھروں کو لیپ لیتے تھے ۱۲

اور ایک لکڑی گھر کے کونے میں لگادی جس پر کپڑے ڈالے جائیں اور مشکیزہ لٹکایا جاوے (ام سلمہ رض کہتی ہیں کہ) اس سے اچھی شادی ہم نے کوئی دیکھی ہی نہیں (یعنی بابرکت اور بے تکلف سادہ (ابن ماجہ)

سوال اگر کسی شخص کے دو تین زوجہ ہوں اور اُن میں سے کوئی اپنی نوبت (یعنی رات کو رہنے کی باری) دوسری زوجہ کو دیدے تو یہ دینا جائز ہے یا نہیں۔

جواب اگر بلا جبر و اکراہ برضا و رغبت اپنی باری دوسری کو بخشدے تو صحیح و درست ہے اور ایسی حالت میں مرد اگر اسکی نوبت میں بھی دوسری بی بی کے پاس رہیگا تو اُسکو کچھ گناہ نہ ہوگا کیونکہ جبکا حق تھا اُسی نے دوسرے کو دے ڈالا۔ مگر ہاں عورت کو یہ حق حاصل ہے کہ جب چاہے اپنی دی ہوئی اجازت واپس لیلے یعنی اب آئندہ سے اپنی باری اُس کو نہیں دیتی میرے نمبر میں میرے پاس رہا کرو۔

حدیث عائشہ رض فرماتی ہیں کہ سودہ رض جب بوڑھی ہوگئیں تو عرض کیا کہ یا رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) میں نے اپنی باری عائشہ رض کو بخشدی (اس کے بعد) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عائشہ رض کے حصے میں دو روز لگاتے تھے ایک خود عائشہ رض کا دن اور ایک سودہ رض کی باری کا دن (بخاری۔ مسلم۔ ابن ماجہ۔ ابوداؤد۔ ترمذی بہ تغیر)۔

سوال حالت حیض میں خاوند کو عورت کے پاس لیٹنا اور اُسکے بدن کو ہاتھ لگانا جائز ہے یا نہیں۔

جواب ایام حیض میں صرف صحبت حرام ہے۔ ناف سے زانو تک بدن چھوڑ کر باقی کو چھونا اور مس کرنا نیز اُس کے ساتھ لیٹنا بدن ملانا سب امور جائز ہیں۔

حدیث اول زید بن اسلم رض کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ حالت حیض میں مجھ کو میری زوجہ سے کونسی باتیں حلال ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اُس کے تہمت (پاجامہ) کو باندھ کر اوپر کے بدن سے تم کو اختیار ہے (موطا)

حدیث دوم انس رض فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے آپ سے دریافت کیا کہ حالت حیض میں عورتوں سے کیا معاملہ چاہئے آپ نے فرمایا کہ جماع[ع] کے سوا سب کچھ کرو (یعنی لیٹنا بیٹھنا بوسہ وغیرہ کھانا پینا سب امور جائز ہیں یہ ایک طویل حدیث کا ٹکڑا ہے (مسلم۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

ع اس مضمون کی روایت کتب حدیث خصوصاً صحاح ستہ میں بکثرت موجود ہیں ایک خاص مصلحت سے صرف ان ہی دو کو منتخب کرکے لکھا گیا ۱۲

سوال بچہ پیدا ہونے کے بعد اُس کے کان میں اذان کہنے کا دستور ہے اس میں کچھ ثواب ہے یا نہیں
جواب بلاشبہ داہنے کان میں اذان اور بائیں میں تکبیر کہنا باعث ثواب اور مسنون و مستحب ہے۔
حدیث ابو رافع کہتے ہیں کہ جب فاطمہ رضہ کے بطن سے حسن بن علی تولد ہوئے تو میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اُن کے کان میں نماز کی اذان پڑھی یعنی وہی معمولی اذان جو نماز کے لئے پکاری جاتی ہے (ترمذی و ابوداؤد)۔
سوال لڑکے کے عقیقہ میں صرف ایک بکری بھی کافی ہوسکتی ہے یا دو جانور ہونا اور نر ہونا بھی ضروری ہے۔
جواب لڑکے کے لئے کچھ نر کی ضرورت اور تخصیص نہیں بلکہ نر و مادہ برابر ہیں البتہ لڑکو نکے عقیقہ میں بہتر یہ ہے کہ دو جانور ہوں اگر ایک بھی ذبح کردیا جائے تو کافی ہے اور عقیقہ کی سنت اُس سے بھی ادا ہوجائیگی
حدیث علی رضہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حسن رض کے عقیقہ میں ایک بکری ذبح فرمائی اور فرمایا کہ اے فاطمہ رض بچہ کا سر مونڈو اور اُس کے بالوں کے ہموزن چاندی خیرات کرو (علی رض فرماتے ہیں کہ) ہم نے حسن رض کے بالوں کو وزن کیا تو اُن کا وزن ایک درہم تھا یا کسی قدر کم (ترمذی)
سوال بچہ پیدا ہونے کے کتنے روز بعد عقیقہ ہونا چاہئے جوانی میں بھی عقیقہ ہوسکتا ہے یا نہیں سُنا ہے کہ جناب رسالت مآب نے اپنا عقیقہ خود کیا تھا۔
جواب سب سے بہتر ساتواں روز ہے اگر نہ ہوسکے تو چودھویں اور اکیسویں روز کیا جائے اُسکے بعد سات ہفتے یا سات ماہ یا سات سال پر کرنے سے عقیقہ کی فضیلت و سنت ادا نہیں ہوتی اگرچہ مسلمانوں کو کھانا کھلانے کا ثواب اُس وقت بھی ہوجائیگا حضرت خاتم النبوت کے خود اپنا عقیقہ کرنے کی روایت صحیح و معتبر نہیں۔
حدیث بریدہ رض فرماتے ہیں کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عقیقہ کا جانور ساتویں روز ذبح کیا جائے یا چودھویں یا اکیسویں (طبرانی فی الاوسط)
سوال ولدالزنا پر ماں باپ کے فعل کا کچھ اثر اور گناہ رہتا ہے یا نہیں۔ سنتے ہیں ولدالزنا والدین کے ساتھ دوزخ میں جائیگا۔
جواب اُس غریب بے قصور پر کچھ گناہ نہیں البتہ ماں باپ کے ہمراہ دوزخ میں جب جائیگا کہ اُن کی طرح بُرے عمل کرتا رہے اور توبہ نہ کرے۔ اُس کے پیچھے نماز مکروہ ہونے کی یہ وجہ ہے کہ اکثر

ایسے لڑکوں کا کوئی خبر گیراں اور سرپرست نہیں ہوتا وہ بالکل جاہل ناواقف رہتے ہیں اسکے علاوہ عام طبیعتوں میں اُس کی طرف سے کچھ ایسی ذلت اور حقارت و نفرت ہوتی ہے کہ اس کی امامت سب کو ناگوار گذرتی ہے شریعت میں ان وجوہ سے اسکی امامت کو مکروہ کیا گیا ہے کسی اُس کے قصور کی وجہ سے نہیں۔

حدیث عائشہ رض کہتی ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ولد الزنا پر اُس کے والدین کے گناہ کا بالکل بار نہیں رہتا (یعنی اُنکے گناہ کا بوجھ اُس کے ذمہ پر کچھ بھی نہیں ہوتا (حاکم)۔

سوال ہم نے وعظ میں سُنا ہے کہ ستاری اور پردہ پوشی کے خیال سے قیامت کے روز خدا تعالے لوگوں کو اُن کے باپ کے نام سے نہ پکاریگا بلکہ ماں کے نام سے (مثلاً حامد پسر زینب)۔

جواب یہ بات صحیح نہیں بلکہ ہر شخص کے نام کے ساتھ باپ کا نام لیکر پکاریں گے (مثلاً حامد ولد سعید ہاں پردہ پوشی اور ستاری اس طرح ہوگی کہ بعض گناہگاروں کو جوار رحمت میں لیکر صرف اُنکے گناہ کا اقرار کراکر معاف کر دیا جائیگا اہل محشر کو خبر بھی نہ ہوگی کہ کیا گناہ کیا تھا اور کس طرح نجات ہوئی۔

حدیث ابو درداءؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم قیامت کے روز اپنے اور اپنے باپ کے نام سے پکارے جاؤگے لہذا اپنے (عزیزوں کے) نام اچھے رکھا کرو (ابو داؤد و احمد)

سوال اگر کسی کا نام ناپسندیدہ اور نامناسب ہو تو اُس کو بدل ڈالنا جائز ہے یا نہیں۔

جواب جائز ہے بلکہ مسنون و مستحب یہی ہے کہ اُس کو بدل ڈالے۔

حدیث اول عائشہ رض فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بُرے نام کو بدل دیا کرتے تھے (ترمذی)

حدیث دوم ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے (میری بہن) عاصیہ رض کا نام بدل دیا اور فرمایا کہ تیرا نام جمیلہ ہے (ابو داؤد)

سوال کسی گھوڑے بیل گائے وغیرہ کا کوئی نام رکھدینا جائز ہے یا نہیں۔

جواب جائز و درست ہے۔

حدیث اول سہل بن سعد رض فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک گھوڑا ہمارے باغ میں رہتا تھا جس کو لحیف کہتے تھے (بخاری)

حدیث دوم جعفر بن محمد رض فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کا نام عضباء تھا

(قصوا بھی اسی کو کہتے تھے) اور آپ کے خچر کا نام شہبار اور گدھے کا یعفور اور آپ کی باندی کا نام خضرا ر (بیہقی)۔

طعام اور اُسکے متعلقات حلال و حرام وغیرہ

سوال جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی اپنے دستِ مبارک سے بھی کوئی جانور ذبح فرمایا ہے۔ آپ چونکہ سراسر رحمت تھے غالباً آپ نے اپنے ہاتھ سے کبھی ذبح نہ کیا ہوگا۔ اور آپ نے کبھی اونٹ کا گوشت بھی کھایا ہے یا نہیں۔

جواب نہایت معتبر اور صحیح حدیثوں سے آپکا اونٹ اور بکری ذبح کرنا ثابت ہے خدا تعالےٰ کے نام سے ذبح ہو جانا اور خصوصاً آپکے دست مبارک سے ذبح ہونا بھی تو سراسر رحمت ہے ؎

جاں بجاناں دہ وگرنہ از تو بستاند اجل | خود تو منصف باش اے دل ایں نکو یا آں نکو

یہی وجہ ہے کہ ذبح کے موقعہ پر جب آپ اونٹوں کو ذبح فرمانے لگے تو ہر ایک اونٹ آگے بڑھ کر یہ چاہتا تھا کہ آپ پہلے مجھے ذبح فرماویں اونٹ کا گوشت آپ نے کھایا ہے اور ایک مرتبہ گائے کا گوشت بھی اپنی لونڈی بریرہ رض کے گھر میں تناول فرمایا ہے۔

حدیث اول انس رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے (حج کے موقعہ پر) ساٹھ اونٹ کھڑے ہوئے اپنے ہاتھ سے ذبح فرمائے اور مدینہ میں دو بکرے بڑے سینگ والے ابلق رنگ کے (یعنی سپید و سیاہ) قربانی فرمائے آپ ذبح کرتے جاتے تھے اور تکبیر اور بسم اللہ پڑھتے جاتے تھے اور اُن کے پہلو پر اپنا قدم مبارک رکھے ہوئے تھے۔ (بخاری۔ مسلم۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابوداؤد۔ مؤطا)۔

حدیث دوم حضرت انس رض فرماتے ہیں کہ بیشک میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ اپنی قربانی (دُنبہ) کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرتے تھے اور اپنا قدم مبارک اُس کے پہلو پر رکھے ہوئے تھے (بخاری۔ مسلم۔ ابن ماجہ۔ مسند احمد)۔

حدیث سوم جابر رض (حج کے مفصل قصہ کی بڑی طویل حدیث میں یہ بھی) فرماتے ہیں کہ آپ ذبح کرنے کی جگہ تشریف لائے اور (منجملہ سو کے) تریسٹھ اونٹ دست مبارک سے ذبح فرمائے

پھر حضرت علی رضؓ کو اونٹ دیدیئے اُنھوں نے باقی کو ذبح فرمایا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے علی رضؓ کو اپنی قربانی میں شریک فرمالیا پھر آپ نے حکم فرمایا تو ہر ایک اونٹ میں سے گوشت کا ٹکڑا کاٹ کر ایک ہانڈی میں رکھکر پکایا گیا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور علی رضؓ نے اُس میں سے گوشت کھایا اور شوربا نوش فرمایا (مسلم)

سوال بعض لوگ شکاری کُتّے کو چھوڑکر شکار کراتے ہیں اُسکا شکار کیا ہوا جائز ہے یا نہیں۔

جواب جو کتا تعلیم کرکے اور سدھا کر ایسا کر لیا گیا ہو کہ شکار کو مار کرکے آوے یا ڈالدے اس میں سے خود کچھ نہ کھائے (تین مرتبہ کے امتحان میں اگر اس نے ایسا ہی کیا تو وہ شرعاً تعلیم یافتہ سمجھا جائیگا) ایسے کتے کو اگر بسم اللہ کہکر شکار پر چھوڑدیں تو جس جانور کو وہ پکڑکر مارڈالے اُس کا کھانا حلال ہوگا۔ اگرچہ ذبح کرنے کی نوبت نہیں آئی اور زندہ نہیں ملا۔ لیکن جس شکار میں سے کتے نے خود کھالیا اُسکو کھانا حلال نہیں اور آئندہ کے لیئے یہ کتا تعلیم یافتہ شمار نہ ہوگا اور اس کا مارڈالا ہوا جانور حلال نہ ہوگا تاوقتیکہ تین مرتبہ پھر امتحان نہ ہوجائے اور اگر اس کے ہمراہ کوئی دوسرا کتا بھی لگ گیا جو تعلیم یافتہ نہیں یا بسم اللہ کہکر نہیں چھوڑا گیا تب بھی اس کا مارا ہوا حلال نہ ہوگا۔

حدیث عدی بن حاتم رضؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم ایسے لوگ ہیں کہ اِن کُتّوں کے ذریعہ سے شکار کرتے ہیں پس (آپ فرمادیجئے کہ) ہم کو اس میں سے کون چیز حلال ہے آپ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم اپنا تعلیم یافتہ کتا چھوڑو اور (چھوڑتے ہوئے) خدا کا نام لیلو تو جو کچھ وہ کتا تمہارے لئے روک رکھے وہ کھاؤ (یعنی وہ خود اس میں سے نہ کھاوے) لیکن اگر کتا خود کھائے تو نہ کھانا کیونکہ مجھے اندیشہ ہے کہ یہ اُس نے اپنے لئے روکا ہو۔ اور اگر اُس کے ساتھ کوئی دُوسرا کتا ملجائے (جو تعلیم کردہ نہ ہو یا بلا ذکر اللہ چھوڑدیا گیا ہو) تو بھی نہ کھانا (بخاری مسلم ابوداؤد ترمذی نسائی)

سوال اگر کسی جانور کی دُم یا چکتی (دُنبہ کی پیچھے لگی رہتی ہے) یا کان کا ٹکڑا کھالیا جائے تو جائز ہے یا نا جائز

جواب بالکل حرام اور ناپاک ہے ہرگز کھانا درست نہیں۔

حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ زندہ جانور میں سے جو کچھ عضو کاٹ دیا جائے وہ بالکل مُردار ہے (ابن ماجہ۔ ابوداؤد۔ ترمذی)۔

سوال خرگوش حلال ہے یا نہیں سُنا ہے کہ اسکو عورتوں کی طرح حیض آتا ہے اس لئے حرام ہے۔

جواب بیشک بعض علماء کا قول حرام ہونے کا بھی ہے لیکن قول صحیح اور فتوے اسپر ہے کہ حلال ہے اگرچہ حیض آتا ہے۔

حدیث اول انس رضہ فرماتے ہیں کہ ہم نے مرالظہران میں ایک خرگوش کو بھڑکایا (یعنی شکار کرنے کے لئے اُس کو گھبرا کر اُٹھایا) اور لوگ اُس پر دوڑے لیکن سب مغلوب ہوگئے (یعنی کوئی نہ پکڑ سکا) اور میں نے اُس کو پاکر پکڑ لیا اور ابو طلحہ رضہ کے پاس لایا تو انھوں نے اس کو ذبح کیا اور پکانے کے بعد اُس کی ران (یعنی چوتڑ اور پچھلا پاؤں) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجی آپ نے اُسکو قبول فرمایا (اور اس میں سے تناول فرمایا) (بخاری کتاب الھبہ۔ ابن ماجہ ابوداؤد مختصراً)

حدیث دوم محمد بن صفوان رض کہتے ہیں کہ میں نے دو خرگوش شکار کرکے پتھر سے ذبح کرلئے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا تو آپ نے مجھ کو اُن کے کھانے کا حکم دیا (ابوداؤد)

سوال کسی جانور گائے بکری وغیرہ کو ذبح کرنے کے بعد اُس کے پیٹ میں سے اگر بچہ نکلے تو اُس کو کیا کرنا چاہیئے۔

جواب اگر زندہ نکلا ہے تو اُس کو بھی ذبح کرکے کھالینا جائز و حلال ہے اور اگر مُردہ نکلا ہے تو حرام ہے پھینک دینا چاہیئے۔

حدیث ابو سعید رضہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ہم لوگ اونٹ اور گائے اور بکری کو ذبح کرتے ہیں تو (بعض دفعہ) اُس کے پیٹ میں بچہ پاتے ہیں اُس بچہ کو ڈالدیں یا کھالیں آپ نے فرمایا کہ اگر دل چاہے تو کھالو اس لئے کہ اُس کے ذبح کرنے کا بھی وہی طریقہ ہے جو اُس کی ماں کو ذبح کرنے کا ہے (ابوداؤد۔ ترمذی)۔

سوال کتا پالنے کا گناہ شکاری کتا رکھنے سے بھی ہوتا ہے یا نہیں اور اگر مکان وغیرہ کی حفاظت کے لئے کتا پالا جائے تو جائز ہے یا نہیں۔

جواب شکار کے لئے اور مکان باغ کھیتی مویشی کی حفاظت کے لئے کتا رکھنے کی اجازت ہے اس میں کچھ گناہ اور معصیت نہیں۔

حدیث ابو ہریرہ رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کتا پالتا تھا سکے

ع مکہ کے قریب ایک مقام کا نام ہے ۱۲ مختصر

اعمال سے ثواب میں سے ایک قیراط[ع] ہر روز کم ہوجاتا ہے لیکن مویشی یا زراعت کی حفاظت اور شکار کے لیے جو کتا رکھا جائے اُس میں یہ گناہ اور خرابی نہیں وہ جائز ہے (بخاری۔ مسلم۔ ابوداؤد۔ ترمذی)

سوال عورت کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا گوشت حلال ہے یا نہیں۔

جواب بلاشبہہ حلال ہے ذبح کرنے میں مرد و عورت میں کچھ فرق نہیں (اگرچہ حائضہ عورت ذبح کرے)

حدیث حضرت کعب بن مالک رض فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے پتھر سے[ع] بکری ذبح کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا (کہ حلال رہی یا حرام) آپ نے اس کے کھانے کا حکم فرمایا (بخاری۔ ابن ماجہ)

سوال مرغ کا گوشت کھانا کبھی حضرت رحمۃ للعالمین علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھی ثابت ہے یا نہیں

جواب بیشک ثابت ہے۔

حدیث ابوموسیٰ اشعری رض فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مرغ کا گوشت کھاتے ہوئے دیکھا ہے (بخاری و مسلم)۔

سوال اگر گھی یا تیل میں چوہا گر کر مر جائے تو ناپاک ہوجاتا ہے یا نہیں اور اُس کو کیا کرنا چاہئے۔

جواب گھی اگر جما ہوا ہے تو جس جگہ چوہا گرا ہے وہاں سے اور کسی قدر اس کے گرد چار طرف سے نکال کر گرا دینا چاہئے۔ باقی گھی پاک اور اُس کا استعمال جائز ہے تیل اور بہتا ہوا گھی چوہا گرنے سے بالکل ناپاک ہوجائیگا اُس کو کھانا جائز نہیں البتہ اگر اُس کو مکانات وغیرہ میں چراغ جلانے کے کام میں لایا جائے تو جائز ہے۔ مسجد میں اُس کا جلانا جائز نہیں۔

حدیث میمونہ رض فرماتی ہیں کہ چوہا جو گھی میں گر جائے اُس کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا آپ نے فرمایا کہ (اگر جما ہوا ہے تو) اُس چوہے کو اور اُس کے گرد سے گھی کو گرا دو اور باقی اپنے گھی کو کھالو اور اگر بہتا ہوا ہے تو اُس کے قریب مت جاؤ یعنی ناپاک ہے استعمال نہ کرو (بخاری و ترمذی و ابن ماجہ و نسائی و ابوداؤد و موطا)

سوال ہندو یا عیسائی وغیرہ کے برتن جن میں وہ بدتمیزی سے کھاتے پیتے ہیں اور کبھی نجس چیزیں بھی پکا لیتے ہیں مسلمان کو استعمال کرنے اور بوقت ضرورت اِن میں کھانا پکانا جائز ہے یا نہیں۔

ع قیراط سے یہاں ایک بہت بڑا وزن مراد ہے جس کی مقدار خدا ہی کو معلوم ہے ۱۲

ع یہ عورت جنگل میں کعب رض کی بکریاں چرا رہی تھی اتفاق سے ایک بکری مرنے لگی تو ایک پتھر کو توڑ کر اُس کی تیز دھار سے عورت نے ذبح کر دیا کیونکہ چاقو وغیرہ وہاں موجود نہ تھا (بخاری) منہ ۱۲

جواب اس قسم کے برتنوں کے استعمال کی جب سخت ضرورت ہو اُن کو خوب صاف کر کے دھو ڈالیں تو اُن کا استعمال اور اُن میں کھانا پکانا سب جائز و درست ہوگا اور جن میں نجاست نہیں پکاتے اُن کو بلا ضرورت سخت بھی استعمال جائز ہے۔

حدیث ابو ثعلبہ رض فرماتے ہیں کہ میں نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا حضرت مشرکین کی ہانڈیوں میں ہم کھانا پکالیتے ہیں آپ نے فرمایا کہ نہ پکایا کرو میں نے عرض کیا کہ اگر ضرورت ہو اور کوئی چارہ ہی نہ ہو تب کیا کریں۔ آپ نے فرمایا کہ ایسی میں اُن کو اچھی طرح دھو کر صاف کر لو اور پھر اس میں پکا کر کھاؤ (بخاری مسلم۔ ابو داؤد۔ ابن ماجہ)

سوال پیتل (جس کو پھول بھی کہتے ہیں) اور کانسی اور بلور اور شیشہ (کانچ کا) برتن استعمال کرنا اور اُن میں کھانا یا وضو کرنا جائز ہے یا نہیں۔

جواب جائز و درست ہے۔

حدیث اول عائشہ رض فرماتی ہیں کہ میں اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پیتل کے ایک بڑے پیالے سے غسل کیا کرتے تھے (ابو داؤد)۔

حدیث دوم عبد اللہ بن زید رض فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے یہاں تشریف لائے تو ہم نے آپکے لئے پیتل کا ایک پیالا نکالا آپ نے اُس سے وضو فرمایا (ابن ماجہ۔ ابو داؤد بخاری)

حدیث سوم ابن عباس رض فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک آبگینہ (کانچ اور شیشہ) کا پیالہ تھا جس میں آپ (پانی دودھ وغیرہ) پیتے تھے (ابن ماجہ)۔

سوال حیض کی حالت میں عورت کے ہاتھ کا پکایا ہوا کھانا یا اس کا جھوٹا کھانا اور اسکے ساتھ کھانا پینا حلال و جائز ہے یا نہیں۔ اور اُس کے ہاتھ منھ اور بدن پاک ہوتا ہے یا نجس۔

جواب اُس کے ساتھ اور اس کا بچا ہوا کھانا بلا شک و شبہ حلال و جائز ہے اور اُس کا پکایا ہوا کھانا جائز اور پاک ہے اُس کے ہاتھ وغیرہ اور بدن ناپاک نہیں ہوتا البتہ جس جگہ کوئی ظاہری ناپاکی (خون وغیرہ) لگجائیے وہ جگہہ ناپاک ہو جائیگی۔

حدیث اول عائشہ رض فرماتی ہیں کہ میں حالت حیض میں ایک برتن میں سے (دودھ یا پانی)

ف ابن ماجہ کے الفاظ کا ترجمہ ہے ابو داؤد میں تصریح ہے کہ وہ اُن میں لحم خنزیر پکاتے تھے ۱۲ منہ

پی کر اُسی (کے باقیماندہ) کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیدیتی تھی تو آپ میرے مُنھ کی جگہ اپنا دہن مبارک لگاتے (اور پی لیتے تھے) تاکہ معلوم ہو جائے کہ حائضہ کا مُنھ نجس ورنا پاک نہیں ہوتا (مسلم۔ ابن حبان)

حدیث دوم شریح بن ہانی نے عائشہ رضہ سے پوچھا کہ کیا حالت حیض میں عورت اپنے خاوند کے ساتھ کھاسکتی ہے عائشہ رضہ نے فرمایا ہاں کھاسکتی ہے۔ میں حائضہ ہوتی تھی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مجھ کو اپنے ساتھ کھلاتے تھے (نسائی)

حدیث سوم عبداللہ بن سعد رضہ انصاری کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے حائضہ کے ساتھ کھانے کو دریافت کیا (تو آپ نے فرمایا کہ (کچھ مضائقہ اور اندیشہ نہیں) اسکے ساتھ کھاؤ (ترمذی)

حدیث چہارم عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ میں حیض میں ہوتی تھی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک دھوتی تھی (بخاری ومسلم وترمذی وابوداؤد ونسائی ومؤطا)۔

سوال گرم گرم کھانے کو بعض لوگ منع بتلاتے ہیں بعض کھانوں کو اگر سرد کر دیا جائے تو بالکل بے مزہ اور خراب ہو جاتے ہیں۔

جواب بیشک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے گرم کھانے کی ممانعت بھی فرمائی ہے اور فرمایا ہے کہ اس میں برکت نہیں ہوتی لیکن یہ ممانعت اسی وقت ہے کہ کھانا بہت شدید گرم ہو اور گرمی کا جوش نہ گیا ہو جس سے معدہ بلکہ مُنھ اور ہاتھ کو بھی ضرر پہنچتا ہے۔ باقی معمولی طور پر گرم کھانا جو کھایا جاتا ہے اُس کی ممانعت نہیں اور جن چیزوں کو زیادہ گرم کھانے پینے میں نفع اور ذائقہ ہو اُنکو تیز گرم کھالینا بھی جائز ہے جیسے چاء اور کافی۔

حدیث حضرت ابوہریرہ رضہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک روز گرم گرم کھانا لایا گیا آپ نے اُس کو تناول فرمایا اور کھانے کے بعد خدا تعالیٰ کا شکر کر کے فرمایا کہ بہت مدت سے گرم کھانا کھانے کا اتفاق نہیں ہوا تھا (ابن ماجہ)۔

سوال کھانے کے بعد خلال کرنے کو لوگ ثواب بتلاتے ہیں یہ صحیح ہے یا غلط

جواب واقعی موجب ثواب اور مستحب ہے مگر لوگوں کے سامنے بے تمیزی سے خلال کرنا اور تھوکنا مکروہ ہے اسی طرح مسواک کر کے دوسروں کے سامنے خون بہانا جس سے اُن کو نفرت ہو مکروہ و مذموم ہے۔ یہ مسئلہ بڑے بڑے محدثین نے لکھا ہے۔

حدیث ابوایوب انصاری اور عطاء رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اُمت میں سے جو لوگ وضو میں[1] اور کھانے پر (یعنی کھانا کھانے کے پیچھے) خلال کرتے ہیں وہ بہت خوب ہیں (احمد و طبرانی)۔

سوال دو چار مہینے یا سال بھر کے خرچ کے لئے اپنے اہل وعیال کے لئے ایک دفعہ غلہ وغیرہ لیکر ڈال لینا کچھ مکروہ یا خلاف توکل ہے کہ نہیں۔

جواب ہرگز نہیں اس قسم کے ذخیرے میں نہ کچھ کراہت ہے اور نہ خلافِ توکل۔

حدیث ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی ہر ایک زوجہ مطہرہ کو ہر سال خیبر[2] کی پیداوار میں سے اسّی وسق خرما اور بیسؔ وسق جو عطا فرماتے تھے (بخاری و ابوداؤد)۔

سوال مشہور ہے کہ عصر کے بعد کھانے پینے سے قبر میں عذاب ہوتا ہے اور کھانے والے کے جو صغیر سن بچے مر گئے ہوں اِن کو جنت میں کھانا دینا بند کر دیا جاتا ہے یہ صحیح ہے یا نہیں۔

جواب عصر کے بعد کھانا پینا بالکل جائز و درست ہے ہرگز موجب عذاب نہیں اور نہ مُردہ بچوں کے رزق میں اس سے کچھ نقصان ہوتا ہے۔

حدیث اوّل سوید بن نعمانؓ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ خیبر کے سال (یعنی جس سال خیبر فتح ہوا ہے خیبر پر فوج کشی اور فتح کرنے کے لئے) نکلے جب صہبا میں پہنچے جو خیبر کے قریب ہے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عصر پڑھا اور نماز پڑھنے کے بعد کھانا منگایا۔ (یعنی سب صحابہ سے فرمایا کہ اپنا اپنا کھانا لے آویں) تو ستو کے سوا کچھ نہ لایا گیا (یعنی سب کے پاس ستو ہی تھا وہی لے آئے) آپ نے ارشاد فرمایا تو اس میں پانی ملاکر سان لیا گیا آپ نے بھی کھایا اور ہمنے بھی، پھر مغرب کی نماز کے لئے اُٹھے تو آپ نے کلی کرلی اور ہمنے بھی اور وضو نہیں فرمایا (بخاری۔ موطا۔ نسائی)

حدیث دوم جابر بن عبد اللہؓ فرماتے ہیں کہ جس سال مکہ فتح ہوا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے (مدینہ سے) مکہ کی طرف رمضان میں سفر کیا (اور راستہ میں) روزے رکھتے رہے اور ساتھ والے

---

[1] وضو کے ساتھ خلال کا مطلب صحابہ رضؓ نے پوچھا تو آپ نے فرمایا بلکہ وضو کا خلال کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا اور انگلیوں کو بیچ میں سے صاف کرنا ہے ۱۲ منہ

[2] خیبر ایک مقام ہے مدینہ منورہ سے چار منزل شام کی طرف اس میں یہودی رہتے تھے سنہ ۷ھ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو سردار فوج بناکر انکے ہاتھ سے اسکو فتح کرایا۔ اسکی پیداوار سے آپ ازواج کو دیگر باقی تقسیم فرمادیتے مگر ازواج مطہرات اسکو بہت جلد صدقہ و خیرات کرکے خالی ہوجاتی تھیں ۱۲

لوگوں نے بھی روزہ رکھا جب آپ کراع الغمیم پر پہنچے تو آپ نے عصر کے بعد ایک پیالے میں پانی منگا کر اُس کو اتنا اونچا کر کے پی لیا کہ سب لوگوں نے آپ کو پیتے ہوئے دیکھ لیا تاکہ معلوم ہو جائے کہ آپ کا روزہ نہیں ہے پھر مکہ تک افطار کرتے رہے روزے نہیں رکھے کیونکہ مسافر کو روزہ رکھنے اور نہ رکھنے کا اختیار ہے (مسلم بلفظ بعد العصر بخاری شریف)

لباس اور زیور وغیرہ

سوال سیاہ لباس کا استعمال جائز ہے یا کچھ کراہت و ممانعت ہے۔

جواب بعض علماء نے سیاہ لباس کو بوجہ مشابہت اہل نار وغیرہ مکروہ فرمادیا ہے مگر اُنکا قول ضعیف ہے سیاہ کپڑے کا پہننا بلاشبہ درست بلکہ مسنون ہے۔

حدیث اوّل ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مکہ میں سیاہ عمامہ باندھے ہوئے داخل ہوئے (ابن ماجہ)۔

سوال عمامہ باندھ کر پیچھے یا دائیں بائیں طرف شملہ چھوڑنا درست ہے یا مکروہ و بدعت۔

جواب دائیں طرف بھی چھوڑنا مسنون ہے اور پیچھے بھی اور دو شملہ چھوڑنا بھی جائز ہے اور ایک بھی البتہ بائیں جانب شملہ چھوڑنے کا ثبوت نہیں اُس کو علماء نے بدعت فرمایا ہے۔

حدیث اوّل عمرو بن حریث رضہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وہ حالت میری آنکھوں میں پھرتی ہے کہ آپ کے سر پر سیاہ عمامہ تھا اور اُس کے دونوں پلے (یعنی پلّو) یا دونوں طرفین آپ نے مونڈھوں کے درمیان چھوڑ رکھے تھے (ابن ماجہ)۔

حدیث دوم عبادہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عمامے باندھا کرو اسلئے کہ وہ فرشتوں کا (لباس اور) علامت ہے اور اُنکو پشت کی جانب چھوڑا کرو (یعنی شملہ) (بیہقی)

حدیث سوم ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب عمامہ باندھتے تو مونڈھوں کے درمیان میں چھوڑتے (ترمذی)

سوال بعض آدمیوں کے مزاج اور طبیعت کو یہ امر پسند ہوتا ہے کہ ہمارا کپڑا جوتا وغیرہ عمدہ

ع کراع الغمیم مدینہ سے سات منزل مکہ سے تقریباً ۲ کوس ایک سیاہ پہاڑی اور نالہ کا نام ہے ۱۲

اور مکلف اور سب چیزیں صاف اور درست رہیں اسی لیئے وہ ہمیشہ عمدہ لباس اور چیزیں استعمال کرتے ہیں اور اپنی ہیئت کو پسندیدہ اور مکلف رکھتے ہیں یہ امر کچھ مذموم اور داخل تکبر ہے یا نہیں۔

جواب صرف صاف اور مکلف لباس وغیرہ رکھنا کچھ مذموم نہیں بلکہ درصورت مقدور و طاقت یہی مستحب و پسندیدہ ہے داخل تکبر نہیں۔ البتہ دوسروں کو ذلیل یا اُن کے لباس وغیرہ کو حقیر سمجھنا اور اپنے دل میں بڑائی کا خیال لانا نہایت معیوب و حرام ہے۔ نیز حد سے زیادہ زینت میں مصروف رہنا اور فضول خرچ کرنا بھی معصیت میں داخل ہے۔

حدیث ابن مسعود رض کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے دل میں ذرّے کے برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں داخل نہ ہو سکے گا۔ ایک شخص نے عرض کیا کہ بعض آدمیوں کو محبوب ہوتا ہے کہ اُن کا کپڑا بھی اچھا رہے جوتا بھی عمدہ ہو (کیا یہ بھی تکبر ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالے جمیل ہے جمال (خوبصورتی و صفائی) کو پسند کرتا ہے پس اِن امور کو تکبر نہ سمجھنا چاہیئے بلکہ حق بات سے (زبردستی براہ نخوت) انکار کرنا اور لوگوں کو ذلیل حقیر سمجھنا تکبر ہوتا ہے (مسلم)

سوال اگر کرتا اور پاجامہ دونوں کو ایک وقت پہننا منظور ہو تو پہلے کس کو پہنے۔

جواب جس کو چاہے پہلے پہن لے ہر طرح جائز ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ کرتا یا قمیص وغیرہ پہلے پہنے اور پاجامہ پیچھے پہنے۔

حدیث ابو رہم رض فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انبیاء کے لباس پہننے کے طریقہ میں سے یہ ہے (کہ قمیص یعنی کرتا وغیرہ) کو پاجامہ سے پہلے پہنے (طبرانی)

سوال کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں سب لوگ تہبند استعمال کرتے تھے پس آجکل جو پاجامہ عموماً پہنا جاتا ہے یہ بدعت ہوگا یا نہیں۔

جواب بدعت اور ناجائز نہیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اگرچہ پاجامہ استعمال فرمانا ثابت نہیں اور آپ کے پاجامہ پہننے کی نسبت جو روایت ہے اُس کو علماء نے موضوع کہا ہے لیکن آپ نے پاجامہ خریدا ہے اگر ناجائز ہوتا تو آپ خرید نہ فرماتے۔

حدیث سعید بن قیس رض فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے یہاں تشریف لائے اور ایک پاجامہ کی قیمت چکائی (یعنی قیمت طے کر کے خرید لیا) (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ ابو داؤد)

سوال میدانِ جنگ کے لیے کوئی خاص کپڑا مقرر کر لینا کہ اکثر اسی کو پہنکر جائیں درست ہے یا نہیں
جواب بلاشبہ درست ہے۔
حدیث ابوبکر رض کی صاحبزادی اسماء نے ایک دفعہ ریشمی گھنڈیوں کا ایک جبہ نکالکر دکھلایا اور کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب دشمن سے مقابل ہوتے تو اس کو پہنا کرتے تھے (ابن ماجہ)۔
سوال رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بلا عمامہ کے صرف ٹوپی کو بھی پہنا ہے یا نہیں۔
جواب بعض دفعہ استعمال فرمایا ہے۔ صحاح ستہ کی روایت سے اشارۃً اور دوسری روایت سے صاف صاف یہ امر ثابت ہوتا ہے۔
حدیث اوّل ابن عمر رض فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفید ٹوپی پہنا کرتے تھے (طبرانی)
حدیث دوم ابن عباس رض نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ٹوپی کو عمامہ کے نیچے بھی پہنتے تھے اور بدون عمامہ کے بھی اور کبھی (ضرورۃً) عمامہ بدون ٹوپی کے پہنتے تھے (ابن عساکر)۔
سوال مرد کو سونے چاندی کی انگشتری پہننا جائز ہے یا نہیں۔
جواب سونے کی انگشتری مرد کو حرام و ناجائز اور موجب نار ہے۔ مگر چاندی کی انگشتری جائز ہے بشرطیکہ ساڑھے چار ماشہ سے زیادہ نہ ہو اور لوہے کی انگوٹھی بھی ناجائز ہے۔
حدیث اوّل ابن عباس رض فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھا آپ نے اُس کو نکال کر پھینکدیا اور فرمایا کہ بھلا کوئی تم میں سے آگ کے انگارے کو اُٹھا کر ہاتھ میں رکھ سکتا ہے (یعنی جیسے اُس کو ہاتھ میں نہیں لیتا اور ڈرتا ہے اسی طرح اس سے بچنا چاہیے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے تو لوگوں نے اُس سے کہا کہ اپنی انگشتری کو اُٹھا کر کام میں لے آ (یعنی فروخت کر کے کسی کام میں لگائے) اُس نے کہا کہ خدا کی قسم میں ایسی چیز کو کبھی نہ اُٹھاؤنگا جس کو حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پھینک چکے ہوںؑ (مسلم)
حدیث دوم ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی کو (مردوں کے لیے) منع فرمایا ہے (ابن ماجہ)۔

ؑ انگوٹھی کو اُٹھا کر کام میں لانا جائز تھا مگر اُن صحابی کی حقانیت اور احتیاط نے گوارا نہ کیا کہ آپ کی ناپسندیدہ شے کو کسی دوسرے کام میں بھی لگادیں ۱۲ منہ سلمہ۔

حدیث سوم انس بن مالک رضؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی جس کا نگینہ حبشی عـــه تھا اور اُس میں محمدؐ رسول اللہ منقوش تھا (ابن ماجہ۔ ترمذی۔ بخاری مسلم)

حدیث چہارم بریدہ رضؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیتل کی انگوٹھی پہنکر حاضر ہوا آپ نے فرمایا کہ کیا ہوا تجھ میں سے بتوں کی بو کیوں آتی ہے (یعنی اس انگشتری میں بتوں کی مناسبت ہے جائز نہیں) اُس شخص نے اُس کو نکال ڈالا اور لوہے کی انگوٹھی پہنے ہوئے آیا آپ نے فرمایا کہ کیا ہوا تو نے دوزخیوں کا زیور (لوہا) کیوں پہنا ہے اس نے اس کو بھی نکال ڈالا اور عرض کیا کہ حضرت پھر کس چیز کی انگوٹھی بناؤں آپ نے فرمایا کہ چاندی کی بناؤ مگر ایک مثقال سے کم رکھنا (ابوداؤد)

حدیث پنجم مسلم بن عبدالرحمن کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس ہاتھ میں لوہے کی انگوٹھی ہو خدا تعالیٰ اُس کو کبھی پاک نہ کیجیو بددعا ہے یعنی کبھی اُسکو آگ سے نہ بچائیو (طبرانی)۔

سوال ناک کان اگر کٹ جائے اور سونے چاندی کا بنائے یا دانتوں کو سونے چاندی کے تار سے باندھے تو جائز ہے یا نہیں۔

جواب ناک سونے اور چاندی دونوں کی جائز ہے دانتوں کو باندھنا امام ابوحنیفہ رحؒ کے نزدیک چاندی سے جائز ہے سونے سے جائز نہیں۔

حدیث عرفجہ بن سعد رضؓ فرماتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت عـــه میں کلاب کی لڑائی میں میری ناک کٹ گئی تھی میں نے ایک چاندی کی ناک لگائی تھی اس میں بدبو آنے لگی تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو سونے کی ناک بنا لینے کا ارشاد فرمایا (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی)

سوال بندوق یا تلوار پر خوبصورتی کے لئے کسی جگہ چاندی لگا لینی جائز ہے یا نہیں۔

جواب جائز ہے بشرطیکہ ہاتھ سے پکڑنے کی جگہ یعنی قبضہ وغیرہ جو ہاتھ میں پکڑا جاتا ہے اُس پر چاندی نہ لگائی جائے۔

عـــه یعنی عقیق کا تھا جس کی کان حبشہ میں ہوتی ہے یا حبشہ کے طرز کا بنا ہوا تھا اس میں محمد رسول اللہ اس طرح [محمد رسول اللہ] منقوش تھا ۱۲

عـــه رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے سے پہلے زمانہ کو جاہلیت کا زمانہ کہتے ہیں کلاب ایک چشمہ کا نام ہے وہاں اس زمانہ میں ایک نہایت مشہور جنگ ہوئی تھی امام محمد رحؒ کے نزدیک دانتوں کو سونے کے تار سے باندھنا۔

حدیث حضرت انس رض فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تلوار کا قبیعہ چاندی سے بنا ہوا تھا (ابوداؤد و ترمذی)۔

سوال سُنا ہو کہ مرد کو جیسے داڑھی منڈانا حرام ہو ایسے ہی عورت کو سر منڈانا حرام ہے یہ صحیح ہو یا غلط

جواب واقعی صحیح ہے جیسے مرد کو داڑھی رکھنا ضروری ہے اسی طرح عورت کو بال رکھنا لازم ہے البتہ اگر زیادہ بڑھ جائیں تو کسی قدر کم کرا دینا جائز ہے اور چھوٹی لڑکیوں کا سر منڈا دینا بھی۔

حدیث اوّل علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو سر مُنڈانے سے منع فرمایا ہے (نسائی و ترمذی)۔

حدیث دوم عائشہ رض فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ازواج اپنے سر کے بالوں میں سے اتنے قطع کر دیتی تھیں کہ گویا وفرہ ہو جاتے تھے (وفرہ اُن بالوں کو کہتے ہیں جو کان کی لو تک آجائیں مطلب یہ ہے کہ چھوٹے معلوم ہوتے تھے یہ نہیں کہ صرف کان ہی تک رہ جائیں (ابوداؤد و نسائی و مسلم)۔

سوال سینہ اور پشت وغیرہ پر جو بال نکل آتے ہیں اُن کو مونڈنا اور صاف کر دینا جائز ہو یا باقی رکھنا ضروری ہے اور زیر ناف وغیرہ کے بال اگر کسی انگریزی دوا یا ہڑتال وغیرہ سے صاف کر دیئے جائیں تو درست ہے یا نہیں۔

جواب تمام جسم کے بال صاف کر دینا جائز ہے مونڈ کر یا کسی دوا سے مردوں کے لئے زیر ناف بالوں کا مونڈنا بہتر ہے لیکن کسی دوا اور نورہ یا پوڈر سے صاف کر دینا بھی بلا شبہ جائز ہے عورتوں کے لئے مونڈنا جائز ہے لیکن دوسری تدبیروں سے صاف کرنا بہتر ہے۔

حدیث ام سلمہ رض فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب نورہ (چونا ہڑتال وغیرہ) بدن پر لگاتے تو نیچے کے بدن سے (یعنی جہاں تک پوشیدہ رکھنا فرض ہے) شروع کر کے خود نورہ لگاتے اور باقی بدن کو آپ کی ازواج نورہ لگا دیتیں (ابن ماجہ)۔

سوال عورتوں کو مہندی سے ہاتھ رنگنا جائز ہے یا نہیں اور کسی ضرورت اور علاج کے لئے مرد بھی ہاتھ پاؤں یا کسی عضو پر مہندی لگا سکتا ہے۔

ف تلوار کے قبضہ کے اوپر جو محراب دار حلقہ لگا رہتا ہے اُس کو عربی میں قبیعہ کہتے ہیں ۱۲

جواب عورتوں کے لئے مہندی لگانا نہایت بہتر اور مستحب ہے اور علاج کے لئے مرد کو بھی استعمال جائز ہے

حدیث اول عائشہ رضہ فرماتی ہیں کہ پردہ کے پیچھے سے ایک عورت نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف ایک خط (یا اور کوئی لکھی ہوئی چیز) بڑھایا (تاکہ آپ لیکر ملاحظہ فرمالیں آپ نے بے رنگ ہاتھ دیکھکر) اپنا دست مبارک روک لیا اور فرمایا کہ معلوم نہیں یہ مرد کا ہاتھ ہے یا عورت کا اس نے عرض کیا کہ عورت ہی کا ہاتھ ہے آپ نے فرمایا کہ اگر تو عورت ہوتی تو اپنے ناخن کو مہندی سے رنگ لیتی (ابوداؤد)

حدیث دوم عائشہ رضہ فرماتی ہیں کہ عورت کے ایسی حالت میں رہنے کو کہ اُس کے ہاتھ میں نہ مہندی ہو نہ رنگ کا اثر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ناپسند فرمایا کرتے تھے (بیہقی)

حدیث سوم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی آزاد کردہ لونڈی سلمی رضہ فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کبھی کوئی کانٹا یا خراش لگ جاتا تھا تو آپ اس پر مہندی لگادیتے تھے (ابن ماجہ)

خرید و فروخت

سوال کوئی وقت ایسا بھی ہے جس میں خرید و فروخت کی کچھ ممانعت ہو۔

جواب ہاں دو وقت ہیں۔ جمعہ کے روز اذان پکارے جانے کے بعد جمعہ کی نماز سے فراغت پانے تک خرید و فروخت مکروہ تحریمی (قریب بحرام) ہے اُس کی ممانعت قرآن مجید میں موجود ہے اور دوسرا وقت صبح صادق کا ہے یعنی صبح صبح آفتاب نکلنے سے پہلے ہی نرخ چکانے اور خرید و فروخت کے معاملہ میں مصروف ہوجانے اُس وقت اگرچہ خرید و فروخت مکروہ تحریمی نہیں لیکن کراہت اور بُرائی سے یہ بھی خالی نہیں

حدیث علی رضہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے طلوع آفتاب ہونے سے پہلے نرخ کرنے (یعنی مال کی قیمت وغیرہ چکانے اور خرید و فروخت کرنے) سے اور دودھ دیتے ہوئے جانور کو ذبح کرنے سے منع فرمایا ہے (ابن ماجہ و حاکم)

سوال اول عرف اور رواج یہ ہے کہ خرید و فروخت میں اکثر چیزوں کو کسی قدر جھکتا ہوا تولتے ہیں یعنی کسی قدر زیادہ دیتے ہیں) یہ جائز ہے یا نہیں اور اصل مالک کے سوا اگر کوئی اس کا نائب اور ملازم

کسی چیز کو وزن کرے تو اُس کو بھی اس کا اختیار ہے یا یہ اُس کا فعل خیانت سمجھا جائیگا۔

جواب مقررہ وزن سے کسی قدر جھکتا ہوا اور زیادہ دینا نہایت پسندیدہ اور مستحب امر ہے اور نائب و ملازم وغیرہ کو بھی عرف اور رواج کے مطابق اُس کی اجازت ہے مالک کی اطلاع کے بغیر بھی اگر ایسا کریگا تو ہرگز خائن نہ سمجھا جاویگا البتہ خریدار کی رعایت سے اگر بلا اجازت مالک عرف و دستور سے زیادہ جھکتا ہوا دیگا یا ایسی چیزوں کو جن کو زیادہ دینے کا دستور اور عُرف نہیں (مثلاً سونے چاندی میں ایسا کرے) تب خیانت میں داخل ہوگا اصل مالک اگر اس قسم کی چیزوں میں بھی ذرا سا بڑھا جائے تو نہایت بہتر اور باعث ثواب ہے۔

سوال دوم جناب سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی خود معاملہ کرکے بھی کوئی چیز خرید فروخت فرمائی ہے یا نہیں۔

جواب بیشک بعض ضروریات کو آپ نے خود خرید فرمایا ہے اور بعض چیزوں کو خود فروخت بھی کیا ہے۔

سوال سوم اس طرح بیچنا کہ جو شخص زیادہ قیمت دے وہی خرید لے (جسکو نیلام کہتے ہیں) جائز ہے یا نہیں۔

جواب جائز ہے لیکن کسی اپنے آدمی کو قیمت بڑھانے اور خریداروں کو دھوکہ دینے کے لئے مقرر کرلینا ممنوع ہے جیسے کہ بعض لوگ جھوٹی بولی بولنے کے لئے آدمی مقرر کرلیتے ہیں جس سے خریدار زیادہ قیمت بولکر پچھتاتا ہے اور مال اُس کے ذمہ پڑ جاتا ہے۔

حدیث اوّل جابر بن عبداللہ رضؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم وزن کیا کرو تو جھکتا ہوا تولو (یعنی جس طرف مال رکھا ہوا ہے وہ پلّہ نیچا ہو جائے) (ابن ماجہ)۔

حدیث دوم سوید بن قیس رضؓ فرماتے ہیں کہ میں اور مخرفۃ العبدی (تجارت کے لیے ہجر سے کپڑا خرید کر مکہ میں لائے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پیادہ ہمارے پاس تشریف لائے اور ایک پاجامہ کی قیمت طے کی اُس کو ہم نے آپ کے ہاتھ فروخت کردیا۔ وہاں ایک شخص تھا جو قیمت[ع] کو تولتا تھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا کہ جھکتا ہوا تولو (نسائی و ترمذی و ابن ماجہ و ابو داؤد و احمد و حاکم و ابن حبان)

حدیث سوم جابر رضؓ فرماتے ہیں کہ میں نے سفر میں (ایک غزوہ سے واپس آتے ہوئے)

ع یعنی کپڑے کی قیمت میں جو لوگ غلہ یا خرما وغیرہ دیتے تھے (جیسا کہ اس زمانہ میں کہیں کہیں خصوصاً دیہات میں دستور ہے) اُسکو تولتا تھا حدیث کے الفاظ کا دوسرا مطلب بھی ہوسکتا ہے) جو کچھ اس سے دلایا جاتا وہ اجرت لیکر تولتا تھا۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ ایک اونٹ بیچا جب ہم مدینہ میں پہنچ گئے تو آپ نے فرمایا کہ مسجد میں جاکر دو رکعتیں پڑھو۔ پھر آپ نے وزن کراکر مجھ کو قیمت دی اور جھکتا ہوا تولا۔ یا حضرت بلال رضؓ سے فرمایا کہ جھکتا ہوا تولنا (بخاری و مسلم و ابو داؤد و ترمذی)۔

حدیث چہارم عائشہ رضؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے غلہ قرض خریدا اور اپنی زرہ اُس کے پاس رہن رکھدی (بخاری و مسلم)

حدیث پنجم انس رضؓ فرماتے ہیں کہ انصار میں سے ایک شخص (صدقہ کے مال میں سے) سوال کرنے کے لئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا کہ کیا تیرے گھر میں کچھ بھی نہیں اُس نے عرض کیا کہ ہاں ایک کمبل (یا ٹاٹ) جس میں سے کچھ حصہ بچھالیتے ہیں اور کچھ اوپر اوڑھ لیتے ہیں اور ایک پیالہ ہے جس میں ہم سب پانی پیتے ہیں آپ نے فرمایا کہ اُن دونوں چیزوں کو میرے پاس لے آؤ انھوں نے لاکر حاضر کی تو آپ نے ہاتھ میں لیکر فرمایا کہ اِن دونوں کو کوئی خریدتا ہے (حاضرین میں سے) ایک شخص نے عرض کیا کہ میں ایک درہم کو لیتا ہوں آپ نے دو تین مرتبہ فرمایا کہ کوئی ایک درہم سے زیادہ دیتا ہے ایک دوسرے شخص نے عرض کیا کہ میں دو درہم کو لیتا ہوں آپ نے وہ دونوں چیزیں اُن کو دیدیں اور دو درہم لیکر انصاری کو دیئے اور فرمایا کہ ایک درہم کا غلہ لیکر اپنے گھر والوں کو دے آؤ اور دوسرے درہم سے بسولا[عہ] خرید کر میرے پاس لاؤ۔ وہ خرید کر آپ کے پاس لائے تو آپ نے دست مبارک سے اس میں ایک لکڑی لگادی اور فرمایا کہ جاؤ لکڑیاں کاٹ کر بیچو اور پندرہ روز تک میں تم کو نہ دیکھوں (یعنی کام میں لگے رہنا یہاں نہ آنا) پندرہ روز کے بعد وہ آئے اور دس درہم حاصل کرکے لائے جنمیں سے بعض کا کپڑا اور کچھ درہموں کا غلہ خرید کیا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ (مشقت کرکے کھانا) اس سے بہتر ہے کہ تم قیامت میں اپنی پیشانی پر سوال (اور گداگری) کا داغ لیکر آتے (ابن ماجہ و ابو داؤد و ترمذی مختصراً)۔

عہ سفر سے آنے کے بعد دو رکعت نفل پڑھنا مسنون ہے ۱۲ منہ

عہ بسولا یا کلہاڑا جس سے لکڑیاں کاٹتے ہیں فارسی میں تبر اور تیشہ کہتے ہیں ۱۲

کارآمد و ضروری جائز اور ناجائز متفرق و عجیب باتیں

سوال بیعت کے وقت جس طرح مرشد کے ہاتھ میں ہاتھ مرد دیتے ہیں اس طرح عورتوں کو بھی چاہیئے یا صرف زبانی بیعت بھی کافی ہے۔

جواب بیعت کے وقت ہاتھ میں ہاتھ دینا بقاعدہ شریعت و طریقت کچھ ضروری نہیں مردوں کو بھی صرف زبانی بیعت کافی ہو سکتی ہے البتہ ہاتھ پر ہاتھ رکھنا مردوں کے لئے مسنون ہے اور نامحرم عورتوں کے ہاتھ کو چھونا تو بالکل ناجائز و حرام ہے جو جاہل پیر ایسا کرتے ہیں وہ گنہگار ہوتے ہیں۔

حدیث اول حضرت عائشہ رضہ فرماتی ہیں کہ خدا کی قسم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بیعت میں عورتوں سے صرف وہی وعدہ لیتے تھے جس کا خدا تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے[ع] اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ نے کبھی (بیعت کے وقت) کسی عورت کے ہاتھ کو نہیں چھوا آپ جب اُن سے بیعت لیتے (یعنی حسب قاعدہ اقرار کرالیتے) تو صرف زبانی یہ فرما دیتے کہ جاؤ ہمنے تم کو بیعت کر لیا (بخاری مسلم۔ ابو داؤد۔ ابن ماجہ)

حدیث دوم امیمہ رضہ بنت رقیقہ فرماتی ہیں کہ میں نے اپنی چند رشتہ دار عورتوں کے ہمراہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم سے ہاتھ ملا لیجئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں عورتوں سے ہاتھ نہیں ملاتا سو عورتوں سے بھی اُسی طرح زبانی بیعت لیتا ہوں جیسے ایک عورت سے (موطا امام مالک۔ ترمذی۔ نسائی)۔

سوال بعض حدیثوں اور بزرگوں کے اقوال میں خاموشی کی نہایت تعریف کی گئی ہے اور مفید خلق اور نیک کلام کا بھی بڑا ثواب وارد ہوا ہے اب فرمائیے کہ دونوں میں بہتر اور زیادہ ثواب کا موجب کون ہے۔

جواب خدا تعالیٰ کا ذکر اور نیک کلام جس سے دوسروں کو نفع پہنچے خاموشی سے بدرجہا زیادہ ثواب رکھتا ہے

حدیث حضرت ابوذر رضہ مسجد میں تنہا بیٹھے تھے حضرت عثمان نے پوچھا کہ جناب تنہا کیوں بیٹھے ہو۔ ابوذر رضہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سُنا ہے کہ بُرے

[ع] یہ حکم ہے کہ شرک نہ کریں چوری نہ کریں۔ زنا نہ کریں۔ اولاد کو قتل نہ کریں۔ بہتان کسی کو نہ لگادیں۔ کسی امر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی نہ کریں۔ پارہ ۲۸۔ سورہ ممتحنہ رکوع دوم ۱۲ ؎

ہمنشین سے تنہائی بہتر ہے اور اچھا ہمنشین تنہائی سے بہتر اور نیک کلام کہنا سکوت سے بہتر ہے اور بُرے کلام سے سکوت بہتر ہے (بیہقی)۔

سوال عورتوں کو لکھنا سکھلانا جائز ہے یا نہیں۔

جواب بعض علماء نے بوجہ مصلحت وغیرہ کے اس کو ناجائز فرمایا ہے مگر صحیح اور قوی قول یہ ہے کہ جائز و درست ہے۔

حدیث شفاؓ رض فرماتی ہیں کہ میں حفصہؓ کے پاس بیٹھی ہوئی تھی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کہ اُن کو (یعنی حفصہ رض کو) سُرخ بادہ کا منتر کیوں نہیں سکھا دیتی جیسے ان کو لکھنا سکھلا دیا ہے (ابوداؤد)

سوال کسی کا استقبال کرنا یعنی شہر سے باہر یا مکان سے آگے جاکر اُس سے ملاقات کرنا جائز ہے یا نہیں

جواب یہ امر جائز و مسنون ہے۔

حدیث سائب بن یزید رض فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تبوک سے تشریف لائے تو ہم لوگ معہ بچوں کے ثنیۃ الوداع تک آپ کی ملاقات کے لئے گئے تھے (بخاری۔ ابوداؤد۔ ترمذی)

سوال معانقہ کرنا یعنی بغل گیر ہوکر ملنا جائز ہے یا نہیں۔

جواب بیشک عرصہ کے بعد ملاقات ہونے یا دور کے سفر سے واپس آنے کے مواقع پر یہ امر مسنون و مستحب ہے۔

حدیث اول شعبی رض فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جعفرؓ بن ابی طالب سے ملاقات کی تو اُن کو چمٹ گئے (یعنی معانقہ کیا) اور آنکھوں کے درمیان میں بوسہ دیا (ابوداؤد)

حدیث دوم عائشہ رض فرماتی ہیں کہ زید بن حارثہ نے آکر دروازہ کھٹکھٹایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کپڑا یعنی چادر کھینچتے برہنہ ہی کھڑے ہوگئے اور زیدؓ سے معانقہ کیا اور پیشانی پر بوسہ دیا خدا کی قسم میں نے اس واقعہ سے پہلے اور نہ پیچھے کبھی برہنہ نہیں دیکھا یعنی ہمیشہ آپ تہبند پر چادر اوڑھے رہتے تھے ایسا کبھی نہ دیکھا تھا کہ صرف تہمد ہو اور بالائے بدن برہنہ کئے ہوئے بیٹھے ہیں

ع یہ ایک نہایت عاقلہ فاضلہ صحابیہ عورت ہیں ۱۲ ع بدن سرخ ہوکر چھوٹے چھوٹے دانہ نکل آتے ہیں اُسکو سُرخ باد کہتے ہیں ۱۲ عبدالرحیم ع حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی ۱۲

یا باہر چلے جائیں باقی غسل وغیرہ کے لئے اگر کبھی چادر اتار دی ہو تو اس کا ذکر نہیں (ترمذی)

سوال کسی ملاقاتی یا مہمان کو رخصت کرنے کے وقت مکان کے باہر تک اس کے ساتھ جانا یا سفر کا ارادہ کرنے والے کو شہر سے باہر یا تھوڑی دور تک پہنچا دینا کیسا ہے۔

جواب ہر دو امر مسنون و مستحب ہیں حضرت عمرؓ اور دیگر صحابہ اور خود جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو سفر پر روانہ کرتے تو اس کے ساتھ کسی قدر دور تک جاتے تھے۔

حدیث ابو ہریرہ رضؓ فرماتے ہیں کہ مہمان کے ہمراہ گھر کے دروازہ تک نکلنا مسنون ہے۔ یعنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کیا کرتے تھے (ابن ماجہ)۔

سوال ایک گھوڑے یا چھت پر دو آدمیوں کا سوار ہونا جائز ہے یا نہیں۔

جواب اگر جانور توانا و تندرست ہے تو سوار ہونا جائز ہے اور ضعیف و ناتوان پر طاقت سے زیادہ بوجھ ڈالنا ظلم ہے اگر جانور قوی ہو یا سوار بہت ہلکے کم وزن ہوں تو تین کے سوار ہونے میں بھی مضائقہ نہیں

حدیث اول بُریدہ رضؓ کہتے ہیں کہ ایک روز رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پیادہ پا تشریف لئے جا رہے تھے کہ ایک شخص جو عربی گدھے پر سوار تھا آپ کے قریب آیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (آپ بھی) سوار ہو لیجئے اور خود پیچھے کو ہٹ گیا (یعنی آپ کے لئے آگے جگہ چھوڑ کر خود سواری کی پشت کی طرف ہٹ گیا) آپ نے فرمایا کہ نہیں نہیں تم اپنی سواری کے صدر کے زیادہ مستحق ہو (یعنی اگلی جانب جو سواری کے لئے نہایت موزوں و مناسب ہے وہ تمہارا حق ہے پیچھے نہ ہٹو) البتہ اگر تم اجازت دو (تو صدر پر ہم بھی سوار ہو سکتے ہیں) اس نے عرض کیا کہ بیشک میں صدر کو آپ ہی کے لئے دیتا ہوں (یہ سنکر) آپ سوار ہو گئے (ترمذی۔ ابوداؤد)

حدیث دوم عبد اللہ ابن جعفر رضؓ (علی رضؓ کے بھتیجے) کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سفر سے واپس تشریف لاتے تو ہمارے عزیز (بچوں کو) استقبال کے لئے لیجاتے تو سب سے پہلے پہنچایا جاتا آپ اس کو اپنے آگے سوار کر لیتے ایک دفعہ (سب سے پہلے) مجھ کو لیگئے تو آپ نے مجھ کو اپنے آگے سوار کر لیا پھر حسن رضؓ یا حسین رضؓ کو لے گئے تو آپ نے اُن کو اپنے پیچھے

ع۵ جب صحابی نے اپنی جگہ سے ہٹکر آپ کو سوار ہونے کے لئے کہا اُسی وقت آپکو صدر دابہ پر سوار ہو جانا جائز تھا لیکن آپنے خوب تصریح سے اسکو مسئلہ بتلا کر زبان سے بھی اجازت لیلی کہ شاید یہ ناواقف ہو اور یہ سمجھتا ہو کہ نبی کے سامنے خود مالک کو سواری کے صدر پر سوار ہونے کا حق نہیں رہتا ۱۲۔

سوار کر لیا پس ہم اسی حالت میں مدینہ داخل ہوئے (یعنی ایک سواری پر تینوں سوار تھے) (ابوداؤد)۔

سوال گھوڑا وغیرہ سواری کے جانور کو کوڑا وغیرہ مار کر چلانا جائز ہے یا نہیں۔

جواب اگر باوجود طاقت کے چلنے میں سستی کرے تو معمولی طور سے ماردینا جائز ہے مگر سر پر مارے طاقت سے زیادہ بوجھ لاد کر یا ناتوان کو خواہ مخواہ مارنا اور بیدردی سے پیٹنا یہ سب ظلم اور سخت ممنوع ہے۔

حدیث جابرؓ (ایک غزوہ سے مدینہ واپس آنے کے حال میں ایک طویل حدیث میں) کہتے ہیں کہ میرا اونٹ (چلتے چلتے کھڑا ہوگیا تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے جابر ذرا مضبوط ہو کر بیٹھ جانا (یہ کہکر) آپ نے ایک کوڑا مارا جس سے اونٹ کود پڑا (اور سب سستی دور ہو کر نہایت تیز چلنے لگا (بخاری ومسلم وابوداؤد وترمذی وابن ماجہ مختصراً)

سوال جو شخص نابینا ہو اُس سے بھی عورتوں کو پردہ واجب ہے یا نہیں۔

جواب جیسے بینا لوگوں سے پردہ واجب ہے اسی طرح نابینا سے ضروری ہے کیونکہ گو اُس کو نظر نہیں آتا لیکن عورتوں کو اُس پر نظر ڈالنا بھی تو جائز نہیں۔

حدیث ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تھی اور میمونہؓ بھی وہیں تھیں کہ ابن ام مکتوم (ایک نابینا صحابی موذن مدینہ) آئے اور جس جگہ ہم تھے وہیں داخل ہو گئے اور یہ اُس زمانہ کا قصہ ہے کہ پردے کا حکم نازل ہو چکا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم دونوں ان سے چھپ جاؤ۔ ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وہ تو نابینا ہیں ہم کو دیکھ نہیں سکتے (پھر پردے کی کیا ضرورت ہے) آپ نے فرمایا کہ کیا تم بھی نابینا ہو کیا تم بھی اُن کو نہیں دیکھ سکتیں (ابوداؤد۔ ترمذی)

سوال مکان کو قفل لگانا جائز ہے یا نہیں اور یہ فعل خلاف توکل اور مکروہ تو نہیں۔

جواب نہ اس میں کچھ کراہت ہے اور نہ یہ فعل خلاف توکل ہے بلکہ جائز و درست ہے حفاظت وغیرہ کی ظاہری تدبیر کرنا اور پھر بھروسہ خدا تعالےٰ پر کرنا بھی توکل ہے اور یہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تعلیم فرماتے تھے۔

حدیث دکین بن سعیدؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

آکر غلہ کا سوال کیا آپ نے فرمایا کہ اے عمرؓ جاؤ ان کو غلہ دیدو حضرت عمرؓ ہم کو ساتھ لیکر ایک بالاخانہ پر گئے اور اپنے ازار بند میں سے کنجی نکال کر قفل کھولا اور غلہ دیدیا (ابوداؤد)

سوال بزرگوں کی خدمت میں ہدیہ اور تحفہ لاکر اس قسم کے الفاظ کہنا جائز ہیں یا نہیں کہ یا حضرت آپ کے لائق تو نہیں مگر قبول فرما لیجئے یا یہ کہ بہت تھوڑی مقدار ہے۔

جواب ہاں بطور تواضع اور کسر نفسی کے اپنے ہدیہ کی کسی قدر تحقیر کردینے میں کچھ مضائقہ نہیں۔

حدیث مع معجزہ انسؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے زینبؓ سے شادی کی تو میری والدہ اُم سلیمؓ نے خرما اور گھی اور پنیر لیکر مالیدہ بنایا اور اُس کو ایک پیالہ میں رکھکر کہا کہ اے انسؓ اس کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لیجاؤ اور کہنا کہ یہ مالیدہ میری والدہ نے آپ کے لئے بھیجا ہے اور آپ کو سلام کہتی تھیں اور عرض کرتی تھیں کہ یا حضرت یہ ہماری طرف سے آپ کے لئے بہت قلیل ہے (یعنی آپ کے لائق نہیں مگر قبول فرمالیجئے۔ انسؓ فرماتے ہیں کہ) میں اس کو لے گیا اور (والدہ نے جو کچھ کہا تھا) عرض کردیا آپ نے فرمایا کہ اس کو رکھدو پھر فرمایا کہ جاؤ فلاں اور فلاں اور فلاں کو بُلا لاؤ (اسی طرح آپ نے بہت سے آدمیوں کے نام بتلائے اور فرمایا کہ) جو کوئی راستہ میں مل جائے اُس کو بھی ہمارے پاس بلاتے لانا پس آپ نے جن لوگوں کے نام لئے تھے اور جو مجھ کو راستہ میں ملتے رہے سب کو میں بلاتا لایا واپس آیا تو مکان آدمیوں سے بھرا ہوا پایا (یعنی جن لوگوں کو بلایا تھا وہ سب آگئے تھے) حضرت انسؓ سے لوگوں نے پوچھا کہ بھلا شمار میں کس قدر ہونگے اُنہوں نے فرمایا کہ تقریباً تین سو ہوں گے اُس وقت میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اس مالیدہ پر دستِ مبارک رکھ کر جو کچھ خدا تعالےٰ نے چاہا پڑھا (یعنی برکت کے لئے کچھ دعا پڑھی معلوم نہیں کیا پڑھا) پھر آپ نے دس دس آدمیوں کو بُلا کر کھلانا شروع کیا (کیونکہ پیالہ چھوٹا تھا دس آدمی سے زیادہ اُس کے گرد بیٹھ کر نہیں کھا سکتے تھے) اور فرماتے تھے کہ خدا کا نام لیکر کھاؤ ہر شخص اپنی طرف سے کھائے۔ انسؓ فرماتے ہیں کہ وہ مالیدہ سب نے کھایا یہاں تک کہ سب شکم سیر ہوگئے اسی طرح ایک جماعت کھا کر جاتی تھی اور ایک آتی تھی یہاں تک کہ سب کھا چکے تب آپ نے مجھ سے

ع پاجامے کا کمر بند نہیں بلکہ ناف پر ہی کپڑا باندھا ہوا تھا ۱۲

فرمایا کہ اے انس رض اس کو اٹھاؤ تب میں نے اُٹھایا معلوم نہیں کہ جس وقت میں نے اس کو لاکر رکھا تھا زیادہ تھا یا جس وقت اُٹھایا (یعنی بالکل بجنسہ موجود تھا تمیز نہیں ہوتی تھی کہ اُس وقت زیادہ تھا یا اِس وقت (بخاری و مسلم)۔

سوال سفر سے واپس ہوکر اپنے اقارب اور دوستوں کے لئے ہدیہ اور تحفہ لانا باعثِ ثواب ہے یا نہیں

جواب یہ نہایت پسندیدہ اور نیک کام اور موجب ثواب ہے کیونکہ باہم ہدیہ دینے لینے کا سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ نے حکم فرمایا ہے کہ اس سے محبت بڑھتی ہے۔ ایسے ہدیہ میں تو کئی امر خیر جمع ہو گئے پھر خالی از ثواب کیسے ہو سکتا ہے یعنی احادیث و سُنّتِ نبوی پر عمل بھی ہو گیا مال خرچ کرکے مسلمان کو دیکر اُس کے دل کو خوش کر دیا۔

حدیث عائشہ رض سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم میں سے جب کوئی اپنے اہل و عیال میں سفر سے واپس آئے تو اُن کے لئے کچھ تحفہ لیتا آئے اگرچہ ایک پتھر ہی ہو (یہ بطور تاکید و مبالغہ فرمایا یعنی کچھ نہ مل سکے تو پتھر ہی لادے (بیہقی)۔

سوال کوئی چیز تقسیم کرتے ہوئے کسی ایسے مستحق شخص کا حصہ اٹھا کر رکھ لینا جو وہاں موجود نہ ہو جائز ہے یا نہیں۔

جواب اگر اُس شخص کا حق واجب ہے تب تو اس کا حصہ رکھ لینا ضروری ہے اور اگر حق واجب نہیں تو اُس وقت اٹھا کر رکھ لینا جائز و درست ہے واجب نہیں۔

حدیث مخرمہ رض کے بیٹے مسعود رض فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قبائیں (یعنی عبا یا چغا کی قسم کا کپڑا) تقسیم فرمائے اور میرے والد مخرمہ رض کو ایک بھی نہ دی۔ میرے والد نے فرمایا کہ بیٹا مجھ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے چلو میں اُن کے ہمراہ گیا (حجرہ شریف کے دروازہ پر پہنچکر) میرے والد نے کہا کہ تم اندر جاؤ اور آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو میرے لئے بلا لاؤ میرے بلانے اور اطلاع کرنے پر آپ تشریف لائے اور انہیں قباؤں میں سے ایک آپ کے اوپر پڑی ہوئی تھی آپ نے وہ میرے والد کو دیکھکر فرمایا کہ اے مخرمہ رض یہ ہم نے تمہارے لئے اٹھا رکھی تھی پھر آپ نے میرے والد کی طرف دیکھا اور ان کے چہرہ پر خوشی کے آثار دیکھ کر فرمایا کہ اب تو مخرمہ رض راضی ہو گئے (بخاری مسلم ترمذی۔ نسائی۔ ابوداؤد)

سوال باہم کشتی لڑنا جائز ہے یا اِس کو مسلمان کی ایذا دہی اور تکلیف سمجھ کر نا جائز کہا جائیگا۔

جواب چونکہ کشتی باہمی عداوت اور ایذا رسانی کے خیال سے نہیں ہوتی بلکہ قوت بڑھانے کی مشق کا ایک طریقہ اور فن ہے اور طرفین کی رضا سے ہوتا ہے لہذا جائز ہے۔ البتہ جس عـــہ جگہ کا چھپانا فرض ہے اس کو برہنہ کرنا (جیسا کہ آجکل عروج و معمول ہے) حرام ہے۔

حدیث محمد بن علی (رکانہ کے پوتے) کہتے ہیں کہ (ہمارے دادا) رکانہ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کشتی کی تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے رکانہ کو پچھاڑ دیا (یعنی آنحضرت نے چت کر دیا اور غالب آئے (ابو داؤد)۔

سوال اونٹ گھوڑے وغیرہ کی گھوڑ دوڑ کرانا جائز ہے یا نہیں۔

جواب جائز ہے لیکن ہار جیت پر جانبین سے کوئی شرط نہ ہو۔ یا تو بالکل ہی شرط نہ ہو یا ایک طرف سے ہو مثلاً زید کہے کہ اگر ہمارا گھوڑا پیچھے رہ گیا تو ہم اپنے پاس سے دوسرے گھوڑے والے کو پچاس روپے دیں گے۔ اور اگر آگے بڑھ جانے والے کے لئے کوئی تیسرا شخص انعام مقرر کردے تو بھی درست و جائز ہے۔ اور جس طریقہ سے کہ آجکل شرط کی جاتی ہے (یعنی جانبین میں سے ہر شخص کہتا ہے کہ جس کا گھوڑا آگے نکل جاوے اُس کو اسقدر دیا جائے) ممنوع و ناجائز ہے۔

حدیث اول ابن عمر رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان گھوڑوں میں سے جو اضمار عـــہ کرائے گئے تھے حفیاء سے دوڑ کرائی اور اُس کی حد اور انتہا ثنیۃ الوداع تھی اور اُن گھوڑوں میں جو اضمار نہیں کرائے گئے تھے ثنیۃ الوداع سے بنی زریق کی مسجد تک دوڑ کرائی (بخاری۔ مسلم۔ ابوداؤد)

حدیث دوم ابن عمر رض فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم گھوڑوں کو دوڑانے کے لئے اضمار کرایا کرتے تھے (ابو داؤد)

سوال اپنے ملک کی بنی ہوئی چیزوں کو دوسرے ملک کی چیزوں پر ترجیح دینا اور اُنکے

عـــہ ناف سے گھٹنوں تک جسم کا چھپانا فرض ہے ۱۲

عـــہ گھوڑے کو خوب گھاس کھلا کر موٹا اور قوی کرتے ہیں اور پھر گھاس کم کرکے اصلی خوراک پر لاتے ہیں اور جھول وغیرہ کپڑے اس پر ڈالتے ہیں جس سے پسینہ آتا ہے اور رفتہ رفتہ گوشت نہایت سبک اور گھوڑا توانا ہو جاتا ہے اسی ترکیب کو اضمار کہتے ہیں حفیاء مدینہ سے چند میل پر ایک موضع کا نام ہے۔ ثنیۃ الوداع مدینہ کی اس گھاٹی کو کہتے ہیں جہاں تک مسافروں کو رخصت کرنے جاتے ہیں۔ بنی زریق انصار کا ایک قبیلہ ہے ثنیۃ الوداع اور حفیاء میں چھ میل کا فاصلہ ہے بنی زریق کی مسجد سے ثنیۃ الوداع کو ایک میل کا فصل ہے ۱۲

استعمال کی رغبت دلانا جائز ہے یا نہیں۔

جواب چونکہ اپنے ملک کی مصنوعات کے استعمال میں دینی و دنیوی فوائد ہیں۔ لہذا ان کو ترجیح دیکر استعمال کی رغبت دلانا جائز و مباح ہے ایسے طریق سے کہ ملک میں فساد برپا نہ ہو۔

حدیث سیدنا علی رضہ فرماتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عربی کمان دستِ مبارک میں لئے ہوئے تھے آپ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ فارسی کمان لئے ہوئے ہے آپ نے فرمایا کہ واہ یہ کیا لے رہے ہو اُس کو پھینک دو (اور اپنی کمان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا) اور اس طرح کی کمانیں لیا کرو ان چیزوں سے خدا تعالے تم کو دین میں بھی زیادتی عطا فرمائیگا اور دوسرے ملکوں میں تم لوگوں کی قوت اور رسوخ بٹھلا دیگا (ابن ماجہ)۔

سوال رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی دست مبارک میں درہم و دینار سونا چاندی وغیرہ لیا ہے یا نہیں

جواب بعض مواقع پر آپ کا ان چیزوں کو ہاتھ میں لینا ثابت ہے فاطمہ رضہ کے نکاح کے وقت بھی اپنے ہاتھ سے آپ نے مٹھی بھر کر خوشبو وغیرہ لانے کے واسطے بلال رضہ کو درہم دیئے تھے۔

حدیث عبدالرحمن بن سمرہ رضہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جیش العسرۃ[عہ] کا سامان اور تیاری فرمائی تو عثمان رضہ (خلیفہ سوم) اپنی آستین میں ہزار دینار لیکر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کو آپ کی گود میں ڈالدیا میں نے اس وقت آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اِن دیناروں کو اپنی گود میں اُلٹ پلٹ رہے تھے اور دو مرتبہ فرمایا کہ (اس اعلیٰ درجہ کی نیکی) کے بعد عثمان رضہ کچھ بھی عمل کرے اُس کو ضرر نہ دیگا یعنی اگر بمقتضائے بشریت کوئی خطا بھی سرزد ہو جائے تو یہ عمل خیر غالب آکر اُس کو معاف کرا دیگا اور چھپا لیگا (مسند امام احمد)۔

سوال کسی ضروری بات کے بھول جانے کے اندیشہ سے رومال وغیرہ میں گرہ لگا لینا یا ہاتھ پر دھاگا باندھ لینا تاکہ وہ بات یاد رہے جائز ہے یا کچھ اس میں کراہت و مذمت ہے۔

جواب کوئی خرابی نہیں بلاشبہ جائز ہے

حدیث ابن عمر رضہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جب کسی ضرورت کے بھول جانے کا اندیشہ ہوتا تو اپنی چھوٹی انگشت میں یا انگشتری میں دھاگا باندھ لیتے تھے (ابن سعد

عہ یعنی غزوہ تبوک ۹ سنہ

و طبرانی فی الکبیر از رافع بن خدیج)۔

سوال لڑکیوں کو گڑیوں سے کھیلنا جائز ہے یا نہیں۔

جواب جائز ہے بشرطیکہ اُن میں آنکھ ناک نہ بنائے جائیں بلکہ صرف کپڑے کو لپیٹ کر سی لیا ہو جیسے کہ عموماً دستور ہے۔

حدیث عائشہ رضؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس رہتے ہوئے (یعنی نکاح ہو لینے کے بعد) میں گڑیوں سے کھیلتی تھی اور میری ہمجولی لڑکیاں میرے پاس آتی تھیں اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لحاظ اور خوف سے وہ بھاگ کر چھپ جاتی تھیں تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اُن کو (تلاش فرما کر) میرے پاس لوٹا کر بھیجدیتے تھے اور وہ میرے ساتھ کھیلنے لگتی تھیں (مسلم و بخاری و ابوداؤد)۔

سوال کوئی مشکل سوال اور معمہ یا چیستاں لوگوں سے دریافت کرنا جائز ہے یا نہیں۔

جواب اس قسم کی باتیں جو اپنے علمی فائدہ یا دوسروں کے نفع کے لئے ہوں وہ مستحب و مسنون ہیں اور جو صرف تفریح طبع کے لئے ہوں وہ جائز و مباح ہیں اور جن سے دوسروں کی تذلیل اور اُن کی کم علمی اور اپنی بڑائی ظاہر کرنا منظور ہو ایسے مشکل سوالات و معمے ناجائز اور سخت ممنوع ہیں۔

حدیث ابن عمر رضؓ کہتے ہیں کہ (ایک روز ہم لوگ آپ کی خدمت میں حاضر تھے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ درختوں میں ایک درخت ایسا ہے کہ جس کے پتے نہیں جھڑتے (یعنی دوسری درختوں کی طرح خزاں نہیں آتی) اور (نفع رسانی اور سادگی میں) وہ مسلمان کے مانند ہے تم لوگ مجھ کو بتلاؤ کہ وہ کون سا درخت ہے (ابن عمر رضؓ کہتے ہیں کہ لوگوں کا خیال جنگل کے درختوں میں جا پڑا اور اپنی اپنی رائے کے موافق بہت سے مختلف درختوں کے سب نے نام بتلائے) میرے خیال میں آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے (لیکن چونکہ میں سب سے کم عمر تھا اس لئے حیا کر کے خاموش ہو رہا) جب کوئی نہ بتلا سکا تو لوگوں نے عرض کیا کہ یا حضرتؐ آپ ہی فرمائیے کہ کیا ہے آپ نے فرمایا وہ کھجور کا درخت ہے (بخاری شریف مطولاً و مختصراً)۔

سوال کسی بلند جگہ پر چڑھنے کے لئے بجائے زینہ کے کسی آدمی کی گردن یا کمر پر پاؤں رکھ کر چڑھ جانا بھی جائز ہے یا نہیں۔

جواب بوقت ضرورت آدمی کو نیچے بٹھلا کر اُس پر چڑھ کر بلندی تک پہنچ جانے میں کچھ حرج اور ممانعت نہیں۔

حدیث زبیرؓ فرماتے ہیں کہ اُحدؑ کے روز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دو زرہ پہنے ہوئے تھے آپ ایک پتھر پر چڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے تو چڑھ نہ سکے (کیونکہ زرہ کے بوجھ سے بدن بھاری ہو رہا تھا اور پتھر زیادہ بلند تھا) تو طلحہ رضؓ پتھر کے نیچے بیٹھ گئے اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اِن کی پُشت پر چڑھ کر پتھر پر پہنچکر سیدھے کھڑے ہو گئے (ترمذی)۔

سوال کسی شخص کو جو واقع میں چچا۔ ماموں وغیرہ نہ ہو کسی دور کے علاقہ کی وجہ سے نانا۔ ماموں چچا وغیرہ کہدینا (جیسے کہ اکثر ننہال کے محلہ والوں بلکہ شہر والوں کو ماموں۔ نانا اور اپنے باپ کی طرف سے لوگوں کو چچا وغیرہ کہنے لگتے ہیں) جھوٹ میں داخل ہے یا جائز ہے۔

جواب اس قسم کی قرابت کا نام لے دینا بہت خفیف علاقہ کی صورت میں بھی جائز ہو جاتا ہے اور بلا تعلق بھی اگر تعظیم وغیرہ کے لئے ایسے القاب لگا دے تو جائز ہے۔

حدیث اوّل خدیجہ رضؓ نے (رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ورقہؑ بن نوفل کے پاس لیجا کر) کہا کہ اے چچا کے بیٹے اپنے بھتیجے کا حال سُنو (چونکہ ورقہ کے پردادا یعنی دوسرے دادا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے تیسرے دادا باہم بھائی تھے اس علاقہ سے خدیجہ رضؓ نے بھتیجا فرمایا (بخاری و مسلم)

حدیث دوم جابر رضؓ فرماتے ہیں کہ سعد بن ابی وقاص رضؓ سامنے آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ میرے ماموں ہیں بھلا کوئی شخص ایسا ماموں دکھلائے تو (یعنی ایسے معظم مکرم فضیلت والا اور کسی کا ماموں نہیں) چونکہ سعد رضؓ قبیلہ بنی زہرہ میں سے تھے اور آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی والدہ صاحبہ بھی اسی قبیلہ میں سے تھیں اس لئے آپ نے ماموں فرما دیا (ترمذی)

۱؎ مدینہ کے قریب ہی ایک پہاڑی ہے جس میں ہارون کی قبر ہے شوال ۳ہجری میں یہاں کفار سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نہایت بڑی جنگ ہوئی اُس کو یوم اُحد کہتے ہیں حمزہ رضؓ اسی جگہ شہید ہوئے ۱۲

۲؎ ورقہ بن نوفل ایک بہت بوڑھے علمائے نصاریٰ میں سے تھے عربی اور عبرانی زبان میں اتنی مہارت تھی کہ ایک سے دوسری زبان میں ترجمہ کر لیتے تھے خدیجہ رضؓ کے حقیقی چچا کے بیٹے تھے سب سے پہلے وحی آنے کے وقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مضطرب تھے کہ دیکھئے نبوت کا بار گراں مجھ سے اُٹھ سکے گا یا اس میں جان جائیگی تسلی دلانے کے لئے خدیجہ رضؓ آپ کو ان کے پاس لائی تھیں چند روز بعد ان کا انتقال ہو گیا۔ اس میں اختلاف ہے کہ یہ مسلمان ہو گئے تھے یا نہیں ۱۲۔

خاتمہ بالخیر

علاج معالجہ گور و کفن حسن ظن

سوال کسی آرزو کی وجہ سے اپنی موت میں تاخیر چاہنا یا کسی کے دیکھنے کی آرزو و حسرت کرنا کچھ مذموم ہے یا نہیں۔

جواب اس میں کوئی مذمت اور برائی نہیں تاخیر موت کی دعا بھی ہر حالت میں جائز ہے خصوصاً امور خیر کے انجام کے لئے اور آرزوئے ملاقات بھی جائز خصوصاً صلحا کی ملاقات کی آرزو جو مستحب و مسنون اور باعث فلاح ہے۔

حدیث ام عطیہ رضؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے (ایک دفعہ کسی جگہ) ایک لشکر بھیجا اس میں علی رضؓ بھی شریک تھے وہ کہتی ہیں کہ (اس کے کچھ عرصہ کے بعد) میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ہاتھ اٹھائے ہوئے دیکھا اور یہ دعا کرتے ہوئے سنا کہ یا اللہ مجھ کو جب تک علی رضؓ کی صورت نہ دکھلادے تب تک نہ مارنا (یعنی علی رضؓ کی واپسی تک زندہ رہوں۔ ترمذی)۔

سوال علاج اور پرہیز کرنا جائز ہے یا بوجہ خلاف توکل ہونے کے ناجائز اور مذموم ہے۔

جواب دنیا چونکہ عالم اسباب ہے لہذا دوا اور علاج کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ سے شفا طلب کرنا کچھ خلاف توکل نہیں اور جن اسباب سے برے نتائج پیدا ہوں ان سے بچنا ضروری ہے علاج ہو یا نہ ہو نظر ہر وقت خالق کائنات پر رہنی چاہیے کیونکہ دوا میں اثر بخشنے والا اور علاج کے بعد شفا دینے والا بھی وہی ہے اور برے اسباب سے پرہیز کرنے کے بعد بھی برے نتائج سے بچانا اسی کا کام ہے۔

حدیث اول اسامۃ رضؓ بن شریک فرماتے ہیں کہ ایسے وقت میں کہ آپ کے تمام صحابہ خاموش بیٹھے ہوئے تھے میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر بیٹھ گیا کہ ادھر ادھر سے اعراب (دیہاتی اور جنگلی آدمی) آئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیا ہم علاج کیا کریں آپ نے فرمایا کہ ہاں علاج کرو کیونکہ خدا تعالےٰ نے بڑھاپے کے سوا کوئی مرض ایسا پیدا نہیں فرمایا جس کی دوا پیدا نہ فرمائی ہو (اگر اسی مرض کی دوا موقع پر پہنچ گئی تو مریض کو

بحکم خدا شفا ہو جاتی ہے (ابوداؤد و ترمذی و احمد و بخاری بعضہ)

حدیث دوم ام منذر رض (انصاریہ کی ایک عورت) فرماتی ہیں کہ ہمارے یہاں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور علی رض جو مرض کی وجہ سے نقیہ و ناتوان ہو رہے تھے آپ کے ہمراہ تھے ہمارے یہاں کھجور کے خوشے لٹکتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُن میں سے کھا رہے تھے علی رض نے بھی کھانے کے واسطے ہاتھ میں لیا تو آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے علی رض تم نہ کھاؤ کیونکہ تم نقیہ و ضعیف ہو (تم کو نقصان دیگا) ام منذر رض کہتی ہیں کہ پھر ہم نے جَو کا آٹا اور چقندر ملا کر آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے (حریرہ) بنایا تو آپ نے علی رض سے فرمایا کہ اس میں سے کھاؤ یہ تمہارے لئے نافع ہے (ترمذی. ابن ماجہ. ابوداؤد)

سوال میت کے چہرے کو بوسہ دینا اور غسل وکفن کے بعد اُس کی صورت دیکھنا جائز ہو یا نہیں

جواب دونوں باتیں جائز ہیں

حدیث اول عائشہ رض سے روایت ہے کہ جب عثمان بن مظعون رض[1] کی وفات ہو گئی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کی (پیشانی کو) بوسہ دیا اور اب تک وہ حالت میری آنکھوں میں پھرتی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے آنسو عثمان بن مظعون کے رخساروں پر بہ رہے تھے (ترمذی و ابن ماجہ و ابوداؤد)

حدیث دوم انس رض فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے ابراہیم رض[2] کی وفات ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ (ذرا ٹھہرنا) جب تک میں اُس کی صورت نہ دیکھ لوں کفن میں نہ چھپانا (یعنی چہرہ ابھی کھلا رکھنا) پھر آپ تشریف لاکر اس پر جھک پڑے اور رو دئے (یعنے آنسو نکل آئے) (ابن ماجہ)

سوال عورتیں اگر جنازے کے ہمراہ قبرستان میں جائیں تو کچھ ثواب ہے یا نہیں

جواب ان کے لئے جنازہ کے ساتھ جانا کچھ ثواب نہیں بلکہ ناجائز ہے اور عورتوں کے لئے

---

[1] عثمان بن مظعون رض ان صحابہ میں تھے جو آپ کے ہمراہ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ میں آئے تھے مہاجرین میں سب سے پہلے ان کا انتقال ہوا اور بقیع میں سب سے پہلے یہی دفن کئے گئے ۱۲

[2] رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اولاد میں سب سے چھوٹے تھے ربیع الاول ۔ھ میں ان کی وفات سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جو صدمہ پہنچا اس کا مفصل و دردناک حال اقتضائے المصلحت میں تحریر کیا

قبرستان میں جانے کی سخت ممانعت ہے عائشہ صدیقہ رضہ صدمہ کے جوش میں صرف ایک دفعہ اپنے بھائی کی قبر پر چلی گئی تھیں جن کی وفات کے وقت یہ وہاں موجود نہ تھیں اس لئے صدمہ زیادہ تھا اپنے اس فعل پر تمام عمر استغفار کر کے روتی رہیں کہ افسوس میں کیوں گئی۔

حدیث اوّل ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے عورتوں کے لئے جنازہ کے ساتھ جانے کا کوئی حق، اور کچھ ثواب نہیں (بیہقی و طبرانی)۔

حدیث دوم ابو ہریرہ رضہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے (ترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ و احمد)

سوال اگر کبھی ضرورت اور مجبوری ہو تو صرف ایک ہی کپڑے میں مُردے کو کفن دیکر دفن کر سکتے ہیں یا نہیں۔

جواب جب دوسرا اور تیسرا کپڑا میسر نہ آوے تو ایک میں بھی کفن دینا جائز ہے۔

حدیث جابر رضہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے (اپنے چچا) حمزہ رضہ کو ایک کپڑے میں کفن دیا (زیادہ کپڑا موجود ہی نہ تھا وہ ایک بھی اس قدر کوتاہ تھا کہ) اگر سر کو چھپاتے تو پاؤں کھل جاتے تھے اور اگر پاؤں چھپاتے تو سر کھل جاتا تھا آخر آپ نے فرمایا کہ سر ڈھانپ دو اور پاؤں پر گھانس ڈالدو۔ (احمد و ترمذی)۔

سوال اگر قبر کھودنے میں دقت ہوتی ہو یا جگہ کم ہو تو ایک قبر میں چند مُردوں کو رکھدینا جائز ہے یا نہیں

جواب جائز ہے۔ اول ایسے شخص کو رکھیں جو بڑا عالم یا پرہیزگار متقی ہو اُس کے بعد کم درجہ والا اُس کے بعد اُس سے کم درجہ۔

حدیث ہشام بن عامر رضہ فرماتے ہیں کہ اُحد کے روز انصار رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آج ہم کو نہایت زخم اور کلفت پہنچی ہوئی ہے اب آپ کیا ارشاد فرماتے ہیں (یعنی قبریں کھودنے کی طاقت نہیں اب آپ کیا حکم دیتے ہیں) آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبر کو بہت وسیع اور گہری بناؤ اور دو۔ دو۔ تین تین

؏ ان کا نام عبدالرحمن بن ابی بکرؓ تھا ۵۳ھ میں مکہ کے قریب موضع حبشی میں وفات ہوگئی اور مکہ میں لاکر دفن کئے گئے۔ عائشہ رضہ جب مدینہ منورہ سے حج کے لیے مکہ تشریف لے گئیں تو اُن کی قبر پر بھی چلی گئیں مگر پھر پشیمان ہوئیں ۱۲ منہ

تین آدمیوں کو ایک قبر میں رکھدو۔ عرض کیا گیا کہ آگے کس کو رکھیں فرمایا کہ جس کو زیادہ قرآن شریف یاد ہو (نسائی وترمذی وابوداؤد وبخاری بروایت جابر رض)

سوال قبر پر کچھ تاریخ یا آیات قرآنی لکھ دینا اور قبر کو پختہ بنانا جائز ہے یا نہیں۔

جواب قبر کو پختہ یا اس پر عمارت بنانا ممنوع اور ناجائز ہے لکھنا بھی مکروہ ہے۔

حدیث جابر رض فرماتے ہیں کہ قبر کو پختہ بنانے سے اور قبروں پر لکھنے سے اور قبروں کو پامال کرنے سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے (ترمذی وابن ماجہ)

سوال جنازے کو آتا ہوا دیکھ کر اٹھ کھڑا ہونا کوئی ضروری امر ہے یا نہیں

جواب اُٹھنے کی کوئی ضرورت نہیں اگر ساتھ جانا ہو تو اُٹھے ورنہ بیٹھا رہے۔

حدیث علی رض فرماتے ہیں کہ پہلے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جنازے کو دیکھ کر اُٹھ کھڑے ہوتے تھے اور پھر اُٹھنا چھوڑ دیا (ترمذی وابن ماجہ وابوداؤد)۔

سوال جس گھر میں میت ہو جائے اُن کے لئے کھانا بھیجنا جائز ہے یا نہیں۔

جواب یہ مسنون ہے کہ جو لوگ موت وغیرہ کی مصیبت میں مشغول ہوں اُن کے رشتہ دار اور ہمسائے اُن کو کھانا پکا کر بھیجدیں باقی اس میں تکلفات اور ناموری اور عوض معاوضہ کرنا جیسا کہ آجکل دستور ہو گیا ہے بہت معیوب وممنوع ہے سیدھی سادی طرح بہ نیت امداد اقارب کھانا بھیجکر سُنّت کا ثواب حاصل کرنا چاہئے۔ اور یہ کھانا صرف اُنہیں لوگوں کے لئے ہے جو میت کے کاروبار اور رنج وغم میں مشغول ہوں یہ نہیں کہ تمام قوم اور برادری کو کھلایا جائے نیز یہ سمجھنا بھی جہالت ہے کہ میّت والے گھر میں تین دن تک کھانا پکانا جائز نہیں یا منحوس اور باعث وبال ہے

حدیث عبداللہ بن جعفر رض کے شہید ہو جانے کی خبر آئی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر والوں کو فرمایا کہ جعفر رض کے اہل وعیال کے لئے کھانا تیار کرو اس لئے کہ ان کو ایسی خبر پہنچی ہے جو اُن کو مشغول کر دیگی (یعنی جعفر کی موت کی خبر آگئی ہے جس کے صدمہ اور رنج میں مشغول ہو کر کھانے پینے کے انتظام کی خبر نہ رہے گی (ابوداؤد وترمذی وابن ماجہ)

ع۵ جعفر رض رسول مقبول صلعم کے چچا زاد بھائی اور علی رض کے حقیقی بھائی تھے صورت وسیرت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ تھے بمقام موتہ ملک شام میں بیت المقدس سے دو منزل پر ہے جہاد میں اکتالیس سال کی عمر ۸ھ میں شہید ہوئے انکی شہادت کی خبر مدینہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی دی گئی تھی آپ نے لوگوں کو اطلاع فرما

سوال آدمی کو اپنی حقارت اور بدعملی پر نظر کرکے اپنے آپ کو یقینی دوزخی سمجھ لینا باعث ثواب ورحمت ہے یا مذموم ہے۔

جواب ایسا یقین کر لینا نہایت مذموم ہے اپنے عمل پر نظر کر کے خدا کے غضب سے ڈرتا رہے اس کی رحمت سے نجات کا امیدوار رہے۔

حدیث اول انس رض فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک جوان کے پاس نزع کے وقت تشریف لائے اور پوچھا کہ کیا حال ہے اُس نے عرض کیا کہ اللہ تعالے سے (نجات کی) امید رکھتا ہوں اور اپنے گناہوں (کے وبال) سے ڈرتا ہوں آپ نے فرمایا کہ جس مومن کے قلب میں یہ دونوں (یعنی خوف ورجا) ایسے وقت میں (یعنی نزع کے حال میں) جمع ہوتی ہیں خدا تعالے اُس کو وہ چیز عطا کرتا ہے جس کی اُس کو امید ہوتی ہے اور جس چیز سے ڈرتا ہے اُس سے بچا لیتا ہے (ترمذی وابن ماجہ)

حدیث دوم جابر رض فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی مرے تو ایسے حال میں مرنا چاہئے کہ خدا کے نیک گمان رکھتا ہو (یعنی یہ امید ہو کہ خدا تعالیٰ اپنی رحمت سے اچھا معاملہ کریگا (مسلم)

سوال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سب سے آخر کونسی بات فرمائی ہے۔

جواب سب سے آخر میں جو کلمہ آپ نے فرمایا وہ یہ تھا کہ اَللّٰھُمَّ الرَّفِیْقَ الْاَعْلٰے (یعنی اے خدا تعالیٰ میں رفیق اعلیٰ کو اختیار کرتا ہوں، آپ کو خدا تعالے نے دنیا میں رہنے اور سفر آخرت کرنے کا اختیار دیا تھا آپ نے موت ہی کو اختیار فرمایا اور آخر وقت میں چند بار اسی کو فرمایا ای خدا تعالے میں رفیق اعلیٰ یعنی موت کو اختیار کرتا ہوں جو خدا تعالے کے جوار اور قرب رحمت میں پہنچا دینے والی اور انبیا وصدیقین وشہداء سے ملانے والی ہے۔

حدیث عائشہ رض فرماتی ہیں کہ سب سے آخری کلمہ جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ یہ تھا اَللّٰھُمَّ الرَّفِیْقَ الْاَعْلٰے (بخاری ومسلم

سوال دنیا میں کسی کو برا یا بھلا عمل کرتے ہوئے دیکھکر جنتی یا دوزخی کہہ سکتے ہیں یا نہیں

جواب یقینی طور سے کسی کو نہیں کہہ سکتے کیونکہ انجام اور خاتمہ کا اعتبار ہے جس کا حال

ع رفیق اعلیٰ سے جناب باری اور ملائکہ مقربین بھی مراد ہو سکتے ہیں ۱۲-

ابھی معلوم نہیں

حدیث سہل بن سعدؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ دوزخی لوگوں کے عمل کئے جاتا ہے اور واقع میں جنتی ہوتا ہے اور جنتی لوگوں کے عمل کرتا رہتا ہے مگر ہوتا ہے دوزخی (موجودہ حالت کے اعمال کا اعتبار نہیں) صرف خاتمہ کے اوپر اعمال کا اعتبار ہے (نیک عمل بھی اسی کے کارآمد اور قابل قبول ہونگے جس کا خاتمہ بخیر ہوا - بخاری شریف)

خاتمۃ الطبع

للہ الحمد علیٰ احسانہ کہ یہ مجموعہ احادیث نبوی صلے اللہ علیہ وسلم اس ناکارہ گنہگار کے قلم سے مرتب ہوا یا ارحم الراحمین یہ خاکسار تیرے ساتھ حسن ظن رکھتا ہے اپنے معاصی کو دیکھ کر شرم سے پانی پانی ہوا جاتا ہے گناہوں کے وبال اور تیرے عذاب سے ڈرتا ہے مگر تیری رحمت سے اُمید اور بھروسہ ہے تو اس کا بھی خاتمہ بخیر فرما دے اور اس رسالہ کے ناظرین کو احادیث نبویہ کی محبت دے کر انجام بخیر فرما بحرمتہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

عرض احقر نے اسی قسم کے اور کسی قدر سوال وجواب جمع کئے ہیں جب ۱۳۲۹ھ دوبارہ یہ کتاب چھپنے لگی تو ارادہ ہوا کہ اسی میں حسب موقع جابجا اُن کو داخل کر دیا جائے لیکن اس خیال سے کہ جو حضرات پہلے طبع شدہ خرید چکے ہیں اُن کو دوبارہ خریدنا پڑیگا یا ان سوال وجواب سے محروم رہیں گے ان کو ایک مختصر رسالے کی صورت میں علیحدہ لکھ دیا ہے ؛

فقیر شبیر اصغر حسین عفی عنہ

تمت بالخیر

فہرست سوالات و مضامین الجواب المتین باحادیث سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

تمام شد فہرست الجواب المتین

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند

اُردو زبان میں فتاویٰ کی کتابیں کچھ کم نہیں سیکڑوں فتاویٰ شائع شدہ موجود ہیں. لیکن فتوے کے مفید و نافع اور قابل عمل ہونے کا مدار صرف اعتماد پر ہے. اور دارالعلوم دیوبند اور اس کے علماء کو جو مقبولیت عامہ اور اعتماد تام حق تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے وہ کسی مسلمان پر مخفی نہیں. ہندوستان و بیرون ہند. وستان میں عوام وخواص میں پنچائتوں اور عدالتوں میں دیوبند ہی کا فتویٰ فیصلہ کن مانا جاتا ہے. خود علماء اور ارباب فتویٰ کسی مسئلہ میں الجھتے ہیں تو دارالعلوم کی طرف رجوع کرتے ہیں اسی بنا پر دارالعلوم کا شعبۂ افتاء اس قدر وسیع ہے کہ ہر سال تقریباً پانچ سات ہزار فتاویٰ یہاں سے اطرافِ ملک میں پھیلتے ہیں. اور یہ فتاویٰ بھی عموماً غور طلب معرکۃ الآراء مہمات و مشکلات مشتمل ہوتے ہیں.

لیکن. اکابر علماء کی یہ محنت شاقہ جو ان فتاویٰ کی تحریر و تدوین میں صرف ہوتی ہے اسوقت تک صرف اُس شخص کے کام میں آتی تھی جس نے سوال بھیجکر جواب حاصل کر لیا. نفع دائمی اور افادہ عوام کی کوئی صورت نہ تھی. کیونکہ اس وقت تک جمع شدہ فتاویٰ ایک لاکھ کے قریب ہیں جن کا اگر انتخاب ہی شائع کیا جاوے تو تقریباً پچاس ہزار روپیہ کا خرچ ہے.

اسلئے. سہولت اشاعت اور افادہ عوام کے لئے ایک ماہوار رسالہ "المفتی" کے نام سے جاری کیا گیا جسمیں ۲۰ صفحے فتاویٰ کے اور ۴ صفحے دوسرے مفید و مقبول مضامین کے ہوتے ہیں. فتاویٰ کے سلسلہ کو اس طرح رکھا گیا ہے کہ سال میں دو سو صفحات کی ایک جلد تیار ہو جاتی ہے. **الحمد للہ.** کہ اس سلسلہ کی چار جلدیں ذی الحجہ ۵۵ھ میں مکمل ہو چکی ہیں. اور پانچویں جلد کا آغاز محرم ۵۶ھ سے ہو چکا ہے. موجودہ جلد کی ضخامت دو سو صفحات ہے جس کے دو حصے ہیں. ایک عزیز الفتاویٰ یعنی مفتی اعظم حضرت الاستاذ مولانا عزیز الرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے تحریر فرمودہ فتاویٰ. اور دوسرا امداد المفتین یعنی جناب مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مدرس دارالعلوم دیوبند کے تحریر کردہ فتاویٰ. **قیمت** ہر جلد کی ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصول ڈاک.

بے نظیر حبیبی مناجات مقبول کارڈ سائز

مع شش رسائل جدیدہ

یعنی

آداب عادات و قاعدہ	اسماء اللہ الحسنیٰ	مثنوی شریف کے اشعار	مجموعہ شجرات چشتیہ	حزب البحر مترجم	اسماء بدریین مع تحقیق جدید کے تمام

یہ کتاب سیکڑوں مرتبہ طبع ہوئی لیکن اغلاط کی شکایت عام رہی اس مرتبہ نہایت اہتمام سے اعلیٰ کتابت کرا کر کئی مرتبہ تصحیح کی گئی اور رسائل مذکورہ کا اس کی ساتھ اضافہ کیا گیا ہے. حق تعالیٰ کے بھروسہ پر کہا جا سکتا ہے کہ یہ کتاب اب تک ایسی مکمل اور ایسی عمدہ طبع نہیں ہوئی تقطیع کارڈ سائز رکھی گئی ہے تاکہ سفر میں ساتھ رکھنا آسان ہو. باوجود چھوٹی تقطیع کے قلم ویسا ہی جلی ہے جیسا کہ بڑی تقطیع کا ہوتا ہے.

قیمت قسم اول ۱۲/ قسم دوم ۱۰/ قسم سوم ۸/ اس وقت رعایتی قیمت ۱۰/ ۸/ ۶/ ہے.

مظلوم عورتوں کی مشکلات کا آسان علاج

یعنی الحیلۃ الناجزۃ للحلیلۃ العاجزۃ. اس رسالہ میں اول تو ایسی صورتیں بیان فرمائی ہیں کہ اگر نکاح سے پہلے انکو ملحوظ رکھا جائے تو عورتیں مشکلات میں مبتلا ہی نہ ہوں اور پھر سب ان مشکلات کے متعلق جدا جدا ابواب میں مفصل بحث کر کے ان کیلئے شرعی سہولتیں جمع فرمائی ہیں. اسکے بعد ایک مستقل رسالہ المختارات میں خیار بلوغ وغیرہ کی ان صورتوں کے احکام کی مفصل بحث کی گئی ہے جن میں عورت کو اختیار دیا جاتا ہو. اسکے بعد ایک مستقل رسالہ حکم الازدواج جسمیں یہ بتلایا گیا ہو کہ زوجین کے مذہب میں اگر اختلاف ہو تو کس صورت میں نکاح جائز ہے اور کس صورت میں نہیں اور نکاح کے بعد اگر اختلاف مذہب پیدا ہو جائے تو نکاح فسخ ہو یا نہیں. آخر میں ان سب مسائل کا خلاصہ بنام المرقومات لگا دیا گیا اور ہر رسالہ میں مشاہیر علماء دین کی تصدیقات بھی درج کی گئی ہیں. اب طبع ثانی میں ایک مستقل رسالہ جواب شبہات میں اور مشاہیر علمائے ہند کی تصدیقات بھی شامل کر دی گئی ہیں. ضخامت

یہ کتابیں و دیگر ہر قسم کی دینی کتابیں ملنے کا پتہ **ناظم دار الاشاعت دیوبند** (یو.پی)

ہدایۃ المقتدین بمجوعہ سید المرسلین۔ جس میں بہت سے ضروری وکار آمد مسائل کو آثار صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت ۱ر

فرائض و میراث کی بہترین کتاب

یعنی

مفید الوارثین مع اصلاحات و اضافات جدیدہ

از حضرت مصنف مدظلہٗ

اسلام سے پہلے میراث تقسیم ہونیکا دستور میراث کی ابتدا اسکے احکام نازل ہونیکے قصے تجہیز وتکفین کا بیان مریض کے اقرار اور وصیت و قرض وطلاق و مہر وغیرہ کا ایسا مفصل بیان جو کسی کتاب میں موجود نہیں تمام وارثوں کے مفصل حصے اور میراث جدات (یعنی نانی دادی) کی بے مثل تفصیل وتشریح مع عام فہم نقشوں اور فہرستوں کے عصبات کی تفصیل اور نقشہ ہر قسم کے وارثوں کا نقشہ مع دلیل شرعی ذوی الارحام کے مختصر اور عام فہم نقشے شریک اور مستقل وارثوں کا بیان، حاجب محجوب، مفقود، محروم وغیرہ کا مستقل بیان۔ ہر ایک وارث کے حالات کو تین تین دفعہ مختلف طریقوں سے سمجھا دیا ہے تاکہ بہت کم استعداد کے مسلمانوں کو بھی نفع پہنچے چھ نقشے نہایت محنت سے مرتب کرکے لگائے گئے ہیں۔ معمولی استعداد کا شخص اسکے مطالعہ سے ہزارہا مسائل بتلا سکتا ہے۔ پہلے اس میں مناسخہ کی بحث نہ تھی اس مرتبہ حضرت مصنف دامت برکاتہم نے اور بہت سے اضافات کے علاوہ مناسخہ کی بحث مستقل بڑھا دی ہے۔ طرز بیان دلچسپ عمدہ طباعت قیمت ۱۲ر

علم الاولین یہ ایک نہایت عجیب و غریب کتاب ہے۔ اردو میں اس مضمون پر کوئی کتاب نہیں دیکھی گئی یہ ایک عربی زبان کی اعلیٰ تصنیف کا نہایت اعلیٰ اردو انتخاب ہے بعض جگہ مترجم صاحب نے اپنی طرف سے عمدہ فوائد لکھکر اس میں ہر ایک کام کی ابتدا کرنے والے کو بیان کیا ہے۔ مثلاً سب سے پہلے خدا نے کس چیز کو پیدا فرمایا۔ دنیا میں سب سے پہلے کون درخت پیدا ہوا۔ قرآن مجید میں اول نقطے کس نے لگائے، اعراب کس نے لگائے۔ خانہ کعبہ کو اول غلاف کس نے پہنایا۔ اس قسم کے سوال و جواب سے رسالہ بھرا ہوا ہے۔ آخر میں مؤلف صاحب نے نہایت ضروری عام معاملات کے متعلق تحریر فرمائے ہیں۔ ۱ر

حیات خضر علیہ السلام آپ کے متبرک حالات کو حدیث وتفسیر و تاریخ کی عظیم الشان معتبر کتابوں سے اردو زبان میں جمع کیا گیا ہے۔ آپ کے نسب نبوت ولایت حیات وموت و زمانہ نبوت وغیرہ کے تمام اختلافات کو بیان کرکے معتبر اور قول صحیح بیان کیا ہے اور موسیٰ علیہ السلام سے بعض صحابہ کی ملاقات اور بعض روایات کا ذکر ہے۔ اسی ضمن میں ذوالقرنین یاجوج ماجوج اور بیت المقدس کے حالات بھی نہایت واضح طور پر مذکور ہوئے ہیں جن کی وجہ سے کتاب کی دلچسپی بڑھ گئی ہے کوئی منحوس ہوگا جسکو زیارت کا شوق نہ ہو۔ قیمت چار آنہ (۴ر)

میراث المسلمین اس عام فہم اردو رسالہ میں میراث اور فرائض کے قواعد وصیت کے مسائل جائداد کو منتقل کرنیکا بیان۔ اولاد یا زوجہ کو زندگی میں جائداد دینے کے مسائل گم شدہ کے احکام موجود ہیں جس سے ہر ایک عام اردو خواں بلا کسی مدد کے صدہا مسائل میراث جائداد اور وصیت کے بخوبی بتلا سکتا ہے۔ قرآن حدیث فقہ فرائض کی معتبر کتابوں سے لکھی گئی ہے۔ دار العلوم دیوبند کے بڑے مفتی صاحب نے اس کے تمام مسائل کی تصدیق کیلئے مفصل تقریظ لکھکر مہر و دستخط ثبت فرمائے اور معتبر و مشہور سات علماء کی تصدیق و دستخط درج ہیں اہل جائداد اور مقدمات اور وکلا اسکو عدالت میں پیش کر سکتے ہیں ۳ر

الجواب المتین باحادیث سید المرسلین

آپنے حضرت شاہ عبد العزیز اور مولانا عبد الحیٔ صاحب رحمہما اللہ تعالیٰ وغیرہ کے فتاویٰ تو ضرور ملاحظہ فرمائے ہونگے۔ لیکن فتاویٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نظر سے نہ گذرا ہوگا۔ اس متبرک اور بیش قدر کتاب میں قریب ایک سو پچاس سوالات کے جواب صحیح اور صاف حدیث سے دیئے گئے ہیں ایک سوال قائم کرکے اسکا جواب نہایت معتبر و مستند کتب فقہ سے دیا ہے اسکے بعد ایک (بلکہ بعض جگہ دو تین چار) ایسی صاف صریح حدیث پیش کی جسکو ہر ایک اردو خواں بلا تکلف سمجھ سکتا ہے۔ ترجمۂ حدیث کے بعد دو تین بلکہ بعض جگہ چھ سات مشہور و معتبر کتب حدیث کا حوالہ دیا گیا ہے حدیث کی کتابوں کے ترجمے میں ناواقفوں کی غلط فہمی کا اندیشہ رہتا تھا وہ اس میں نہیں۔ بعض بزرگوں سے اجازت لیکر اس جدید و مفید و دلچسپ طرز پر جناب مولانا موصوف نے یہ کتاب مرتب فرمائی ہے۔ معاملات، عبادات، متفرقات ہر قسم کے مسائل اسمیں موجود ہیں۔ ملاحظہ فرمانیسے معلوم ہوگا کہ مؤلف ممدوح نے کتب حدیث و فقہ کی ورق گردانی میں کس قدر مشقت اٹھا کر یہ حدیث و فقہ کا بے بہا ذخیرہ جمع کیا ہے۔ عام اردو خواں اہل اسلام کے علاوہ اور جدید روشنی کے تعلیم یافتہ بھی اس کے ملاحظہ سے مسرور ہوں گے تمام سوالات کے جوابات میں صحیح حدیث لکھی گئی۔ قیمت پانچ آنہ (۵ر)

خواب شیریں نہایت دلچسپ اور عبرت انگیز سچا واقعہ ہے نواح دہلی کے باشندے حامد زاہد تین شخصوں کا جمنا کے کنارے پر جانا اور پھر حامد کا وہاں سے گم ہوکر دفعۃً ہزاروں کوس دور ایک لق و دق میدان میں پہنچ جانا اور ایک نہایت عمر رسیدہ فقیر سے ملاقات اور دلشگاف داستان فقیر کی کے تعلقات محو وصال کی حالات موقع بموقع برجستہ اشعار اس اصل واقعہ کو خواب کے پیرایہ میں بیان کرکے دنیا کی بے ثباتی پر اس طرح ختم کیا ہے کہ پڑھنے والے کی نظر پر اسکا اثر [illegible] بطرز ناول [illegible] قیمت ۲ر

بکتی ہیں اور ہر قسم کے قرآن مجید اور دینی کتابیں بکفایت ملنے کا پتہ۔ **دار الاشاعت دیوبند ضلع سہارنپور**

ناقابل اعتبار روایات

جن کو اصطلاح حدیث میں موضوع کہا جاتا ہے ان کو حدیث سمجھنا گناہ ہے اور بہت سی ایسی روایات عوام و خواص میں مشہور ہیں اس لئے ایسی روایات کو جمع کیا گیا تاکہ مسلمان ان کو حدیث سمجھکر گنہگار نہ ہوں۔ اس کی ساتھ یہ بھی ظاہر کر دیا گیا ہے کہ یہ مقولہ فلاں بزرگ یا حکیم کا ہے تاکہ اس کو بالکل بے فائدہ بھی نہ سمجھا جاوے۔ قیمت ڈیڑھ آنہ (۱؎)

رفع الشبہات عن المساوات

مساوات اسلامی کی تحقیق

پیشہ وروں کے فضائل۔ رسالہ غایات النسب سے جو غلط فہمیاں پیدا کی گئی تھی اُن کا حل۔ قیمت دو آنہ۔ (۲؎)

القول المتین فی الاقامۃ والتاذین

اس رسالہ میں اذان کی ابتدا، اسکی حقیقت اور فضائل نہایت کارآمد اور مفید مسائل مسجد نبوی کی تعمیر کا مفصل ذکر اذان شروع ہونیکی دلچسپ کیفیت۔ اعتراض کا جواب۔ اذان کے ثواب کی تمثیل اور صحیح و عجیب روایت۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چار مؤذنوں کا ذکر ہے آخر میں مسائل ضروریہ اور مضامین احادیث کے اُردو اشعار ہیں مدرسہ اسلامیہ دیوبند کے مفتی صاحب نے اس رسالہ کی تصدیق و تصحیح فرمائی ۲؎

تقویم شرعی

یعنی اسلامی جنتری قیمت ڈیڑھ آنہ (۱؎)

ہدایۃ المتقین۔ قیمت ۲؎ + عہد نامہ جدید ۱؎

مظلوم عورتوں کی مشکلات کا شرعی حل

یعنی

الحیلۃ الناجزۃ للحلیلۃ العاجزۃ

مصنفہ حضرت حکیم الامۃ تھانوی دامت برکاتہم

جس میں مفقود۔ مجنون۔ عنین۔ نان نفقہ وغیرہ کی خبرگیری نہ کرنے والے شوہروں سے مظلوم بیوی کیلئے رہائی کی شرعی صورتیں معتبر کتب شریعت سے مع عبارات کتب لکھی گئی ہیں اور پانچ سال تک علماء مدینہ سے باہمی خط و کتابت اور اکابر علماء ہندوستان سے مشورے اور غور و خوض کے بعد انکی تحریرات و تصدیقات کیساتھ شائع کی گئی ہے۔ قیمت ۱۲؎

اس کتاب کا خلاصہ علیحدہ بھی ملتا ہے۔ قیمت ۶؎

تصویر

تصویر کشی اور تصویر کے گھر میں رکھنے کے متعلق قرآن و حدیث و فقہ کی مستند کتابوں سے مکمل تحقیق اور شبہات کا منصفانہ جواب۔ فوٹو کے متعلق تحقیق آخر میں سینما کے متعلق شرعی احکام ایک سو ساٹھ صفحہ کا رسالہ ہے۔ قیمت بارہ آنہ (۱۲؎)

فتاویٰ دار العلوم دیوبند

دار العلوم دیوبند کے مستند و معتبر فتاویٰ کا وہ عظیم الشان سلسلہ جس میں مسلمانوں کی عام ضروریات کے علاوہ وقت کی تمام موجودہ ضروریات پر مشتمل فتاویٰ نہایت تحقیق و تنقید کیساتھ مع عبارات کتب جمع ہیں جو عوام کیلئے رہبر کامل اور طلباء کیلئے استاد شفیق۔ اہل فتویٰ کیلئے تجربہ کار مشیر کا کام دیتے ہیں اسکی چھ جلدیں بحمد اللہ شائع ہو چکی ہیں اور ہر سال ایک جلد جدید طیار ہو جاتی ہے ہر جلد میں ایک حصہ مفتی اعظم حضرت مولانا عزیز الرحمن صاحب سابق مفتی دار العلوم کا تحریر فرمودہ بنام عزیز الفتاوی شائع ہوتا ہے اور دوسرا حصہ مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مفتی حال دار العلوم کا بنام امداد المفتین۔ اور دونوں سلسلوں کے صفحات علیحدہ علیحدہ ہیں کہ جلدیں علیحدہ بن سکیں۔ قیمت فی جلد (عہ؎)

سیرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم

از تصنیف مولانا مفتی محمد شفیع صاحب۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نہایت مستند مختصر اور جامع سوانحعمری مع حوالجات کتب حدیث و تاریخ جو اکابر علماء اور عوام سب میں مقبول و مشہور ہے۔ جسکے متعلق حضرت حکیم الامۃ تھانوی دامت برکاتہم کی مفصل تقریظ کے چند جملے یہ ہیں:-

"بہرحال رسالہ ہر پہلو سے محبوب و دلکش اور اپنے مصنف کے کمالات کا آئینہ ہے اسکو ختم کرکے جازم رائے دیتا ہوں کہ کہ اسکے درس سے کسی کو خالی نہ چھوڑا جائے اور جو لوگ میری اس تحریر کو قبول کرینگے اُن سب سے پہلے میں مؤلف سے درخواست کرتا ہوں کہ اسکے دس نسخے میرے نام پر وقف کر دیں تاکہ اپنے خاندان کے بچوں اور عورتوں کو پڑھنے کیلئے دوں"

سیکڑوں مدارس اور انجمنوں میں بچوں کی تعلیم میں داخل ہے۔ زبان نہایت سلیس اور آسان اُردو۔ حوالجات مستند۔ چھپائی لکھائی اعلیٰ۔ ٹائٹیل رنگین مع فوٹو روضہ اقدس۔ قیمت دس آنہ (۱۰؎)

ختم نبوت ہر سہ حصہ

از تصنیف مولانا مفتی محمد شفیع صاحب۔ مسئلہ ختم نبوت کی بے نظیر تحقیق و تفصیل۔ حصہ اول میں سیکڑوں آیات قرآنی سے مع نقل تفاسیر اور حصہ دوم میں سیکڑوں احادیث معتبرہ سے مع شرح اُردو۔ اور حصہ سوم میں سیکڑوں اقوال صحابہ و تابعین و ائمہ دین اور علماء راسخین کے کلام سے۔ قیمت حصہ اول ۱۲؎ دوم ۱۰؎ سوم ۸؎

یہ کتابیں اور ہر قسم کے قرآن مجید اور دینی کتابیں بکفایت ملنے کا پتہ **دار الاشاعت دیوبند ضلع سہارنپور**